غزہ کی پٹی میں فلسطینیوں کی نسل کشی کی گئی، مجرموں کو سزا اور احتساب سے بچنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی: امیر قطر ص:08

ISSN 2977-3555

روزنامہ صحافت برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.101, Thursday, 15 October 2026, 8 Pages

جلد نمبر(۴)، شمارہ نمبر(۱۰۱)، بروز جمعرات، ۱۵/اکتوبر، ۲۰۲۶ء، ۲/جمادی الاول، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

امریکی بحری بیڑوں میں آبنائے ہرمز کے قریب آنے کی ہمت نہیں: بحریہ سپاہ

اگر امریکہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ آبنائے ہرمز کھلی ہے یا بند، تو اسے عملی طور پر وہاں آکر دیکھنا چاہیے کہ کنٹرول کس کے پاس ہے: جنرل عظمایی

تہران، (ایجنسیاں) سپاہ پاسدارانِ انقلابِ اسلامی کی بحریہ کے کمانڈر نے کہا ہے کہ امریکی بحری جہاز آبنائے ہرمز کے قریب آنے کی ہمت نہیں رکھتے اور اپنی کمزوریوں کے باعث اس آبی گذرگاہ سے دور ہو گئے ہیں۔ مہر خبررساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق جنرل علی عظمایی نے ایک گفتگو میں کہا کہ آج ہم اللہ تعالیٰ کی عنایت اور سپاہ پاسدارانِ انقلابِ اسلامی کے بحری مجاہدین کی بدولت دشمنوں کے مقابلے میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ امریکی فوج ایندھن کے اسمگلر میں تبدیل ہو چکی ہے اور اس کا بحری بیڑا بے اثر ہو گیا ہے، کیونکہ وہ کمزور اور قابل حملہ ہے اور ایران کے قریب آنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ سپاہ پاسدارانِ انقلابِ اسلامی کی بحریہ کے کمانڈر نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہم نے اپنی جنگی حکمت عملی کی کمزوریوں کو طاقت میں تبدیل کر دیا ہے، کہا کہ اگر امریکی یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آبنائے ہرمز کھلی ہے یا بند، تو انہیں میدان میں آنا چاہیے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ اس پر کنٹرول کس کا ہے۔ جنرل عظمایی نے کہا کہ آج امریکہ اپنے 7 بحری بیڑوں کے ساتھ ایندھن کا اسمگلر بن چکا ہے۔ امریکہ کا 13 ارب ڈالر مالیت کا بحری جہاز بے اثر ہو گیا ہے اور آبنائے ہرمز سے 700 کلومیٹر دور جا چکا ہے، کیونکہ اس میں آبنائے ہرمز کے قریب آنے کی ہمت نہیں ہے۔ سپاہ پاسدارانِ انقلابِ اسلامی کی بحریہ کے کمانڈر نے مزید کہا کہ ہم انتظار کر رہے ہیں کہ امریکی بحری جہاز آبنائے ہرمز کے دہانے کے قریب آئیں، تاکہ ہم انہیں غرق کر دیں، ہم اس واقعے کے رونما ہونے کے لیے لحہ بہ لحہ منتظر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے خلاف ورزی کرنے والے جہازوں کو سزا دینے کے صرف ایک دو طریقے دکھائے ہیں۔ امریکیوں اور خطے میں ان کے ساتھیوں نے ذرائع ابلاغ میں خاموشی اختیار کر رکھی ہے تاکہ دنیا کے لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ خلاف ورزی کرنے والے جہازوں کو سزا دی جا رہی ہے۔ اسی لیے ہم نے خلاف ورزی کرنے والے

جہازوں کو سزا دینے کے دو طریقے دکھائے ہیں۔ جنرل عظمایی نے مزید کہا کہ آبنائے ہرمز اور خلیج فارس، سپاہ پاسدارانِ انقلاب اسلامی کی بحریہ کے کنٹرول میں ہیں، جبکہ بحیرۂ عمان کو اسلامی جمہوریہ ایران کی فوج میں ہمارے ساتھی کنٹرول کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بحری ناکہ بندی بحیرۂ عمان سے باہر، بحیرۂ عرب میں ہے۔ انہوں نے زور دیکر کہا کہ سپاہ پاسدارانِ انقلابِ اسلامی کی بحریہ آبنائے ہرمز کو جدید نظام کے ذریعے کنٹرول کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایران آنے اور ایران سے روانہ ہونے والے جہازوں کی تعداد کے مطابق مقررہ ضابطوں اور سلسلۂ مراتب کے تحت اجازت نامے جاری کیے جاتے ہیں اور یہ جہاز ایرانی آبی گزرگاہ سے آمدورفت کرتے ہیں۔ سپاہ پاسدارانِ انقلابِ اسلامی کی بحریہ کے کمانڈر نے مزید کہا کہ ہمارے میدان میں موجود معزز عوام جان لیں کہ سپاہ پاسدارانِ انقلابِ اسلامی کے بحری مجاہدین بھی میدان میں موجود ہیں اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں؛ اس معاملے میں کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جاتی۔ جنرل عظمایی نے کہا کہ ہم اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ مل کر اقتصادی، سیاسی اور فوجی سلامتی قائم کر سکتے ہیں اور ہمیں امریکیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خطے کے عوام کی دولت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج امریکی فوج ذلیل ہو چکی ہے اور بدحالی و بے بسی کا شکار ہے۔

سعودی عرب کا ریاض اور جنوبی علاقوں میں 3 کروز میزائل اور 2 ڈرون تباہ کرنے کا دعویٰ

ریاض، (ایجنسی) حوثیوں کے حملوں کے دوران سعودی قیادت میں قائم اتحاد کا کہنا ہے کہ فضائی دفاعی نظام نے راجدھانی ریاض اور ملک کے جنوبی حصوں میں آنے والے تین کروز میزائل اور دو ڈرون روک کر تباہ

کر دیے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق اتحاد کے ترجمان ترکی المالکی نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ ریاض اور جنوبی علاقوں میں تین کروز میزائل تباہ کیے گئے۔ بعدازاں انہوں نے بتایا کہ انہی علاقوں میں دو ڈرونز کو بھی روک کر تباہ کر دیا گیا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب یمن کے حوثی گروپ کی جانب سے سعودی عرب پر حملوں کا سلسلہ جاری ہے اور خطے میں کشیدگی برقرار ہے۔ تاحال میزائلوں اور ڈرونز کو تباہ کرنے کے واقعات میں کسی جانی یا مالی نقصان کی تفصیلات سامنے نہیں آئیں۔ حوثیوں کی جانب سے بھی اس مخصوص واقعے پر فوری ردعمل رپورٹ نہیں ہوا۔

خیبر پختونخوا میں نہتے پشتون مظاہرین پر فائرنگ

گورنر راج کے خلاف احتجاج، پانچ افراد زخمی؛ وفاقی حکومت پر پشتونوں کے سیاسی حقوق دبانے کے الزامات

پشاور: (ایجنسی) خیبر پختونخوا میں گورنر راج کے خلاف احتجاج کرنے والے مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپوں کے دوران فائرنگ اور آنسو گیس کے استعمال کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ ضلع خیبر کے علاقے باڑہ میں 13 اکتوبر کو ہونے والے ان واقعات میں پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے مطابق پانچ افراد زخمی ہوئے، جبکہ دیگر اطلاعات کے مطابق زخمیوں میں پولیس اہلکار بھی شامل تھے۔ مظاہرین نے الزام عائد کیا ہے کہ اپنے سیاسی اور جمہوری حقوق کے لیے آواز اٹھانے والے نہتے شہریوں کے خلاف طاقت کا استعمال کیا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ خیبر پختونخوا میں گورنر راج کا نفاذ صوبے کے عوامی مینڈیٹ اور سیاسی خودمختاری کو کمزور کرنے کے مترادف ہے۔

وفاقی مداخلت کے خلاف احتجاج: احتجاج کرنے والوں نے وفاقی حکومت کے فیصلے پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صوبے کے سیاسی مستقبل کا فیصلہ عوامی نمائندگی اور آئینی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ ان کے مطابق منتخب حکومت کے اختیارات معطل کرنے سے عوام میں بے چینی بڑھی ہے اور سیاسی کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ وفاقی حکومت نے گورنر راج کے اقدام کا جواز صوبے میں خراب سکیورٹی صورت حال اور عسکریت پسندی کے خدشات کو قرار دیا ہے، جبکہ پی ٹی آئی اور دیگر ناقدین نے اس فیصلے کو سیاسی مداخلت قرار دیا ہے۔

مظاہرین کا فائرنگ کا الزام: مقامی ذرائع ابلاغ کی رپورٹوں کے مطابق باڑہ میں احتجاج کے دوران پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس اور زندہ گولیاں استعمال کیں۔ پی ٹی آئی نے پانچ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع دی، جبکہ مقامی طبی ذرائع سے منسوب اطلاعات میں مزید زخمیوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

مظاہرین کا کہنا ہے کہ احتجاج کے دوران نہتے شہریوں پر گولیاں چلانا بنیادی انسانی اور جمہوری حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں اور اگر کسی اہلکار نے غیر قانونی طور پر طاقت استعمال کی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

پشتونوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے الزامات: واقعے کے بعد بعض مقامی مظاہرین اور حکومت کے ناقدین نے وفاقی حکومت پر پشتون عوام کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے اور ان کی سیاسی آواز دبانے کا الزام عائد کیا ہے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ پشتون عوام پہلے ہی بدامنی، عسکریت پسندی، نقل مکانی اور سکیورٹی کے مسائل سے متاثر ہیں، اس لیے ان کے سیاسی تحفظات کو طاقت کے بجائے مذاکرات کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ تاہم، وفاقی حکومت کی جانب سے پشتونوں کو نسلی بنیاد پر نشانہ بنانے یا ان سے نفرت کی وجہ سے کارروائی کرنے کے دعوے کی آزادانہ تصدیق نہیں ہوئی۔ اسی طرح دستیاب معتبر رپورٹوں میں فائرنگ کا الزام پولیس پر عائد کیا گیا ہے؛ پاکستانی فوج کی براہِ راست فائرنگ میں ملوث ہونے کی آزادانہ تصدیق تاحال سامنے نہیں آئی۔

شفاف تحقیقات کا مطالبہ: مظاہرین اور سیاسی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ فائرنگ کے واقعے کی شفاف تحقیقات کی جائیں، زخمیوں کے بیانات اور طبی ریکارڈ کا جائزہ لیا جائے اور دستیاب ویڈیو شواہد کی بنیاد پر ذمہ داروں کا تعین کیا جائے۔

دوسری جانب حکام نے امن وامان کی صورت حال پر قابو پانے اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کے الزامات پر قانونی کارروائی کی بات کی ہے۔ باڑہ میں پیش آنے والے واقعات نے خیبر پختونخوا میں سیاسی کشیدگی کو مزید نمایاں کر دیا ہے۔ واقعے کے تمام پہلوؤں کی آزادانہ تحقیقات اور ذمہ داروں کا تعین ہی یہ واضح کر سکے گا کہ احتجاج کے دوران طاقت کا استعمال کس حد تک قانون کے مطابق تھا۔

سعودی عرب میں حوثیوں کے میزائل اور ڈرون حملے

آرامکو ہیڈکوارٹر میں آگ لگنے کی اطلاع، ظہران میں آرامکو کے دفتر کو نقصان

سعودی حکام کے مطابق کوئی جانی نقصان نہیں؛ حوثیوں کی مزید حملوں کی دھمکی

ظہران/سعودی عرب: (ایجنسی) یمن کی حوثی تحریک نے سعودی عرب میں تیل کی تنصیبات اور ہوائی اڈوں کو نشانہ بنانے کے لیے میزائل اور ڈرون حملوں کی ذمہ داری قبول کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ سعودی عرب کے مشرقی صوبے میں واقع تیل کی بڑی کمپنی سعودی آرامکو کے ہیڈکوارٹر کمپلیکس میں منگل کی شب حملے کے بعد آگ لگنے کی اطلاع ملی ہے۔ سعودی حکام کے مطابق آگ محدود تھی اور اس واقعے میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق، آرامکو کے ظہران کمپلیکس میں واقع ایک دفتری عمارت کو نشانہ بنایا گیا، جس سے عمارت کی بالائی تین منزلوں کو نقصان پہنچا۔ سعودی وزارتِ توانائی نے بھی تصدیق کی کہ آرامکو کی ایک انتظامی عمارت کو نشانہ بنایا گیا تھا، جس کے نتیجے میں محدود پیمانے پر آگ لگی۔

ریاض اور ہوائی اڈے بھی نشانے پر ہونے کا دعویٰ: المیادین انگلش کے مطابق، یمنی مسلح افواج سے منسوب بیان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ کارروائی کے دوران سعودی عرب کے مشرقی صوبے میں آرامکو کی تنصیبات، ریاض میں آرامکو کی آئل ریفائنری اور کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو نشانہ بنایا گیا۔ بیان کے مطابق، کارروائی میں بڑی تعداد میں بیلسٹک میزائل، کروز میزائل اور ڈرون استعمال کیے گئے۔ یمنی مسلح افواج نے دعویٰ کیا کہ حملوں میں مقررہ اہداف کو درست طور پر نشانہ بنایا گیا اور تنصیبات کو نقصان پہنچا۔ تاہم، ریاض کی آئل ریفائنری اور کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حملوں اور وہاں ہونے والے ممکنہ نقصان کی آزاد ذرائع سے تصدیق دستیاب نہیں ہے۔

سعودی عرب میں مزید حملوں کی دھمکی: حوثیوں سے منسوب بیان میں خبردار کیا گیا ہے کہ آنے والے دنوں میں سعودی عرب کے اندر مزید کارروائیاں کی جا سکتی ہیں اور سعودی ہوائی اڈوں اور تیل کی تنصیبات کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ بیان میں بین الاقوامی شپنگ کمپنیوں، عام شہریوں اور متعلقہ ہوائی اڈوں و تنصیبات پر کام کرنے والے ملازمین کو ان مقامات سے دور رہنے اور فوری طور پر محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت بھی دی گئی ہے۔ حوثیوں نے ان مقامات کو اپنے ممکنہ اہداف قرار دیا ہے۔

یمنی مسلح افواج سے منسوب بیان میں کہا گیا ہے کہ یمن کے خلاف فوجی کارروائیاں ختم ہونے اور ناکہ بندی اٹھائے جانے تک جوابی کارروائیاں جاری رہ سکتی ہیں۔ بیان میں "ناکہ بندی کے جواب میں ناکہ بندی اور کشیدگی کے جواب میں کشیدگی" کی پالیسی پر عمل جاری رکھنے کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔

سعودی حکام کا متبادل مؤقف

دوسری جانب، سعودی قیادت میں قائم اتحاد نے الگ بیان میں کہا کہ ظہران کی جانب آنے والے ایک بیلسٹک میزائل کو فضائی دفاعی نظام نے روک لیا، جس کے بعد اس کا ملبہ ایک رہائشی علاقے میں گرا۔ رائٹرز کے مطابق، میزائل حملے اور اس کے ملبے سے متعلق مختلف بیانات کی مکمل وضاحت سامنے نہیں آئی ہے۔

سعودی حکام نے حملے کے باوجود کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں دی۔ آرامکو کے مطابق، کمپنی کے معمول کے آپریشنز متاثر نہیں ہوئے، تاہم احتیاطی تدابیر کے طور پر ملازمین کو گھر سے کام کرنے کی ہدایت دی گئی اور بعض امور کو کمپنی کے دیگر عالمی دفاتر میں منتقل کیا گیا۔

عالمی تیل کی سپلائی پر ممکنہ اثرات: ظہران میں واقع آرامکو کا ہیڈکوارٹر کمپلیکس کمپنی کے اہم آپریشنل مراکز میں شامل ہے، جہاں سے تیل کے کنوؤں، پائپ لائنوں، ریفائنریوں اور برآمدی ٹرمینلز کے وسیع نیٹ ورک کی نگرانی کی جاتی ہے۔ اگر خطے میں تیل کی تنصیبات اور ہوائی اڈوں پر حملوں کا سلسلہ بڑھتا ہے تو اس سے علاقائی سلامتی، شہریوں کے تحفظ اور عالمی توانائی کی سپلائی کے حوالے سے خدشات پیدا ہو سکتے ہیں۔ ادارتی وضاحت: سعودی آرامکو کے کمپلیکس میں حملے اور محدود آگ لگنے کی تصدیق سعودی حکام کے بیانات اور رائٹرز کی رپورٹ سے ہوتی ہے۔ تاہم، سعودی عرب کے دیگر مقامات پر حملوں سے متعلق دعوؤں کی آزادانہ تصدیق دستیاب نہیں ہے۔ اس لیے ان اطلاعات کو یمنی مسلح افواج سے منسوب دعوؤں کے طور پر ہی پیش کیا جا رہا ہے۔

غزہ میں معصوم بچے سمیت 4 شہری شہید، متعدد شدید زخمی

غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں پر صیہونی فوج اور جنگی بحری جہازوں کی فضائی بمباری، گولہ باری اور اندھادھند فائرنگ کے نتیجے میں ایک معصوم بچے سمیت چار فلسطینی شہری جام شہادت نوش کر گئے جبکہ متعدد افراد شدید زخمی ہو گئے، جس کے ساتھ ہی خطے کے مشرقی حصوں میں رہائشی محلوں کو بارود سے اڑانے کا سلسلہ بھی بلاتعطل جاری ہے۔

طبی ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ عبدالکریم سامی النحال غزہ کی پٹی کے شمال مغرب میں واقع السودانیہ کے ساحلی علاقے میں صیہونی جنگی بحری جہازوں کی فائرنگ کا نشانہ بن کر شہید ہو گئے۔

طبی ذرائع کے مطابق ایک اور شہری مصطفیٰ عزمی منصور گذشتہ روز جنوبی غزہ کی پٹی میں شہرِ رفح کے علاقے مواصی پر ہونے والے صیہونی حملے میں شدید زخمی ہوئے تھے، جو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے آج جامِ شہادت نوش کر گئے۔

غزہ شہر میں صیہونی جنگی طیاروں نے شہر کے شمال مشرق میں واقع التفاح میں شارع یافا کے قریب ایک گاڑی کو فضائی حملے کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں مومن الآی نامی شہری شہید اور متعدد افراد زخمی ہو گئے، جبکہ ایک اور فضائی حملہ بلدیہ پارک کے قریب ایک تجارتی دکان کے مدخل پر کیا گیا، تاہم وہاں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ پٹی کے جنوبی حصے میں، خان یونس کے شمال میں واقع حي الأمل اور حمد سٹی کے گردونواح میں صیہونی فورسز کی مستقیم فائرنگ سے دو شہری شدید زخمی ہو گئے۔ علاوہ ازیں چار سالہ معصوم بچہ اسامہ احمد عابد تقریباً تین ہفتے قبل وسطی غزہ کی پٹی کے قصبے الزوایدہ پر ہونے والے صیہونی حملے میں شدید زخمی ہوا تھا، جو آج زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔

توپ خانے کی بمباری اور مکانات کی بارودی مسماری: ان متواتر صیہونی تجاوزات کے سلسلے میں، صیہونی توپ خانے نے وسطی غزہ کی پٹی کے شہر دیر البلح کے مشرقی علاقوں پر گولہ باری کی، جبکہ شمالی حصوں میں غزہ شہر کے مشرقی علاقوں اور بیت لاہیا کے مغربی حصوں کو بھی شدید ترین الشیلنگ کا نشانہ بنایا گیا۔ قابض صیہونی فوج نے شمالی غزہ کی پٹی کے جبالیا مہاجر کیمپ کے مشرقی علاقوں میں شہریوں کے گھروں کو بارود سے اڑانے (عملیات نسف) کا ہولناک آپریشن انجام دیا۔ پٹی کے جنوبی حصے سے ہمارے نمائندے نے خبر دی ہے کہ خان یونس کے شمال میں واقع حمد سٹی کے جنوبی اور مشرقی حصوں میں صیہونی جنگی گاڑیوں کی طرف سے شدید اور متواتر فائرنگ کی گئی، جبکہ شہر کے مختلف حصوں میں صیہونی حملوں اور فائرنگ کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔

معاہدے کی صیہونی خلاف ورزیوں کے بعد سے 493,1 شہداء: قابض صیہونی فورسز گذشتہ 10 اکتوبر (سنہ 2025ء) کو جنگ بندی کے معاہدے کے نفاذ کے بعد سے اب تک غزہ کی پٹی کے مختلف حصوں میں فضائی بمباری، توپ خانے کی شیلنگ، اندھا دھند فائرنگ اور رہائشی مکانات کو بارود سے اڑانے کی کارروائیوں کے ذریعے معاہدے کی سنگین خلاف ورزیاں مسلسل انجام دے رہی ہیں۔ فراہم کردہ اعداد وشمار کے مطابق جنگ بندی معاہدے کے بعد سے اب تک ان صیہونی تجاوزات کے نتیجے میں 493,1 شہری شہید اور 299,5 افراد شدید زخمی ہو چکے ہیں، جن کے نتیجے میں مظلوم فلسطینیوں کی زندگیوں کو شدید خطرات درپیش ہیں اور خطے کی انسانی صورت حال انتہائی تشویشناک ہو چکی ہے۔

قابض صیہونی حکومت کے مقبوضہ مغربی کنارے میں مظالم تیز تر، جنین، رام اللہ اور سلفیت میں چھاپے، 4 فلسطینی شدید زخمی

غزہ: قابض صیہونی فورسز کی طرف سے منگل کی شام جنین اور رام اللہ کے مغرب میں واقع قصبوں »الیامون« اور »خربثا بنی حارث« پر مارے جانے والے چھاپوں اور دھاووں کے دوران براہِ راست فائرنگ سے چار فلسطینی شہری شدید زخمی ہو گئے، جبکہ صیہونی فوجیوں نے جنین شہر میں متعدد شہریوں کو حراست میں لے کر میدان میں ہی بلاجواز تحقیقات کا نشانہ بنایا، گھروں اور دکانوں کی حرمت پامال کی، سلفیت کے مغرب میں واقع قصبے "دیر بلوط" میں ملٹری چیک پوسٹ قائم کر کے شدید ٹریفک جام پیدا کر دیا۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض صیہونی فورسز نے شمالی مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر جنین کے مغرب میں واقع قصبے الیامون پر چھاپہ مارا اور شہریوں پر براہِ راست اور اندھادھند فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں تین شہری مختلف نوعیت کے زخموں کا شکار ہو گئے۔

علاوہ ازیں فلسطین ریڈ کریسنٹ سوسائٹی نے بتایا کہ ان کی میڈیکل ٹیموں نے رام اللہ کے مغرب میں واقع گاؤں خربثا بنی حارث پر صیہونی فورسز کے حملے کے دوران سر میں ربڑ کی گولی لگنے سے شدید زخمی ہونے والے ایک نوجوان کو فوری طور پر طبی امداد کے لیے منتقل کیا۔ یہ صیہونی غنڈہ گردی جنین شہر کے مشرقی محلے میں واقع »البیادر« کے علاقے پر صیہونی فوج کے دھاوے کے ساتھ ساتھ پیش آئی، جہاں صیہونی اہلکاروں نے متعدد شہریوں کو یرغمال بنا کر سڑک پر ہی تذلیل آمیز تحقیقات کا نشانہ بنایا، نیز نابلس اسٹریٹ پر واقع دوار عصفور کے قریب ایک بیکری اور دیگر تجارتی دکانوں کی تلاشی کے نام پر توڑ پھوڑ کی۔

جنین کے مغرب میں واقع قصبے »سیلہ الحارثیہ« میں بھی قابض صیہونی فورسز نے متعدد گھروں اور تجارتی مراکز کی حرمت کو پامال کیا، جو کہ اس گورنری کے مختلف حصوں میں جاری صیہونی چھاپوں کا حصہ تھا۔ شمالی مقبوضہ مغربی کنارے میں سلفیت کے مغرب میں واقع قصبے »دیر بلوط« پر قابض صیہونی فورسز نے حملے کے بعد ایک ملٹری چیک پوسٹ قائم کر دی، جس سے عام شہریوں اور گاڑیوں کی آمدورفت میں شدید رکاوٹ پیدا ہوئی اور طویل ٹریفک جام لگ گیا۔ یہ صیہونی مظالم

مقبوضہ مغربی کنارے میں صیہونی فوج کے عسکری آپریشنز اور صیہونی آبادکاروں کے دہشت گردانہ حملوں میں بے پناہ اضافے کے سائے میں سامنے آ رہے ہیں، جن میں قتل، زخمی کرنا، گرفتاری، گھروں اور تنصیبات کی مسماری، فلسطینیوں کی نقل وحرکت پر سخت ترین پابندیاں، نیز زمینوں پر غصب اور غیر قانونی صیہونی چوکیوں کی توسیع شامل ہے۔ سنہ 2026ء کے آغاز سے اب تک صیہونی آبادکاروں کی جانب سے 600,1 سے زائد دہشت گردانہ حملے ریکارڈ کیے جا چکے ہیں، جن کے نتیجے میں جانی و مالی دونوں نوعیت کے ہولناک نقصانات ہوئے ہیں اور 275 فلسطینی بستیاں براہِ راست متاثر ہوئی ہیں، جبکہ مسماری، جبری اخراج اور آبادکاروں کی غنڈہ گردی کے باعث 300,4 سے زائد فلسطینی بے گھر اور جلاوطن ہونے پر مجبور ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں صیہونی حکام کی طرف سے بغیر اجازت تعمیر کا من گھڑت بہانہ بنا کر مسمار کی جانے والی فلسطینی تنصیبات اور گھروں کی تعداد 100,1 سے تجاوز کر چکی ہے، جس کے نتیجے میں 500,1 سے زائد فلسطینی بے گھر ہو چکے ہیں۔ یہ تمام تر صیہونی بدمعاشی شہریوں کی نقل وحرکت پر مسلسل پابندیوں، زرعی اراضی، پانی کے وسائل اور بنیادی ضروریاتِ زندگی کو تباہ کرنے کی پالیسی کے تحت انجام دی جا رہی ہے، جس نے خاص طور پر دیہی اور لائیو اسٹاک علاقوں کے فلسطینیوں کی زندگی کو دوبھر کر دیا ہے۔

اوپن اے آئی کے دفتر میں خفیہ ریکارڈر سے حساس گفتگو ریکارڈ کرنے کا الزام، سعودی انجینئر گرفتار

واشنگٹن،(ایجنسیاں): مصنوعی ذہانت کی معروف امریکی کمپنی اوپن اے آئی کے ایک سعودی شہری انجینئر پر کمپنی کے دفتر میں خفیہ ریکارڈنگ ڈیوائس نصب کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔امریکی وفاقی استغاثہ کے مطابق مبینہ طور پر یہ ڈیوائس ٹوائلٹ پیپر میں لپیٹ کر ایک ایگزیکٹو کانفرنس روم میں ٹی وی کے عقب میں موجود یو ایس بی پورٹ سے منسلک کی گئی تھی۔بی بی سی نیوز کے مطابق ملزم عبدالرحمان الفوزان اوپن اے آئی میں انجینئر کے طور پر کام کر رہے تھے۔امریکی حکام کا الزام ہے کہ انہوں نے کمپنی کے ایگزیکٹو کانفرنس روم میں حساس اور نجی گفتگو خفیہ طور پر ریکارڈ کرنے کے لیے یہ ڈیوائس نصب کی۔اوپن اے آئی کے مطابق سان فرانسسکو میں واقع کمپنی کے دفتر سے جدید خفیہ ریکارڈنگ ڈیوائس ملنے کے بعد معاملہ وفاقی تحقیقاتی ادارے ایف بی آئی کے حوالے کیا گیا۔کمپنی نے اپنی داخلی تحقیقات میں مصنوعی ذہانت کے ماڈلز کی مدد سے ڈیوائس کے ماخذ کا سراغ لگایا، جس کے نتیجے میں ایک ملازم کی نشاندہی ہوئی۔ بعد ازاں متعلقہ ملازم کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ عدالتی دستاویزات کے مطابق ایف بی آئی کی تحقیقات میں مبینہ طور پر ایسے شواہد سامنے آئے کہ ملزم نے خفیہ آڈیو ریکارڈنگ ڈیوائس تیار کرنے، اسے نصب کرنے، اس کی ریکارڈنگ اور وائی فائی کی صلاحیت بہتر بنانے، انکرپشن اور اسے نظروں سے اوجھل رکھنے کے طریقوں کے بارے میں ایک چیٹ بوٹ اور پروڈکٹیویٹی ٹول استعمال کیا تھا۔استغاثہ کے مطابق ڈیوائس 30 ستمبر کو ملازمین کو ملی، جبکہ مبینہ طور پر اسے دو روز قبل نصب کیا گیا تھا۔حکام کا کہنا ہے کہ ڈیوائس کو انکرپشن کے ذریعے محفوظ بنایا گیا تھا۔مزید یہ کہ 5 اکتوبر کو ملزم مبینہ طور پر دوبارہ اسی کمرے میں گیا جہاں ڈیوائس نصب تھی۔ استغاثہ نے دعویٰ کیا کہ سی سی ٹی وی فوٹیج میں اسے ڈیوائس کا جائزہ لیتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔اسی روز کمپنی کی سیکورٹی ٹیم کو عمارت کے ایک دوسرے حصے میں ایک بیگ بھی ملا، جسے مبینہ طور پر بغیر نگرانی کے چھوڑا گیا تھا۔استغاثہ کے مطابق بیگ میں ملزم کا بٹوہ، شناختی کارڈ اور ایک دوسری ریکارڈنگ ڈیوائس موجود تھی، جو کانفرنس روم سے ملنے والی ڈیوائس سے مشابہ تھی۔ایف بی آئی کے ڈائریکٹر کاش پٹیل نے کہا کہ الزام ہے کہ ملزم نے حساس گفتگو خفیہ طور پر ریکارڈ کرنے کیلئے اپنے آجر کے ایگزیکٹو کانفرنس روم میں ریکارڈنگ ڈیوائس چھپائی۔حکام کے مطابق معاملے کی تحقیقات کا مقصد یہ بھی جاننا ہے کہ آیا ملزم حساس معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔اوپن اے آئی نے کہا ہے کہ اس کی تحقیقات میں ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ اس واقعے کے دوران کمپنی کا سورس کوڈ، اے آئی ماڈلز کے ویٹس یا صارفین کا ڈیٹا غیر مجاز طور پر حاصل کیا گیا یا کہیں منتقل کیا گیا ہو۔

چیٹ جی پی ٹی اور دیگر اے آئی کمپنیوں کے لیے بڑا چیلنج، 40 عالمی میڈیا ادارے متحد ہو گئے

پیرس،(ایجنسیاں): دنیا کے 40 بڑے میڈیا اداروں نے مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی کمپنیوں کو صحافتی مواد بغیر اجازت استعمال کرنے

سے روکنے اور ناشرین کو ان کے کام کا مناسب معاوضہ دلانے کیلئے ایک عالمی اتحاد میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔اے ایف پی کے مطابق اس اتحاد میں دی نیویارک ٹائمز، دی اکانومسٹ اور ایجنسی فرانس پریس (اے ایف پی) سمیت اہم عالمی میڈیا ادارے شامل ہیں۔اس اتحاد کا نام 'ایس پی یو آر' ہے، جس کا آغاز رواں سال فروری میں کیا گیا تھا۔اس سے قبل اتحاد میں بی بی سی، فنانشل ٹائمز اور ایسوسی ایٹڈ پریس جیسے ادارے شامل تھے۔تازہ توسیع کے بعد اس میں شریک میڈیا اداروں کی تعداد تقریباً دوگنی ہو گئی ہے۔ اتحاد کا بنیادی مقصد میڈیا کمپنیوں کو اپنے صحافتی مواد کے استعمال کا سراغ لگانے، ممکنہ غیر قانونی کاپی رائٹ خلاف ورزیوں کی نشاندہی کرنے اور اے آئی کمپنیوں کے ساتھ تجارتی معاہدوں پر مذاکرات میں مدد فراہم کرنا ہے۔اس کوشش کا تعلق چیٹ جی پی ٹی اور کلاڈ جیسی مصنوعی ذہانت کی خدمات فراہم کرنے والی کمپنیوں سے بھی ہے۔اتحاد کے شریک بانی اور ترجمان ڈیوڈ بٹل کے مطابق منصفانہ اور پائیدار معلوماتی معیشت کے قیام کی کوششوں کو تیزی سے حمایت مل رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اعلیٰ معیار کی صحافت اے آئی ماڈلز کی بنیاد فراہم کرتی ہے، لیکن موجودہ صورت حال میں ناشرین کے پاس ایسا مؤثر نظام موجود نہیں جسکے ذریعہ وہ اپنے کام کے مناسب معاوضے کو یقینی بنا سکیں۔اے ایف پی کے چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو فابریس فریز نے بھی اس معاملے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہر روز لاکھوں افراد اے آئی معاونین کے ذریعے ایسی معلومات حاصل کرتے ہیں جنہیں خبر رساں اداروں کے صحافی جمع کرتے اور ان کی تصدیق کرتے ہیں۔

'حوثی ملیشیا کو مملکت پر بار بار حملوں کے نتائج بھگتنا ہونگے'

سعودی عرب اپنی سلامتی اور بحیرہ احمر و آبنائے باب المندب میں آزادانہ بحری آمد و رفت کو خطرے میں ڈالنے کی کسی بھی کوشش کی اجازت نہیں دے گا: کابینہ اجلاس

ریاض،(ایجنسیاں): سعودی کابینہ نے کہا ہے کہ یمن کے حوثی ملیشیا کو اپنے جرائم، مملکت کے ایئرپورٹس سمیت شہری تنصیبات کو بار بار نشانہ بنانے والے گھناؤنے حملوں کے نتائج بھگتنا ہوں گے۔کابینہ نے حملوں میں ہونے والی اموات پر اہل خانہ سے تعزیت اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کا بھی اظہار کیا ہے۔کابینہ کا اجلاس ریاض میں ولی عہد و وزیراعظم شہزادہ محمد بن سلمان کی زیر صدارت ہوا جس میں ملکی سلامتی سمیت توانائی کی فراہمی، علاقائی تعاون اور اہم قومی منصوبوں کا جائزہ لیا گیا۔کابینہ نے یمن میں اپنی حامی حکومت کی حمایت کرنے والے اتحاد کی فوجی کارروائیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کا مقصد حوثی ملیشیا کے خطرات کو کم کرنا اور یمن کے عوام، بین الاقوامی امن و سلامتی، عالمی تجارت اور بین الاقوامی سپلائی چینز کا تحفظ کرنا ہے۔اجلاس میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا سعودی عرب اپنی سلامتی اور بحیرہ احمر و آبنائے باب المندب میں آزادانہ بحری آمد و رفت کو خطرے میں ڈالنے کی کسی بھی کوشش کی اجازت نہیں دے گا۔کابینہ نے حوثی ملیشیا کی کارروائیوں کی مذمت کرنے والے برادر اور دوست ممالک اور بین الاقوامی تنظیموں کے موقف کی بھی تعریف کی۔ ایس پی اے سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اطلاعات سلمان الدوسری نے بتایا اجلاس میں اراکین کابینہ نے گزشتہ دنوں سعودی عرب و برادر و دوست ممالک کے مابین ہونے والی ملاقاتوں اور مذاکرات کے نتائج کا بھی جائزہ لیا۔ان کا مقصد مشترکہ چیلنجز سے نمٹنے کے لیے مختلف شعبوں میں دوطرفہ اور کثیر الجہتی تعاون، روابط اور انضمام کو مزید فروغ دینا ہے۔

اجلاس کے آغاز میں کابینہ نے وطن کے دفاع، قومی مفادات اور وسائل کے تحفظ اور ملکی خودمختاری و عوام کی سلامتی کو لاحق خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلح افواج کے بھرپور کردار کو سراہا۔اجلاس میں ایسٹ ویسٹ پائپ لائن کے ذریعے تیل کی ترسیل کی فوری بحالی کے عمل کو بھی سراہا۔اس بحالی نے مملکت کے توانائی کے نظام کی اعلیٰ آپریشنل صلاحیت، لچک اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لیے تکنیکی حل تیار کرنے کی استعداد کو اجاگر کیا ہے۔کابینہ نے سعودی، بحرینی رابطہ کونسل کے تحت قائم سکیورٹی رابطہ کمیٹی کے پانچویں اجلاس کے نتائج کو سراہتے ہوئے طے شدہ اقدامات پر مشترکہ عمل درآمد جاری رکھنے کے عزم کی توثیق کی۔ دونوں برادر ممالک کے درمیان مستحکم برادرانہ تعلقات کی بنیاد پر مشترکہ اقدامات سے دونوں ممالک کے عوام کے مفادات اور باہمی اہداف کو تقویت ملے گی۔

بلغاریہ کے قریب بحیرہ اسود میں ڈرون حملہ؛ مال بردار جہاز ڈوب گیا؛ 11 افراد لاپتا

بلغاریہ کے ساحل کے قریب بحیرہ اسود میں ڈرون حملے کے نتیجے میں ایک مال بردار جہاز ڈوب گیا جس کے بعد عملے کے 11 ارکان لاپتا ہو گئے۔امریکی نشریاتی ادارے سی این این کے مطابق بلغاری حکام نے بتایا کہ گنی بساؤ کے پرچم تلے چلنے والا مال بردار جہاز ''ایچ ایس ڈگنٹی'' ساحل سے تقریباً 15 بحری میل دور ڈوب گیا۔ جہاز میں 16 افراد سوار تھے جن میں سے 5 کو دیگر تجارتی جہازوں نے بچالیا جب کہ دیگر 11 لاپتا ہیں جن کے لیے سرچ آپریشن جاری ہے۔ زیادہ تر افراد شامی اور مصری شہری ہیں۔تاحال ڈرون حملے کی ذمہ داری کسی گروہ یا ملک نے قبول نہیں کی ہے البتہ امریکہ، اسرائیل، ایران جنگ اور حوثیوں کے سعودی بحری ناکہ بندی کے باعث کارگو جہازوں پر حملے معمول بن چکے ہیں۔بحیرہ اسود پر ایسی کارروائیوں میں عمومی طور پر یوکرین اور روس بھی ملوث رہے ہیں جو ایک دوسرے کے جہازوں کو نشانہ بنا رہے ہیں جیسا کہ گزشتہ روز بھی ایک واقعہ رونما ہوا ہے۔

امریکی یونیورسٹی میں 'اسٹوڈنٹ پارٹیز' پر پابندی

طالبہ کی شکایت پر یونیورسٹی میں نشہ آور چیز پلا کر اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنانے کا مقدمہ دائر

واشنگٹن،(ایجنسیاں) امریکہ کی معروف کارنیل یونیورسٹی نے طالبات سے جنسی زیادتی تقریب میں مبینہ اجتماعی زیادتی کے واقعے سے متعلق مقدمے کے بعد کیا گیا۔متاثرہ خاتون،

کے الزامات اور انتظامیہ پر بڑھتی تنقید کے بعد تعلیمی سال کے اختتام تک طلبا جماعتوں کی رہائشی عمارتوں میں تمام تقریبات پر پابندی عائد کر دی ہے۔ برطانوی نشریاتی ادارے کے مطابق یہ فیصلہ 2024 میں یونیورسٹی کے ایک طلبہ کلب کی جن کی شناخت خفیہ رکھنے کے لیے جین ڈو کے نام سے کی گئی ہے، نے گزشتہ ماہ عدالت میں درخواست دائر کرتے ہوئے الزام لگایا تھا کہ نشہ آور اشیا دے کر متعدد افراد نے زیادتی کا نشانہ بنایا۔ یونیورسٹی کے صدر مائیکل کوٹلیکوف نے اپنے بیان میں واقعے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ طالبات کی حفاظت کے حوالے سے خدشات دور کرنا اور ادارے کی کوتاہیوں کا اعتراف ضروری ہے۔انھوں نے خبردار کیا کہ تقریبات پر عائد نئی پابندی کی خلاف ورزی کرنے والے طلبا کی رجسٹریشن معطل کی جاسکتی ہے۔یونیورسٹی نے جنسی زیادتی سے متاثرہ افراد کی مدد کے لیے عملہ بڑھانے اور شکایات درج کرانے کے نظام کو بہتر بنانے کا بھی اعلان کیا ہے۔نیویارک اسٹیٹ پولیس کے خصوصی تربیت یافتہ اہلکار بھی ایسے واقعات کی تحقیقات میں معاونت کریں گے۔مقدمے میں یونیورسٹی اور مقامی استغاثہ کو بھی تنقید کا سامنا ہے۔ٹامپکنز کاؤنٹی کے ڈسٹرکٹ اٹارنی میتھیو وان ہاؤٹن کے مطابق ان کے دفتر کو 2024 میں یونیورسٹی کی جانب سے صرف چھ صفحات پر مشتمل متاثرہ خاتون کا بیان اور سماجی رابطے کی ایپ پر ہونے والی بعض گفتگو فراہم کی گئی تھی۔ ریاستی حکام نے مقدمہ نہ چلانے اور گواہوں سے خود تفتیش نہ کرنے پر بھی تحفظات ظاہر کیے ہیں۔ نیویارک کی گورنر کیتھی ہوکل نے ریاستی اٹارنی جنرل لیٹیشیا جیمز کو معاملے کی تحقیقات سونپ دی ہیں۔متاثرہ خاتون کے وکیل کے مطابق ان کی مؤکلہ کو مبینہ واقعے کے بعد دھمکیاں بھی موصول ہوئی ہیں۔

آذربائیجان میں باحجاب طالبات کو کلاس سے باہر کر دیا

مختلف علاقوں میں کلاسوں کا بائیکاٹ کر کے سڑکوں پر نکل آئے طلبا، پابندی کے خلاف سرپرستوں نے بھی کیا احتجاج، 45 گرفتار

باکو،(ایجنسیاں) آذربائیجان میں اسکولوں میں حجاب پہننے والی طالبات کو کلاسوں میں داخلے سے روکنے کے خلاف احتجاج ملک بھر میں پھیل گیا۔ایرانی خبر رساں ادارے تسنیم کے مطابق آذربائیجان کی راجدھانی باکو سمیت مختلف علاقوں میں طلبا نے احتجاج کرتے ہوئے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا اور حجاب پہننے والی ساتھی طالبات سے اظہار یکجہتی کیا۔احتجاج کی اطلاعات اسکول نمبر 322 اور اسکول نمبر 69 کے علاوہ مسالی اور جلیل آباد کے علاقوں سے بھی سامنے آئیں۔ بعض مقامات پر والدین نے پابندی کے خلاف اپنے بچوں کو اسکولوں سے نکالنے کی دھمکی بھی دی۔ رپورٹ کے مطابق یہ تنازع 21 ستمبر کو منظور ہونے والی کابینہ کی قرارداد نمبر 309 کے بعد شروع ہوا جس میں اسکول یونیفارم کے ضوابط سے متصادم اضافی لباس پر پابندی عائد کی گئی ہے۔یاد رہے کہ اس قرارداد میں حجاب کا واضح ذکر نہیں تاہم بعض اسکولوں میں اس پر عمل درآمد کے دوران طالبات کو سر ڈھانپنے سے روکے جانے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں جس پر طلبا نے شدید احتجاج کیا۔حکام کا مؤقف ہے کہ لباس کے ضوابط کا مقصد ملک کے سیکولر تعلیمی نظام کے مطابق یکساں یونیفارم کو یقینی بنانا ہے جبکہ ناقدین اس اقدام کو مذہبی آزادی اور تعلیم تک رسائی کے خلاف قرار دے رہے ہیں۔آذربائیجان کی وزارت داخلہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ 12 اکتوبر تک تعلیمی اداروں میں ضوابط کے نفاذ سے متعلق واقعات میں 45 افراد کو گرفتار کیا گیا۔ حکام نے الزام لگایا کہ بعض افراد نے تعلیمی عملے سے تصادم کیا، اداروں کو نقصان پہنچایا اور عوامی نظم و ضبط متاثر کرنے کی کوشش کی۔ اس معاملے میں فوجداری مقدمہ بھی درج کیا گیا ہے۔یہ معاملہ اب صرف آذربائیجان تک محدود نہیں رہا ہے بلکہ اس سے باہر بھی پھیل گیا ہے۔ترکیہ کے شہر استنبول میں آذربائیجان کے قونصل خانے کے باہر بھی مظاہرہ کیا گیا۔واضح رہے کہ آذربائیجان میں تقریباً 96 فیصد آبادی مسلمان ہے تاہم آئین آذربائیجان کو سیکولر ریاست قرار دیتا اور تمام مذاہب کی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔

'کھٹمل کاٹ رہے ہیں'، مسافروں کی 'انوکھی' شکایت پر قنطاس ایئرویز کی پرواز منسوخ

روم،(ایجنسیاں) اٹلی سے آسٹریلیا جانے والے مسافر منصوبے کے مطابق پرتھ نہیں پہنچ سکے کیونکہ جہاز میں مبینہ طور پر کھٹملوں کی موجودگی کی شکایات کے بعد پرواز منسوخ کر دی گئی۔امریکی

نیوز چینل سی این این کے مطابق آسٹریلیا کی قومی فضائی کمپنی قنطاس کو سنیچر کے روز مقررہ پرواز منسوخ کرنا پڑی، جب اس سے قبل آنے والی ایک پرواز کے مسافروں نے دورانِ سفر کیڑے کاٹنے کی شکایات کیں۔ آسٹریلوی نشریاتی ادارے نائن نیوز کے مطابق یہ شکایات 9 اکتوبر کو پرتھ سے روم جانے والی پرواز کی اکانومی کلاس میں سفر کرنے والے مسافروں کی جانب سے کی گئی تھیں۔مسافروں میں شامل ہیلی بیگنال نے بتایا کہ 'وہ ہمارے سامان، کپڑوں، قنطاس کے کمبلوں اور یہاں تک کہ کھڑکیوں کے ساتھ بھی رینگ رہے تھے۔' قنطاس نے منگل کو کہا کہ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔ایئرلائن نے اپنے بیان میں کہا کہ 'سنیچر کی روم سے پرتھ پرواز کی منسوخی پر ہم اپنے مسافروں سے دلی معذرت خواہ ہیں۔اس فیصلے سے ہمارے انجینئرز اور مینٹیننس ٹیموں کو جہاز کی مکمل صفائی کا موقع ملا، کیونکہ اکانومی کلاس کی چند نشستوں میں ایک مسئلے کی نشاندہی ہوئی تھی۔' ایئرلائن کا کہنا تھا کہ جہازوں کی صفائی باقاعدگی سے اعلیٰ معیار کے مطابق کی جاتی ہے۔کمپنی کے مطابق جن مسافروں کو سنیچر کے روز سفر کرنا تھا، انہیں رہائش فراہم کی گئی اور متبادل پروازوں پر بک کر دیا گیا۔امریکی سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینشن کے مطابق کھٹمل چھوٹے، چپٹے اور سرخی مائل بھورے رنگ کے کیڑے ہوتے ہیں جو عموماً سوتے وقت انسانوں کا خون چوستے ہیں۔ یہ دنیا بھر میں مختلف ماحول اور مقامات پر پائے جاسکتے ہیں۔کھٹمل کے کاٹنے کے نشانات مچھر کے کاٹنے جیسے ہوتے ہیں اور ان میں سوجن اور خارش پیدا ہو سکتی ہے۔اگر کسی شخص کو کھٹملوں سے الرجی ہو تو علامات زیادہ شدید ہوسکتی ہیں۔

سعودی عرب 83 ارب ڈالر کے فوجی بجٹ کے باوجود حوثی حملوں کو روکنے میں ناکام کیوں؟

ریاض کے ہوائی اڈے اور دیگر اہم تنصیبات پر حملوں سے سعودی عرب کے سیاحتی و کاروباری مرکز بننے کے منصوبے، وژن 2030، کو بھی خطرات لاحق ہو گئے

ریاض،(ایجنسی) سعودی عرب کے 83 ارب ڈالر کے دفاعی بجٹ اور جدید ترین ہتھیاروں کے باوجود یمن کے حوثی گروپ کے میزائل اور ڈرون حملے مملکت کے فضائی دفاع کے لیے بڑا چیلنج بن گئے ہیں۔عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق سعودی عرب نے 2025 میں اپنی مجموعی قومی پیداوار کا تقریباً 6.5 فیصد دفاع پر خرچ کیا جس کے باعث وہ دنیا میں فوجی اخراجات کرنے والے ممالک میں آٹھویں نمبر پر رہا۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب کے پاس امریکی ایف-15 طیارے، یورپی ٹائفون لڑاکا طیارے اور پیٹریاٹ و تھاڈ میزائل دفاعی نظام موجود ہیں تاہم جدید ہتھیاروں کی بڑی تعداد بیرون ملک سے درآمد کی جاتی ہے۔دوسری جانب حوثیوں نے 2014 میں اپنی کامیاب تحریک کے بعد یمن کی راجدھانی صنعا سمیت مختلف حصوں میں حکومت قائم کرنے کے بعد اپنی میزائل اور ڈرون صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ وہ مختلف رفتار کے میزائلوں اور ڈرونز کو بیک وقت استعمال کر کے فضائی دفاعی نظام کو الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے بعض ہتھیار اسرائیل تک پہنچنے کی صلاحیت بھی دکھا چکے ہیں۔کینیڈا کی اوٹاوا یونیورسٹی کے سیکیورٹی تجزیہ کار تھامس جونیو نے بتایا کہ سعودی عرب کا تقریباً 22 لاکھ مربع کلومیٹر پر پھیلا رقبہ ہر اہم مقام کا مسلسل دفاع مشکل بنا دیتا ہے۔ ہوائی اڈوں، تیل کی تنصیبات، فوجی اڈوں اور مقدس شہروں کو بیک وقت محفوظ رکھنا آسان نہیں۔ ماہرین کے مطابق مسلسل حملوں سے دفاعی میزائلوں کے ذخائر پر بھی دباؤ بڑھتا ہے۔ حوثیوں کو ہر حملے میں کامیابی حاصل کرنا ضروری نہیں؛ کسی اہم تنصیب کو نشانہ بنانا بھی معاشی نقصان اور خوف پیدا کرنے کے لیے کافی ہے۔ ریاض کے ہوائی اڈے اور دیگر اہم تنصیبات پر حملوں سے سعودی عرب کے سیاحتی و کاروباری مرکز بننے کے منصوبے، وژن 2030، کو بھی خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔

یمن میں دوبارہ شدت اختیار کرتی جنگ نے مملکت کے لیے حوثیوں کے خلاف تنازع سے نکلنے کی کوشش مزید پیچیدہ بنا دی ہے۔ سعودی عرب کی جانب سے اس رپورٹ پر تاحال کوئی تبصرہ سامنے نہیں آیا البتہ حکام کا کہنا ہے کہ حوثیوں کے اکثر حملوں کو ناکام بنایا ہے اور یہ حملے معمولی نوعیت ہیں جن سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ واضح رہے کہ حوثی گروپ نے باب المندب میں سعودی بحری ناکہ بندی کی اور اب سعودی عرب میں آئل تنصیبات اور ایئرپورٹس کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں جس میں پائلٹ سمیت 12 افراد کے جاں بحق ہونے کی اطلاعات ہیں۔

سعودی عرب نے 2025 میں اپنی مجموعی قومی پیداوار کا تقریباً 6.5 فیصد دفاع پر خرچ کیا جس کے باعث وہ دنیا میں فوجی اخراجات کرنے والے ممالک میں آٹھویں نمبر پر رہا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب کے پاس امریکی ایف-15 طیارے، یورپی ٹائفون لڑاکا طیارے اور پیٹریاٹ و تھاڈ میزائل دفاعی نظام موجود ہیں تاہم جدید ہتھیاروں کی بڑی تعداد بیرون ملک سے درآمد کی جاتی ہے۔

حزب اللہ اگر ایران کے ساتھ حملے میں شامل ہوئی تو بیروت کا 'ضاحیہ' خالی کرالیں گے: کاٹز کی گیدڑ بھبکی

تل ابیب: اسرائیلی وزیرِ دفاع یسرائیل کاٹز نے حزب اللہ کے اسرائیل پر کسی بھی حملے میں ایران کے ساتھ شامل ہونے کی صورت میں، لبنان کو جنوب میں مزید زمینوں سے محروم کرنے اور سکیورٹی زون کو وسعت دے کر اس میں نبطیہ اور لیتانی کے علاقوں کو شامل کرنے کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے بیروت کے جنوبی مضافاتی علاقے ضاحیہ کو خالی کروانے اور حزب اللہ کے قول کے مطابق بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کا اشارہ بھی دیا۔ بدھ کے روز جنوبی لبنان کے ایک دورے کے دوران، جس میں ان کے ساتھ اسرائیلی فوج کی شمالی کمان کے قائد میجر جنرل رافی میلو، 91ویں ڈویژن کے قائد بریگیڈیئر جنرل یوفال جیس اور متعدد فوجی قائدین موجود تھے، یسرائیل کاٹز نے کہا کہ اسرائیلی فوج بیروت کے جنوبی ضاحیہ کو خالی کروانے پر کام کرے گی۔ انھوں نے واضح کیا کہ اس کارروائی کے نتیجے میں علاقے کے دس لاکھ سے زائد رہائشی بے گھر ہو جائیں گے۔

رام اللہ پر صیہونی دھاوا، نابلس میں گرفتاریاں، مظلوم فلسطینی عوام کی ثابت قدمی کو متزلزل نہیں کر سکتی: حماس

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قابض صیہونی فوج کی طرف سے رام اللہ شہر پر دھاوا بولنا، حقوقِ انسانی اور خواتین کے اداروں کو نشانہ بنانا اور نابلس میں دسیوں شہریوں کی گرفتاری صیہونی جرائم، سرکوبی اور فسطائیت میں بے پناہ اضافے کی کھلی عکاسی کرتا ہے۔حماس نے واضح کیا کہ یہ تمام صیہونی جرائم فلسطینی عوام کے عزمِ استقلال اور ثبات کو ڈگمگانے میں مکمل طور پر ناکام رہیں گی۔

حماس رہنما محمود مرداوی نے ایک صحافتی بیان میں کہا کہ صیہونی فورسز کا رام اللہ شہر پر حملہ آور ہونا، حقوقِ انسانی اور خواتین کی تنظیموں کو نشانہ بنانا اور اس کے ساتھ ساتھ نابلس میں گرفتاریوں کی وسیع مہم چلانا قابض صیہونی حکومت کی اس وحشت اور ظالمانہ پالیسیوں کا تسلسل ہے جس کا مقصد فلسطینیوں کی مزاحمتی توانائیاں اور بقا کی بنیادیں ختم کرنا ہے۔

مرداوی نے وضاحت کی کہ رام اللہ میں انسانی حقوق کے اداروں پر صیہونی فورسز کا حملہ اور 'الضمیر' فاؤنڈیشن کے ہیڈکوارٹر سے سامان اور دستاویزات کو لوٹنا اس بات کا ثبوت ہے کہ صیہونی حکومت ان فلسطینی اداروں کا قلع قمع کرنا چاہتی ہے جو حقوقِ انسانی اور امدادی میدان میں فعال ہیں اور جو صیہونی مظالم کو ریکارڈ کرنے اور اسیران اور عام شہریوں کے حقوق کا دفاع کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ان اداروں کو نشانہ بنانا صیہونی ریاست کے سفاکانہ جرائم کی حقیقت کو دنیا کی نظروں سے اوجھل نہیں کر سکتا اور نہ ہی فلسطینی عوام کے مصائب کو بے نقاب کرنے والی آوازوں کو خاموش کر سکتا ہے، بلکہ اس سے فلسطینی عوام، ان کی تنظیمیں اور تمام قومی طاقتیں اپنی ارضِ پاک اور حق کے دفاع میں اور زیادہ مضبوطی سے ڈٹ جائیں گی۔ حماس کے رہنما نے زور دے کر کہا کہ یہ باہم مربوط صیہونی حملے بھی جن میں شہروں پر چھاپے، اداروں کو تباہ کرنا اور گرفتاریاں شامل ہیں بھی فلسطینی قوم کو اپنی مقدس زمین اور مقدسات کا دفاع جاری رکھنے سے ہرگز پیچھے نہیں ہٹا سکتے۔

مرداوی نے بین الاقوامی برادری، دنیا کے تمام آزاد انسانوں اور حقوقِ انسانی کے عالمی اداروں سے اپیل کی کہ وہ صیہونی مظالم اور بڑھتے ہوئے جرائم پر اپنی اخلاقی و قانونی ذمہ داریاں پوری کریں اور ان بربرانہ اقدامات کو روکنے اور صیہونی رہنماؤں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لیے فوری تحرک اختیار کریں۔واضح رہے کہ اکتوبر سنہ 2023ء میں غزہ کی پٹی پر صیہونی نسل کشی اور تباہ کن جنگ کے آغاز کے بعد سے مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینی شہریوں اور ان کی املاک پر صیہونی فوج اور مسلح آبادکاروں کے دہشت گردانہ حملوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔

یہ صیہونی تجاوزات متعدد ہولناک شکلوں میں سامنے آ رہی ہیں، جن میں فلسطینی شہریوں کا سفاکانہ قتل، گرفتاریوں کا طوفان، گھروں اور تنصیبات کی مسماری، مساجد اور گاڑیوں کو آگ لگانا، زرعی اراضی کو بلڈوز کرنا، کسانوں کو ان کے کھیتوں سے روکنا، جبری نقل مکانی اور غیر قانونی استیطانی توسیع شامل ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

بہت ساری چالیں!

دہلی کی قومی راجدھانی جنتر منتر، جو گزشتہ ساڑھے تین دہائیوں سے ملک گیر احتجاج کا مرکز رہا ہے، کو نامزد احتجاجی مقامات کی فہرست سے ہٹا دیا گیا ہے۔ دہلی پولس کمشنر کی طرف سے جاری کردہ اسٹینڈنگ آرڈر میں کہا گیا ہے کہ جنتر منتر کو اب احتجاجی مقام کے طور پر ڈی نوٹیفائی کر دیا گیا ہے۔ رام لیلا میدان، براری گراؤنڈ، اور مشرقی دہلی کے سی بی ڈی گراؤنڈ کو نئے مقامات کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ تاہم، بغیر کسی ٹھوس وجہ کے، اتنی بڑی تبدیلی کا مقصد جمہوری احتجاج کی آواز کو محدود کرنا دکھائی دیتا ہے۔ رام لیلا میدان وسطی ضلع میں واقع ہے اور جنتر منتر سے چار کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، جب کہ مشرقی دہلی میں سی بی ڈی گراؤنڈ بارہ سے تیرہ کلومیٹر دور ہے۔ شمالی ضلع میں براری گراؤنڈ تقریباً اکیس کلومیٹر دور ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جب لوگ کسی اہم مسئلے پر سڑکوں پر نکل کر جواب مانگ رہے ہیں اور حکومت کے رویے پر سوال اٹھا رہے ہیں تو حکومت عوامی آواز کو دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جب لوگ پرامن احتجاج کرتے ہیں تو پولیس انہیں بغیر کسی وجہ یا اشتعال کے حراست میں لے لیتی ہے، حالانکہ ہمارا آئین شہریوں کو کسی بھی معاملے پر اپنی رائے کا اظہار کرنے اور حکومت کی کوتاہیوں کی نشاندہی کرنے کا حق دیتا ہے۔ حال ہی میں، پولس نے جنتر منتر پر احتجاج میں شرکت کے لیے آنے والے بہت سے لوگوں کو حراست میں لے لیا، جب کہ اس طرح کا سخت رُخ اختیار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ یہ بات بھی حیران کن ہے کہ پولیس کی موجودگی کے باوجود کچھ سماج دشمن عناصر مظاہرین کے خلاف تشدد کا بھی سہارا لے رہے تھے۔ غور طلب ہے کہ سپریم کورٹ نے اتوار کو ہدایت دی تھی کہ پرامن طریقے سے جمع ہونے والے لوگوں کو غیر قانونی طور پر نظر بند نہیں کیا جانا چاہیے۔ حکومت کو عوام کے احتجاج کے حق کا احترام کرنے کی ذمہ داری محسوس کرنی چاہیے تھی۔ لوگوں کے مطالبات پر غور کیا جانا چاہیے تھا اور ان کی شکایات کے ازالے کی کوشش کرنی چاہیے تھی۔ تاہم حکومت نے نہ صرف احتجاج کے جمہوری حق کو محدود کرنے کی کوشش کی بلکہ عوام کے ساتھ دشمن جیسا سلوک بھی کیا ہے۔ ورنہ ہفتے کے روز ہونے والے پرامن مظاہرے کو روکنے کے لیے ہزاروں پولیس اور سیکیورٹی اہلکار کیوں تعینات کیے گئے اور ہزاروں لوگوں کو بغیر کسی ٹھوس بنیاد کے حراست میں کیوں لیا گیا؟ درحقیقت، انتخابی فہرستوں کے خصوصی نظر ثانی (SIR) میں لوگوں کے ناموں کو بڑے پیمانے پر حذف کیے جانے کے خلاف عوامی احتجاج کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے، اور حکومت کے اداروں پر سے اعتماد ختم ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ پیر کو "مارچ فار ڈیموکریسی" کے ایک حصے کے طور پر اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ جس طرح لوگوں نے سپریم کورٹ تک مارچ کیا، اس سے حکومت کے رویے پر بڑھتے ہوئے عدم اطمینان کا واضح اظہار ہوتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایس آئی آر سے لاکھوں ناموں کو حذف کرنے اور دیگر بے ضابطگیوں کے حوالے سے اٹھائے گئے سوالات کا ابھی تک کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا ہے۔ اس تناظر میں عوامی احتجاج کو نظر انداز کرنا یا احتساب کا تعین کرنے کے بجائے مظاہرین کے خلاف سخت کارروائی کرنا یہ پیغام دیتا ہے کہ حکومت کو عوام کے آئینی حقوق کی کوئی پرواہ نہیں۔ حکومت کی جانب سے مذاکرات کے ذریعے حل تلاش کرنے کی واضح بے حسی نے مسئلے کو مزید پیچیدہ کر دیا ہے۔

اقتدار، عدلیہ اور جمہوریت: نئی نسل کے سوالات

عادل فراز

'ووٹ چوری' کے خلاف پورے ہندوستان میں احتجاجی مظاہرے جاری ہیں۔ جین زی کے ساتھ اپوزیشن بھی سڑکوں پر جدوجہد کر رہا ہے۔ حکومت کی آمریت کے خلاف پہلی بار اتنی بڑی تحریک وجود میں آئی ہے۔ حزب اختلاف مسلسل الیکشن کمشنر کے استعفے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ایس آئی آر کے خلاف 12 اکتوبر کو عدالت عظمیٰ میں عرضی داخل کی گئی۔ کانگریس احتجاج کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ تک گئی۔ یہ تاریخی احتجاجی مارچ تھا، جس کی گونج یقیناً ایوان اقتدار کے ساتھ عدالت عظمیٰ تک بھی پہنچی ہوگی۔

حکومت کے خلاف تحریکیں تو اس سے پہلے بھی وجود میں آئی تھیں، مگر یا تو ان پر توجہ نہیں دی گئی یا انہیں بدنام کر کے ختم کر دیا گیا۔ کسان تحریک ایک سال سے زائد عرصے تک جاری رہی، مگر وزیر اعظم مودی نے کسان رہنماؤں سے ملاقات تک نہیں کی۔ اس تحریک کے دوران سیکڑوں لوگ جاں بحق ہوئے۔ کسان دہلی کی سرحد پر شدید گرمی اور کڑکڑاتی ٹھنڈ میں زیر آسمان بیٹھے رہے، مگر اقتدار کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ حتیٰ کہ ہندوستان کے شہروں میں رہنے والی بڑی آبادی کسانوں کو حزب اختلاف اور بنیوں کا آلہ کار تصور کرنے لگی۔ بظاہر حکومت کو یہ اعتماد تھا کہ ملک کی اکثریت اس کی حامی ہے، لہٰذا کسانوں کے احتجاج کو نظرانداز کیا جاتا رہا۔

مودی کے اقتدار میں دوسری بڑی تحریک شاہین باغ سے شروع ہوئی۔ سی اے اے اور این آر سی کے نفاذ کے خلاف خواتین شاہین باغ میں دھرنے پر بیٹھیں۔ چونکہ یہ تحریک مسلمانوں کے وجود کی جنگ تھی، لہٰذا حکومت اور بھگوا تنظیموں نے اس کو بدنام کرنے کی پوری کوشش کی۔ شاہین باغ کی خواتین کو کیا کچھ نہیں کہا گیا۔ مظاہرین کو 'اربن نکسل' سے تشبیہ دی گئی۔ وزیر اعظم فسادیوں کو ان کے کپڑوں سے پہچاننے لگے۔ بی جے پی کے وزرا سرعام گولی مارنے کی دھمکیاں دینے لگے۔ ان تمام واقعات پر نہ تو حقوق انسانی کی تنظیمیں آگے آئیں اور نہ عدالت عظمیٰ نے ازخود کوئی نوٹس لیا۔ مقدموں کی سماعت میں بھی آئین سے چشم پوشی کی گئی، جس طرح بابری مسجد مقدمے کے فیصلے میں آئین کو بالائے طاق رکھ کر 'آستھا' کو ترجیح دی گئی تھی۔ شاہین باغ تحریک کووڈ کی وجہ سے ختم ہوئی، لیکن حکومت اور اس کے حامیوں نے اس کو ناکام قرار دیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کے تشخص اور عبادت گاہوں پر منظم حملے شروع ہوئے۔ ہجومی تشدد کے واقعات میں آئے دن اضافہ ہوتا گیا۔ ٹرینوں اور بسوں کا سفر بھی محفوظ نہیں رہا۔ ان واقعات کے سلسلے میں حکومت اور انتظامیہ کے کردار پر سوال اٹھتے رہے۔ نوجوان نسل بھی یہ سمجھتی کہ 'پنکچر بنانے والی قوم' کے ساتھ یہی سلوک ہونا چاہیے۔ مگر جب تعلیمی نظام پر ضرب لگی اور نوجوانوں کو اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا، تو پہلی بار ایسی تحریک نے جنم لیا، جس کا تعلق کسی ایک طبقے، قوم یا گروہ سے نہیں تھا۔ چیف جسٹس سوریہ کانت نے نئی نسل کو 'کاکروچ' سے تشبیہ دی، تو نئی نسل کاکروچوں کی طرح سڑکوں پر نکل آئی۔ اس تحریک کا اثر یہ ہوا کہ پہلی بار مودی حکومت میں کسی وزیر کو بادلِ نخواستہ مستعفی ہونا پڑا۔

ایس آئی آر کے عمل پر بنیادی اعتراض یہ ہے کہ اس سے 'ووٹ چوری' کو تقویت مل رہی ہے۔ ملک کی مختلف ریاستوں میں بڑے پیمانے پر ووٹ حذف کیے جانے کی اطلاعات سامنے آئیں۔ مجاز ووٹروں کو بھی قانونی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ خاص طور پر دلتوں اور مسلمانوں کے ووٹ حذف کیے جانے کے حوالے سے تشویش کا اظہار کیا گیا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں کی طرف سے اس معاملے پر کوئی مؤثر صدائے احتجاج بلند نہیں ہوئی۔ مسلم رہنما اور علماء بھی کسی نمایاں احتجاج میں نظر نہیں آئے۔ مسلم رہنماؤں اور علماء کے بارے میں مسلمانوں کی بیداری بھی اشد ضروری ہے۔ ان کی بڑی تعداد کے آر ایس ایس اور اس کی ذیلی شاخوں، جیسے مسلم راشٹریہ منچ، سے وابستہ ہونے کے حوالے سے سوال اٹھائے جاتے رہے ہیں۔ اس لیے ان کے بیانات پر کان دھرنے کے بجائے ان کے موقف اور وابستگیوں کا سنجیدہ جائزہ لینا ضروری ہے۔ جہاں ان کے بیانات یا اقدامات ملت کے مفادات سے متصادم نظر آئیں، وہاں ان سے جواب دہی کا مطالبہ کیا جانا چاہیے، تاکہ 'ملت فروشی' کے رجحان پر روک لگائی جا سکے۔

10 اکتوبر کو جنتر منتر پر احتجاج ہونا تھا، مگر پولیس نے متعدد اہم رہنماؤں کو حراست میں لے لیا۔ ابھجیت دیپکے اور ان کے ساتھیوں کو فلائٹ سے ہی باہر نکلنے نہیں دیا گیا، جبکہ دھرو راٹھی کو ان کے گھر سے حراست میں لیے جانے کی اطلاعات سامنے آئیں۔ احتجاج کے پیش نظر دہلی کے میٹرو اسٹیشنوں اور پبلک ٹرانسپورٹ کی بندش نے بھی کئی سوالات پیدا کیے۔ ملک کی مختلف ریاستوں سے دہلی آنے والی متعدد ٹرینیں بھی منسوخ کر دی گئیں۔ جنتر منتر پر بیس ہزار سے زائد پولیس اہلکاروں کی تعیناتی کی اطلاع سامنے آئی۔ کاش اتنی بڑی تعداد میں پولیس اہلکار منی پور میں بھی تعینات کیے گئے ہوتے تو شاید جانی نقصان کو کم کرنے میں مدد ملتی۔ اگر پہلگام میں بھی ایسے مؤثر حفاظتی انتظامات کیے گئے ہوتے تو ممکن ہے بے گناہ سیاحوں کی جانیں بچائی جا سکتی تھیں۔ بہرحال! 10 اکتوبر کو ملک کے مختلف حصوں میں احتجاجی سرگرمیاں دیکھنے میں آئیں۔ اس کے بعد گیارہ اکتوبر کو الگ الگ ریاستوں میں مظاہرے ہوئے۔ 12 اکتوبر کو حزب اختلاف نے بارہ کھمبا روڈ سے عدالت عظمیٰ تک پیدل مارچ کیا اور عرضی داخل کر کے ایس آئی آر کے عمل کو چیلنج کیا۔

جین زی اور حزب اختلاف کو عدالت عظمیٰ سے غیر معمولی توقعات وابستہ کرنے کے بجائے اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ جمہوری اداروں سے انصاف کے حصول کا عمل اکثر طویل اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے چیف جسٹس نے بھی احتجاجی مظاہروں کی اہمیت اور ان سے اٹھنے والے سوالات کو محسوس کیا ہو، لیکن محض عدالتی سماعتوں سے ان مسائل کا حل نکل آنے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ جن حالات میں نئی نسل کو 'کاکروچ' سے تشبیہ دی گئی، ان پر سنجیدہ غور و فکر ضروری ہے۔ کسی بھی جمہوری معاشرے میں نوجوانوں کے تحفظات کو نظرانداز کرنے کے بجائے انہیں سننا اور ان کے سوالات کا جواب دینا ضروری ہوتا ہے۔ حزب اختلاف نے چیف جسٹس سے ملاقات کا وقت مانگا تھا، مگر ان کے پاس اس ملاقات کی فرصت نہیں تھی۔ ایسے حالات میں کپل سبل کا یہ کہنا کہ 'ہمیں عدالت عظمیٰ پر اعتماد نہیں رہا'، عدالتی اداروں پر عوامی اعتماد کے حوالے سے ایک اہم سوال کی نشاندہی کرتا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے سماعت کے دوران ان سے اعتماد برقرار رکھنے کی گزارش کی۔ یہ صورت حال اس امر کی متقاضی ہے کہ عدالتی اداروں کی غیر جانب داری اور ان پر عوامی اعتماد کو مضبوط بنانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں۔

اپوزیشن اور جین زی کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جمہوریت اور آئین کی بقا کے لیے مسلسل جدوجہد ناگزیر ہے۔ انصاف کے حصول میں عوامی بیداری، آئینی دائرے میں احتجاج اور جمہوری اداروں سے جواب دہی کا مطالبہ بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ عدالتوں کی آزادی اور غیر جانب داری جمہوری نظام کی بنیاد ہے، لیکن جب عدالتی فیصلوں یا بعض سابق ججوں کے کردار پر سوالات اٹھتے ہیں تو ان کا جواب شفافیت، آئینی اصولوں اور غیر جانب دارانہ طرز عمل سے ہی دیا جا سکتا ہے۔ سابق چیف جسٹس گوگوئی اور چندر چوڑ کے ادوار سے متعلق مباحث بھی اسی تناظر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ جمہوریت کے تحفظ کے لیے مزاحمت سے بڑی کوئی طاقت نہیں، بشرطیکہ یہ مزاحمت آئینی اقدار، عوامی شعور اور پُرامن جدوجہد سے وابستہ ہو۔ جب تک شہری اپنے حقوق کے لیے آواز بلند نہیں کریں گے اور اقتدار سے جواب دہی کا مطالبہ نہیں کریں گے، اس وقت تک ملک میں امن و انصاف کی بالادستی کا تصور محال رہے گا۔

> 10 اکتوبر کو جنتر منتر پر احتجاج ہونا تھا، مگر پولیس نے متعدد اہم رہنماؤں کو حراست میں لے لیا۔ ابھجیت دیپکے اور ان کے ساتھیوں کو فلائٹ سے ہی باہر نکلنے نہیں دیا گیا۔، جبکہ دھرو راٹھی کو ان کے گھر سے حراست میں لیے جانے کی اطلاعات سامنے آئیں۔ احتجاج کے پیش نظر دہلی کے میٹرو اسٹیشنوں اور پبلک ٹرانسپورٹ کی بندش نے بھی کئی سوالات پیدا کیے۔ ملک کی مختلف ریاستوں سے دہلی آنے والی متعدد ٹرینیں بھی منسوخ کر دی گئیں۔ جنتر منتر پر بیس ہزار سے زائد پولیس اہلکاروں کی تعیناتی کی اطلاع سامنے آئی۔ کاش اتنی بڑی تعداد میں پولیس اہلکار منی پور میں بھی تعینات کیے گئے ہوتے تو شاید جانی نقصان کو کم کرنے میں مدد ملتی۔

□□□

سیاسی بیداری اور نئی انتخابی ترجیحات کا فیصلہ ضروری

سید شاہ واصف حسن واعظی

اترپردیش کے 2027 کے اسمبلی انتخابات کے حوالے سے اس سلسلے کی پہلی دو قسطوں میں ملی قیادت کی حکمت عملی، اجتماعی مشاورت، جمہوری نظام کی شفافیت اور ووٹر لسٹوں کی درستگی جیسے اہم امور پر گفتگو کی جا چکی ہے۔ پہلی قسط میں اس ضرورت پر زور دیا گیا تھا کہ ملت کو نعروں سے زیادہ صحیح فکر اور درست حکمت عملی درکار ہے، جب کہ دوسری قسط میں انتخابی نظام کی شفافیت اور حق رائے دہی کے تحفظ کو بنیادی اہمیت دی گئی۔ اب اسی سلسلے میں ایک اور اہم سوال پر غور ضروری ہے کہ انتخابی سیاست میں مسلمانوں کی ترجیحات کیا ہونی چاہئیں اور سیاسی جماعتوں کی کارکردگی جانچنے کے لیے کون سے پیمانے اختیار کیے جائیں۔

یہ سوال محض کسی ایک جماعت کی حمایت یا مخالفت کا نہیں، بلکہ مسلم سماج کے تعلیمی، معاشی، سماجی اور سیاسی مستقبل سے تعلق رکھتا ہے۔ انتخابات کے دوران مختلف طبقات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، سیاسی جماعتیں وعدے کرتی ہیں اور عوام کے سامنے ترقی کے متعدد منصوبے پیش کیے جاتے ہیں۔ تاہم اصل ضرورت یہ ہے کہ ان وعدوں کو عملی اقدامات اور ان کے نتائج کی روشنی میں پرکھا جائے۔ کسی سیاسی رہنما کی تقریر، انتخابی جلسے میں کیا گیا اعلان یا منشور میں شامل کوئی وعدہ اسی وقت اہمیت رکھتا ہے جب اس پر عمل درآمد بھی ہو اور عوام اس کے نتائج محسوس کر سکیں۔

اترپردیش میں مسلمان ایک اہم ووٹر طبقہ ہیں، لیکن مسلم سماج کو ایک یکساں سیاسی اکائی سمجھنا درست نہیں ہوگا۔ اس کے اندر معاشی حیثیت، تعلیمی سطح، پیشہ ورانہ ضروریات اور علاقائی مسائل کے اعتبار سے نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ شہری علاقوں کے مسائل دیہی علاقوں سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ کہیں تعلیم اور روزگار بنیادی ضرورت ہیں، کہیں چھوٹے کاروبار اور روایتی دست کاری کو سہارا درکار ہے، جب کہ بعض علاقوں میں صحت، سڑک، بجلی، پانی اور شہری سہولتوں کے مسائل زیادہ اہم ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ سیاسی ترجیحات کا تعین عمومی نعروں کے بجائے مقامی حالات اور عوامی ضروریات کی بنیاد پر کیا جائے۔

تعلیم مسلم سماج کے مستقبل کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ سرکاری اسکولوں کا معیار، اعلیٰ تعلیم تک رسائی، پیشہ ورانہ تربیت، وظائف اور مسابقتی امتحانات کی تیاری ایسے شعبے ہیں جن پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مدارس نے دینی تعلیم اور مذہبی رہنمائی کے میدان میں اہم خدمات انجام دی ہیں، جب کہ جدید علوم اور پیشہ ورانہ مہارتوں کی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلم ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دونوں کے درمیان غیر ضروری تقابل کے بجائے ایسا ماحول پیدا کیا جائے جس میں مسلم نوجوان دینی شناخت برقرار رکھتے ہوئے سائنس، ٹیکنالوجی، طب، قانون، انتظامی خدمات اور کاروبار کے میدانوں میں بھی آگے بڑھ سکیں۔

اس مقصد کے لیے صرف حکومت سے مطالبات کافی نہیں ہوں گے۔ تعلیمی اداروں، سماجی تنظیموں، اہل علم، صاحب استطاعت افراد اور خود والدین کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنا ہوگی۔ وظائف، لائبریریاں، رہنمائی مراکز اور امتحانی تیاری کے معیاری ادارے نوجوانوں کے لیے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ساتھ ہی حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا جانا چاہیے کہ سرکاری تعلیمی سہولتوں تک منصفانہ رسائی، اسکولوں میں معیاری تعلیم اور ضرورت مند طلبہ کی معاونت کو یقینی بنایا جائے۔ تعلیمی ترقی کے لیے حکومتی اقدامات اور سماجی کوششوں کا باہمی تعاون ناگزیر ہے۔

روزگار اور معاشی خود کفالت کا مسئلہ بھی اسی قدر اہم ہے۔ مسلم سماج کے مختلف طبقات تجارت، چھوٹے کاروبار، دست کاری، مزدوری اور غیر منظم شعبوں سے وابستہ ہیں۔ ان شعبوں میں کام کرنے والوں کو سرمایہ، جدید تربیت، بہتر مارکیٹنگ اور ڈیجیٹل ذرائع تک رسائی کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے، ہنرمند افراد کی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور چھوٹے کاروباروں کی معاونت کے سلسلے میں واضح منصوبے پیش کریں۔ ان منصوبوں کے لیے مالی وسائل، نفاذ کے طریقۂ کار اور نتائج جانچنے کے پیمانے بھی عوام کے سامنے ہونے چاہئیں۔

یہاں ایک اہم بات کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا کہ معاشی مسائل کا حل صرف انتخابی وعدوں سے ممکن نہیں۔ مسلم سماج کے اندر بھی تعلیم، ہنرمندی، کاروباری تربیت اور معاشی منصوبہ بندی کے فروغ کے لیے منظم کوششوں کی ضرورت ہے۔ نوجوانوں کو روایتی شعبوں کے ساتھ نئے کاروباری امکانات سے روشناس کرانا، چھوٹے تاجروں کو جدید تجارتی طریقوں کی تربیت دینا اور ہنرمند افراد کو وسیع منڈیوں تک رسائی فراہم کرنا مفید اقدامات ہو سکتے ہیں۔ تاہم ان کوششوں کی بنیاد زمینی حقائق، معتبر اعداد و شمار اور مقامی ضروریات پر ہونی چاہیے۔

سیاسی نمائندگی کے معاملے میں بھی متوازن نقطۂ نظر اختیار کرنا ضروری ہے۔ اسمبلی میں مسلم نمائندوں کی تعداد اہم ہو سکتی ہے، لیکن اسے کامیابی یا ناکامی کا واحد پیمانہ نہیں بنایا جا سکتا۔ نمائندگی کی اصل افادیت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ منتخب نمائندے عوامی مسائل کو کس حد تک اٹھاتے ہیں، قانون سازی میں کیا کردار ادا کرتے ہیں، ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی کیسے کرتے ہیں اور اپنے حلقے کے لوگوں کے لیے کس حد تک جواب دہ رہتے ہیں۔ اسی طرح سیاسی جماعتوں کے رویے کا جائزہ لیتے وقت امیدواروں کی تعداد کے ساتھ ان کے عملی کردار، پالیسیوں اور عوامی مسائل پر موقف کو بھی سامنے رکھنا چاہیے۔

یہیں ملی قیادت اور سماجی اداروں کی ذمہ داری بھی اہم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ اس سلسلے کی پہلی قسط میں عرض کیا گیا تھا، ملت کو نعروں سے زیادہ صحیح فکر اور درست حکمتِ عملی کی ضرورت ہے۔ اس حکمت عملی کا تقاضا ہے کہ ملی ادارے عوام کے سیاسی فیصلے اپنے ہاتھ میں لینے کے بجائے ان میں سیاسی شعور پیدا کریں۔ مختلف حلقوں کے مسائل کا جائزہ لیا جائے، امیدواروں کی سابقہ کارکردگی اور انتخابی منشور کے بارے میں مستند معلومات فراہم کی جائیں اور عوام کو اپنے فیصلے آزادانہ طور پر کرنے کا موقع دیا جائے۔ کسی جماعت کی مستقل حمایت یا مخالفت کے بجائے اصولوں اور کارکردگی کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کا رویہ زیادہ مفید ہوگا۔

آئینی حقوق، قانون کی حکمرانی اور شہری تحفظ بھی انتخابی ترجیحات میں شامل ہونے چاہئیں۔ مساوات، مذہبی آزادی، اظہار رائے اور منصفانہ قانونی کارروائی جمہوری نظام کی بنیادی اقدار ہیں۔ ان امور کو محض کسی ایک طبقے کے مطالبات سمجھنے کے بجائے تمام شہریوں کے مشترکہ حقوق کے طور پر پیش کرنا چاہیے۔ اگر کسی شہری کو امتیازی سلوک یا قانونی حقوق کے حصول میں دشواری کا سامنا ہو تو غیر جانب دارانہ تحقیقات اور قانون کے منصفانہ اطلاق کا مطالبہ کیا جانا چاہیے۔ اس ضمن میں جذباتی ردعمل یا غیر مصدقہ اطلاعات کے بجائے مستند شواہد اور قانونی طریقۂ کار کو ترجیح دینا ضروری ہے۔

دوسری قسط میں ووٹر لسٹوں کی درستگی اور انتخابی شفافیت پر جو توجہ دلائی گئی تھی، اس کا عملی تقاضا بھی یہی ہے کہ ہر اہل شہری اپنے حق رائے دہی کے تحفظ کے لیے بیدار رہے۔ ووٹر فہرست میں اپنے نام، پتے اور متعلقہ تفصیلات کی تصدیق کرے، کسی غلطی کی صورت میں مقررہ طریقۂ کار کے تحت رجوع کرے اور اپنے خاندان اور محلے کے دیگر اہل افراد کو بھی اس سلسلے میں آگاہ کرے۔ سیاسی جماعتوں اور سماجی تنظیموں کو بھی چاہیے کہ وہ شکایات کی صورت میں متاثرہ افراد کی رہنمائی کریں اور متعلقہ انتخابی حکام تک معاملات پہنچانے میں مدد دیں۔ سیاسی شعور کا تقاضا صرف یہ نہیں کہ ووٹر انتخابات کے دن اپنا ووٹ ڈالے، بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ پورے دورِ حکومت میں اپنے منتخب نمائندوں کی کارکردگی پر نظر رکھے۔ عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے نمائندوں سے تعلیم، روزگار، صحت، ترقیاتی منصوبوں اور انتخابی وعدوں کی تکمیل کے بارے میں سوال کریں۔ جمہوریت میں احتساب کا عمل انتخابات کے بعد ختم نہیں ہوتا، بلکہ اس کی اصل اہمیت پورے دورِ حکومت میں برقرار رہتی ہے۔

2027 کے اترپردیش اسمبلی انتخابات کے تناظر میں مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی سیاسی ترجیحات واضح کریں، اپنے حقوق کے بارے میں بیدار رہیں اور فیصلے کرتے وقت جذبات کے بجائے مستند معلومات اور عملی کارکردگی کو اہمیت دیں۔ ملی قیادت کا کردار بھی اسی وقت مؤثر ہوگا جب وہ اجتماعی مشاورت، درست معلومات اور عوامی جواب دہی کو فروغ دے گی۔ انتخابات گزر جائیں گے، سیاسی حالات بدلیں گے، لیکن تعلیم، روزگار، معاشی استحکام، قانونی تحفظ اور باوقار شہری زندگی کے مسائل اپنی جگہ باقی رہیں گے۔ اس لیے ضرورت وقتی نعروں کی نہیں، بلکہ ایسی مستقل اور متحدہ فکر کی ہے جو مسائل کی درست نشاندہی کرے اور جمہوری و قانونی ذرائع سے ان کے حل کی راہ ہموار کرے۔

تاہم ان تمام ترجیحات کو عملی شکل دینے کیلئے ایک بنیادی سوال ابھی باقی ہے: مسلم سماج اپنے منتشر وسائل، تعلیمی و سماجی اداروں اور نوجوانوں کی صلاحیتوں کو کس طرح ایک مؤثر اجتماعی قوت میں تبدیل کر سکتا ہے؟ محض مسائل کی نشاندہی اور انتخابی حکمت عملی پر گفتگو کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے زمینی سطح پر منظم کوششوں، مشترکہ منصوبہ بندی اور مسلسل عوامی رابطے کی ضرورت ہے۔

●●●

مولانا سید ناصر عباس زیدی کی رحلت پر اظہار تعزیت

سید رضی حیدر پھندیڑوی

مولانا سید ناصر عباس زیدی آج، بروز بدھ 14 اکتوبر 2026ء کو اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ ان کی رحلت کی خبر سن کر دلی رنج و غم ہوا۔ مرحوم کی علمی، تبلیغی، تدریسی اور فلاحی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مرحوم ایک دینی، علمی اور تبلیغی خانوادے کے چشم و چراغ تھے۔ مولانا سید ناصر عباس، ضلع امروہہ کی بستی پھندیڑی سادات میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار، مولانا سید مختار حسین، برصغیر کے نامور مبلغ و مدرس تھے، جنہوں نے ہندوستان کے مختلف شہروں میں دینِ اسلام کی تبلیغ اور تدریسی خدمات انجام دیں۔

مولانا ناصر عباس صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے آبائی وطن میں حاصل کی، جہاں آپ نے خاص طور پر اپنے جد بزرگوار قاری مہدی حسن صاحب سے قرآن اور دینیات کی بنیادی تعلیم پائی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کے والد محترم آپ کو مدرسہ منصبیہ میرٹھ لے گئے، جو کہ علمی اعتبار سے ایک ممتاز اداروں میں شمار ہوتا ہے۔

مدرسہ منصبیہ میں آپ نے جید علماء، جیسے مولانا ابرار حسین، مولانا سید ریحان، مولانا شبیہ محمد، مولانا رفعت حسین اور مولانا افضال حسین جیسے اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ دوران تعلیم آپ نے کئی علمی اسناد حاصل کیں، جن میں مولوی، منشی، عالم، کامل، ادیب، ادیب ماہر اور ادیب کامل شامل ہیں۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد مولانا ناصر عباس نے دینی تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ محض 15 سال کی عمر میں مجالس عزا اور مذہبی خطابات کا آغاز کیا اور ملک بھر میں تبلیغی اسفار کیے۔ آپ کی تبلیغی خدمات کے چند نمایاں مقامات درج ذیل ہیں: تراپج، ضلع بھاؤ نگر گجرات (10 سال تک محرم اور صفر کی مجالس)، ناگل پور، ضلع بھج، کچھ (9 سال تک محرم کے پہلے عشرہ میں خطاب)، دیگر مقامات: موندرا، مامنڈی، بمبئی (مدرسہ قادر)، سنبھلیڑہ، کوال، چاند پور، ہری نور پور، میمن سادات، اورنگ آباد، سانکھنی، ایٹہ، شیرکوٹ، رسول پور، بیڑا سادات، بدن پور وغیرہ۔ آپ قدیم دہلی کی مسجد شیعیان علی (سوئی والان) میں امامت جماعت اور تبلیغ دین کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

تبلیغی خدمات کے دوران حاصل ہونے والے تجربات اور مشاہدات نے مولانا ناصر عباس زیدی کو اپنے وطن میں دینی تعلیم کے

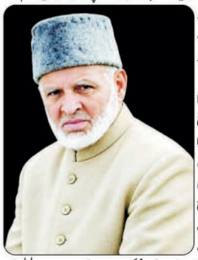

فروغ کی جانب متوجہ کیا۔ مدرسہ بیت العلم کے قیام کے بعد آپ نے اس ادارے میں تدریسی خدمات انجام دیں اور تعلیم و تربیت کے ذریعے نئی نسل کو دینی معارف سے آراستہ کرنے میں اپنا حصہ ادا کیا۔ آپ کی تربیت یافتہ شخصیات میں کئی ممتاز علماء شامل ہیں، جیسے: مولانا اظہر ساکھنوی، مولانا عرفان ساکھنوی، مولانا محمد حسنین (آپ کے فرزند)، مولانا ذاکر حسین میمنوی، مولانا ذوالفقار سنبھلی اور بندہ ناچیز وغیرہ۔

مولانا نے اپنی عمر کے آخری حصے میں خواتین کے لیے ایک تربیتی مرکز قائم کیا تاکہ وہ سلائی وکڑھائی کی مہارت حاصل کر کے خود کفالت کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔ یہ اقدام آپ کے سماجی شعور اور فلاحی رجحان کا آئینہ رہے۔ للہ نے آپ کو تین بیٹیاں اور تین بیٹے عطا کیے۔ آپ کے بیٹوں میں: مولانا سید محمد حسنین مقیم قم المقدسہ ایران، مولانا علی زماں اور علی حسنین۔

اس غم ناک موقع پر ہم مرحوم کے تمام اہل خانہ، متعلقین، شاگردوں اور عقیدت مندوں، بالخصوص مولانا سید محمد حسنین اور مولانا سید علی زماں کی خدمت میں دلی تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہیں۔ بارگاہِ خداوندی میں دعا ہے کہ پروردگار عالم مرحوم کو جوار رحمت الٰہی میں جگہ عطا فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے، ان کی دینی و تبلیغی خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ آمین

□□□

یوپی میں کانگریس کیا اپنی زمین واپس حاصل کر سکے گی؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

ملک میں جاری ووٹ چوری کے خلاف عوامی تحریک کو جمہوریت کے تحفظ اور اسمبلی انتخابات سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔ 2027 میں جن ریاستوں میں انتخابات ہونے والے ہیں ان میں اترپردیش سب سے اہم ہے۔ یہ انتخاب محض ریاست میں حکومت کی تبدیلی کا معاملہ نہیں ہوگا، بلکہ 2029 کے لوک سبھا انتخابات کے لیے بھی سیاسی سمت متعین کرے گا۔ اسی کو دھیان میں رکھ کر کانگریس نیا یک برہمن خاتون آرادھنا مشرا 'مونا' کو ریاستی صدر بنایا ہے۔ یہ فیصلہ کانگریس کا جرت مندانہ قدم ہے۔ اس طبقہ کو اپنے ساتھ جوڑنے کی کوشش، جو منڈل کمنڈل سے بدلے سیاسی منظرنامہ کے بعد سے بی جے پی کا مضبوط ووٹ بنک رہا ہے۔

کانگریس اندرا گاندھی کی سیاست کی طرف لوٹتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ اندرا نے برہمن، دلت اور اقلیتوں کا مضبوط اتحاد بنایا تھا۔ جس کے سہارے وہ 1971 میں اترپردیش میں کانگریس کی حکومت بنانے میں کامیاب ہوئی تھیں۔ راہل گاندھی نے یوپی میں بی جے پی سے مقابلہ کرنے اور اپنی پارٹی کو پھر سے کھڑا کرنے کے لیے پہلے منڈل کی سیاست کو آزمانے کا فیصلہ کیا تھا۔ انہوں نے 2012 کے اسمبلی انتخاب میں 90 او بی سی امیدوار میدان میں اتارے تھے۔ جو کانگریس کی جانب سے اب تک کی سب سے بڑی تعداد تھی۔ لیکن یہ حکمت عملی کام نہیں آئی اور اکھلیش یادو نے وہ انتخاب جیت لیا تھا۔ اب لگتا ہے کہ کانگریس کو اس پالیسی کے ناکام ہونیکی بات سمجھ میں آچکی ہے۔ تبھی تو ریاستی صدر برہمن، عمران مسعود کو ورکنگ صدر، آلوک پرساد (پاسی دلت) اور دیوندر نشاد (ای بی سی) کو سینئر نائب صدر مقرر کیا گیا ہے۔ کانگریس اپنی تنظیم کو نئے سرے سے کھڑا کرنے کے ساتھ اپنے روایتی سماجی اتحاد کی بحالی بھی چاہتی ہے۔ دلت، برہمن، مسلمان اور پسماندہ طبقات تک رسائی اس حکمت عملی کا اہم حصہ ہے۔

لیکن اصل سوال یہ ہے کہ کیا چند اہم تقرریاں، بی جے پی کے خلاف بدعنوانی، پیپر لیک، چندہ چوری اور انتخابی بے ضابطگیوں کے الزامات، نیز 2024 کی انتخابی کامیابی کانگریس کو اترپردیش میں دوبارہ ایک بڑی سیاسی قوت بنا سکتے ہیں؟ اس سوال کا جواب ماضی کے انتخابی اعداد و شمار، سماجی اتحادوں کی حقیقت اور نوجوانوں کے سیاسی رویوں کو سامنے رکھ کر ہی دیا جا سکتا ہے۔ اترپردیش کے گزشتہ تین انتخابات پر نظر ڈالیں تو کانگریس کی تصویر کچھ اس طرح نظر آتی ہے۔ اسمبلی انتخابات 2017 میں کانگریس کو 7 سیٹیں اور تقریباً 6.25 فیصد ووٹ ملے۔ 2022 میں کانگریس 2 سیٹوں اور تقریباً 2.33 فیصد ووٹوں پر سمٹ گئی۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں اترپردیش کی 17 نشستوں پر چناؤ لڑ کر کانگریس نے 6 سیٹوں کے ساتھ تقریباً 9.46 فیصد ووٹ حاصل کیے۔ یہ الیکشن کانگریس اور سماج وادی پارٹی نے متحد ہو کر لڑا تھا۔ سماج وادی پارٹی نے 37، جبکہ بی جے پی کو 33 نشستوں پر صبر کرنا پڑا۔ یہ نتیجہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بی جے پی کو شکست دینا ممکن ہے، بشرطیکہ مخالف ووٹ مؤثر طریقے سے یکجا ہوں۔ تاہم، اس کامیابی میں کانگریس کی اپنی قوت اور سماج وادی پارٹی کا تنظیمی و سماجی اثر شامل رہے۔

2024 کے لوک سبھا انتخابات کانگریس کے لیے سیاسی بحالی کا اہم موڑ تھے۔ کانگریس کارکنوں میں یہ اعتماد پیدا ہوا کہ پارٹی اب بھی انتخابی مقابلے میں مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس نے ثابت کیا کہ اپوزیشن کا اتحاد بی جے پی کو شکست دے سکتا ہے۔ اس سے کانگریس کو قومی سطح پر اپنی سیاسی اہمیت دوبارہ قائم کرنے کا موقع ملا۔ لیکن اسمبلی انتخاب اور لوک سبھا انتخابات مختلف ہوتے ہیں۔ لوک سبھا کے انتخاب میں ووٹر قومی قیادت اور اتحاد کو ترجیح دیتا ہے، جب کہ اسمبلی انتخاب میں امیدوار کی مقامی مقبولیت، ذات پات، ریاستی حکومت کی کارکردگی اور مقامی مسائل زیادہ اہم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کانگریس کو سماج وادی پارٹی کے ساتھ نشستوں کی تقسیم اور امیدواروں کے انتخاب میں ایسی حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی جو فوری انتخابی کامیابی کے ساتھ طویل مدتی تنظیم سازی میں بھی معاون ہو۔ (جاری)

مہاراشٹر کے ۳۰۴ تعلقے قحط زدہ قرار، کسانوں کو ۱۲ طرح کی رعایتیں

فصلوں کے معاوضے کا اعلان الگ سے ہوگا، فصلوں کے نقصان کے پنچ نامے فوری مکمل کرنے کی ہدایت، فصلوں کے نقصان کا مالی معاوضہ الگ حکومتی فیصلے کے ذریعے جاری ہوگا: وزیر مکرند جادھو پاٹل

ممبئی، ۱۴ اکتوبر: مہاراشٹر میں خریف سیزن ۲۰۲۶ کے دوران بارش کی کمی اور دیگر متعلقہ عوامل کے پیش نظر ریاست کے مجموعی طور پر ۳۰۴ تعلقوں کو قحط زدہ قرار دیا گیا ہے۔ ان تعلقوں میں قحط سے متاثرہ کسانوں اور شہریوں کو راحت پہنچانے کے لیے مختلف سرکاری رعایتیں اور امدادی اقدامات نافذ کیے جائیں گے۔ ریاست کے امداد و بازآبادکاری کے وزیر مکرند جادھو پاٹل نے یہ اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ فصلوں کے نقصان کا جائزہ لینے کے لیے فوری طور پر پنچ نامے مکمل کرنے کی ہدایت تمام ضلع کلکٹروں کو دی گئی ہے۔ ریاستی حکومت کے امداد و بازآبادکاری محکمے نے اس سلسلے میں حکومتی فیصلہ جاری کیا ہے۔ اس سے قبل ۲۶ ستمبر ۲۰۲۶ کو ٹرگر-۱ کے تحت ۲۶۵ تعلقوں کو قحط زدہ قرار دیا گیا تھا۔ اب ٹرگر-۱ اور ٹرگر-۲ کے تحت مزید ۳۹ تعلقوں کو اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے، جس کے بعد قحط زدہ تعلقوں کی مجموعی تعداد ۳۰۴ ہوگئی ہے۔

کسانوں کو ۱۲ طرح کی رعایتیں:

قحط سے متاثرہ علاقوں میں کسانوں اور عام شہریوں کو راحت پہنچانے کے لیے حکومت کی جانب سے ۱۲ مختلف اقدامات نافذ کیے جائیں گے۔ ان رعایتوں کا فائدہ نئے شامل کیے گئے ۳۹ تعلقوں کے باشندوں اور کسانوں کو بھی حاصل ہوگا۔ ان اقدامات میں زمین کے محصول میں رعایت، فصلوں کے قرض کی ازسرنوتنظیم، زرعی قرضوں کی وصولی پر عارضی روک، زرعی پمپوں کے بجلی بلوں میں رعایت اور اسکول و کالج کے طلبہ کی امتحانی فیس معاف کرنے جیسے اہم فیصلے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ روزگار گارنٹی اسکیم کے تحت زیادہ سے زیادہ کام شروع کرنے کے لیے قواعد میں نرمی کی جائے گی۔ ضرورت کے مطابق ٹینکروں کے ذریعے پانی فراہم کیا جائے گا۔ قلتِ آب سے متاثرہ دیہات میں کسانوں کے زرعی پمپوں کے بجلی کنکشن منقطع نہیں کیے جائیں گے۔ کسانوں اور زرعی مزدوروں کے لیے غذائی اجناس کی دستیابی یقینی بنانے کے ساتھ مویشیوں کے لیے چارے کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ پانی کے تحفظ سے متعلق کام شروع کرنے اور پینے کے پانی سمیت مویشیوں کے لیے پانی کی مناسب منصوبہ بندی پر بھی خصوصی توجہ دی جائے گی۔

فصلوں کے نقصان کا معاوضہ الگ فیصلے کے ذریعے وزیر مکرند جادھو پاٹل نے بتایا کہ قحط زدہ قرار دیے گئے تمام ۳۰۴ تعلقوں میں ضلع کلکٹروں کو فوری طور پر فصلوں کے نقصان کے پنچ نامے شروع کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ سروے کے دوران متاثرہ کھیتوں کی فصلوں کی حالت ظاہر کرنے والی تصاویر اور جی پی ایس کوآرڈینیٹس جمع کیے جائیں گے۔ اس کے بعد زرعی کمشنر کے ذریعے فصلوں کی صورت حال سے متعلق رپورٹ فوری طور پر ریاستی حکومت کو پیش کی جائے گی۔ فصلوں کے نقصان سے متاثرہ کسانوں کو دی جانے والی مالی امداد کا اعلان مقررہ طریقۂ کار مکمل ہونے کے بعد علیحدہ حکومتی فیصلے کے ذریعے کیا جائے گا۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ قحط زدہ علاقوں میں پانی، چارے، روزگار اور زراعت سے متعلق مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔

ریاست کے کن اضلاع کے تعلقے قحط زدہ قرار دیے گئے؟

حکومت کی جانب سے جاری فہرست کے مطابق پالگھر، رائے گڑھ، رتناگیری، سندھودرگ، ناسک، دھولیہ، جلگاؤں، نندوربار، اہلیہ نگر، پونے، سولاپور، سانگلی، ستارا، کولہاپور، چھترپتی سمبھاجی نگر، جالنہ، بیڑ، لاتور، دھاراشیو، ناندیڑ، پربھنی، ہنگولی، بلڈھانہ، امراوتی، اکولہ، واشم، ایوت محل، وردھا، ناگپور، بھنڈارا، گوندیا، چندرپور اور گڑچرولی اضلاع کے تعلقے قحط زدہ قرار دیے گئے ہیں۔

ممبئی میں بی ایم سی کی بڑی کارروائی

صابو صدیق روڈ اور مسافر خانہ علاقے میں ۹۲ غیر قانونی اسٹال منہدم

’پیدل راہگیر پہلے‘ مہم کے تحت تجاوزات کیخلاف سخت کارروائی، ۷۵۰ مربع فٹ کے گودام پر بھی بلڈوزر چلا

ممبئی: ممبئی میں تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے اے وارڈ نے آج صابو صدیق روڈ، مسافر خانہ اور منیش مارکیٹ کے اطراف میں قائم ۹۲ غیر قانونی اسٹالوں کو ہٹا دیا۔ اس کارروائی میں ترپال، بانس، لوہے کے پائپ اور لوہے کی چادروں سے بنائے گئے عارضی ڈھانچوں کے ساتھ مستقل نوعیت کے غیر قانونی لوہے کے اسٹالوں کو بھی منہدم کیا گیا۔ اس کے علاوہ ۷۵۰ مربع فٹ پر قائم ایک گودام کے خلاف بھی کارروائی کی گئی۔ بی ایم سی کے شعبۂ تعلقات عامہ کے مطابق یہ کارروائی ۱۴ اکتوبر کو شعبۂ دیکھ بھال و انسدادِ تجاوزات کی جانب سے انجام دی گئی۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) پرجکتا ورما لونگھارے کے احکامات اور ڈپٹی میونسپل کمشنر (سرکل-۱) چندا جادھو کی رہنمائی میں اے وارڈ کے افسران اور ملازمین نے اس مہم میں حصہ لیا۔ ڈپٹی میونسپل کمشنر چندا جادھو نے بتایا کہ ۱۳ اکتوبر کو عوامی نمائندوں کے ساتھ صابو صدیق روڈ اور مسافر خانہ علاقے کا معائنہ کیا گیا تھا۔ اس موقع پر اے وارڈ کے اسسٹنٹ کمشنر اُجول انگولے سمیت متعلقہ محکموں کے افسران موجود تھے۔ معائنے کے دوران عوامی نمائندوں کی جانب سے دی گئی ہدایات اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڑے کے تصور پر مبنی ’پیدل راہگیر پہلے‘ مہم کے تحت اگلے ہی روز تجاوزات کے خلاف خصوصی کارروائی کی گئی۔

اس مہم کا مقصد پیدل چلنے والوں کے لیے راستوں کو زیادہ صاف، محفوظ اور آمدورفت کے قابل بنانا ہے۔ کارروائی کے دوران کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے نمٹنے کے لیے ماتا رمابائی امبیڈکر مارگ پولیس اسٹیشن کے ۳ پولیس انسپکٹرز، ۳ سب انسپکٹرز اور ۳۰ پولیس اہلکار تعینات کیے گئے تھے۔

بی ایم سی کی اس کارروائی سے صابو صدیق روڈ، مسافر خانہ اور منیش مارکیٹ کے اطراف میں غیر قانونی اسٹالوں اور تجاوزات کے خلاف سخت پیغام دیا گیا ہے۔ میونسپل انتظامیہ کی جانب سے ’پیدل راہگیر پہلے‘ مہم کے تحت عوامی راستوں کو تجاوزات سے پاک رکھنے پر زور دیا جا رہا ہے۔

ممبئی کے 35 فیصد علاقے میں زیرِ زمین میٹھے پانی کے ذخائر کو سمندری پانی سے آلودگی کا خطرہ

خشک سالی کے دوران زیرِ زمین پانی کے بے دریغ استعمال سے کھارے پانی کی آمیزش کا خدشہ، فورٹ، دادر، ماہم اور ملنڈ متاثرہ علاقوں میں شامل

ممبئی: مہاراشٹر کے مختلف علاقوں میں خشک سالی جیسی صورت حال کے درمیان ممبئی کے زیرِ زمین آبی ذخائر کو بھی سنگین خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔ سینٹرل گراؤنڈ واٹر بورڈ (CGWB) کی ایک تحقیق کے مطابق ممبئی کے تقریباً 35 فیصد علاقے میں سمندری پانی کے زیرِ زمین میٹھے پانی کے ذخائر میں داخل ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ اس صورتِ حال سے زیرِ زمین پانی کے معیار اور مستقبل میں اس کے قابلِ استعمال رہنے کے بارے میں تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ تحقیق میں جنوبی ممبئی کے فورٹ، دادر کے شیواجی پارک، مشرقی ملنڈ اور ماہم جیسے علاقوں میں زیرِ زمین پانی میں نمکیات کی موجودگی کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر زیرِ زمین پانی کو ضرورت سے زیادہ نکالا جائے تو میٹھے پانی کے ذخائر میں قدرتی دباؤ کم ہوجاتا ہے، جس کے نتیجے میں سمندر کا کھارا پانی ان ذخائر میں داخل ہوسکتا ہے۔ ایک مرتبہ نمکیات کی مقدار بڑھ جانے کے بعد پانی انسانی استعمال کے لیے ناقابلِ استعمال ہوسکتا ہے۔

سینٹرل گراؤنڈ واٹر بورڈ کی تحقیق میں اہم انکشافات

یہ نتائج CGWB کے 2025 کے ایکویفر مینجمنٹ پلان کا حصہ ہیں، جسے مرکزی وزارتِ جل شکتی کے محکمۂ آبی وسائل، دریائی ترقی اور گنگا کی بحالی کے تحت پیش کیا گیا تھا۔ تحقیق میں ممبئی شہر اور مضافاتی اضلاع کے مجموعی طور پر 603 مربع کلومیٹر علاقے میں زیرِ زمین آبی ذخائر کا جائزہ لیا گیا۔ تحقیق کے مطابق مغربی اور جنوبی ساحلی علاقوں میں زمین کی اوپری تہوں میں موجود آبی ذخائر سمندری پانی کی آمیزش کے لیے زیادہ حساس ہیں، جبکہ مشرقی علاقوں میں کھاڑیوں کے قریب واقع گہرے آبی ذخائر کو بھی خطرات لاحق ہیں۔ خاص طور پر مون سون سے پہلے کے موسم میں زیرِ زمین پانی میں نمکیات کی موجودگی زیادہ نمایاں پائی گئی۔

پانی میں نمکیات کی مقدار تشویشناک

تحقیق میں فورٹ، ملنڈ ایسٹ اور شیواجی پارک جیسے علاقوں میں زیرِ زمین پانی کی برقی ترسیلی صلاحیت (الیکٹریکل کنڈکٹیویٹی) 10,000 مائیکروسیمنز فی سینٹی میٹر سے زیادہ ریکارڈ کی گئی۔ پانی کی برقی ترسیلی صلاحیت اس میں حل شدہ نمکیات کی مقدار کا ایک اہم پیمانہ ہے۔ اس سطح پر نمکیات کی موجودگی زیرِ زمین پانی کے معیار سے متعلق سنگین خدشات پیدا کرتی ہے۔ ممبئی میں زیرِ زمین پانی کا استعمال ماضی کے مقابلے میں محدود ہوگیا ہے، کیونکہ شہر کو پینے کے پانی کی بنیادی فراہمی سات بڑے جھیلوں پر مشتمل نظام سے ہوتی ہے۔ ان جھیلوں میں جون سے ستمبر کے دوران جنوب مغربی مانسون کی بارشوں سے پانی جمع ہوتا ہے۔ تاہم، خشک سالی اور پانی کی قلت کے دوران کنوؤں اور دیگر مقامی ذرائع سے زیرِ زمین پانی حاصل کرنے کی ضرورت بڑھ سکتی ہے، جس سے ساحلی علاقوں میں کھارے پانی کی آمیزش کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔

زیرِ زمین آبی ذخائر کی بحالی کے لیے بی ایم سی کے اقدامات

ممبئی میں زیرِ زمین پانی کے ذخائر کو محفوظ بنانے اور متبادل آبی ذرائع تیار کرنے کے لیے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) نے کنوؤں کی صفائی، ان میں جمع گاد نکالنے اور پانی میں نمکیات کی مقدار کا جائزہ لینے کے منصوبے شروع کیے ہیں۔ شہری انتظامیہ زیرِ زمین پانی کی سطح بہتر بنانے کے لیے نئے ری چارج ڈھانچے تعمیر کرنے پر بھی غور کر رہی ہے۔ اس سے قبل بی ایم سی نے زیرِ زمین پانی میں سمندری نمکیات کی آمیزش کا جائزہ لینے کے لیے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف لوکل سیلف گورنمنٹ کی خدمات حاصل کی تھیں۔ اس ادارے کو شہر کے مختلف کنوؤں سے پانی کے نمونے جمع کرکے نمکیات کی سطح کا جائزہ لینے اور اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے عملی منصوبہ پیش کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ ماہرین کے مطابق ممبئی جیسے ساحلی شہر میں زیرِ زمین پانی کے ذخائر کا تحفظ مستقبل کی آبی ضروریات کے لیے اہم ہے۔ بارش پر انحصار، بڑھتی ہوئی آبادی اور پانی کے متبادل ذرائع کی ضرورت کے پیش نظر زیرِ زمین پانی کا محتاط استعمال اور اس کی باقاعدہ نگرانی ناگزیر ہوگئی ہے۔

جعلی ذات سرٹیفکیٹ معاملہ:

ممبئی کرائم برانچ نے تفتیش سنبھالی، سابق بی ایم سی کارپوریٹر پر 2002 کے انتخابات میں فرضی دستاویز استعمال کرنے کا الزام

ممبئی: تقریباً دو دہائی پرانے جعلی ذات سرٹیفکیٹ معاملے میں ممبئی کرائم برانچ نے تفتیش اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ یہ کارروائی بامبے ہائی کورٹ کی ہدایت کے بعد عمل میں آئی ہے۔ معاملہ سابق بی ایم سی کارپوریٹر میش کامبلے سے متعلق ہے، جن پر الزام ہے کہ انہوں نے 2002 کے بلدیاتی انتخابات میں مبینہ طور پر جعلی ذات سرٹیفکیٹ کا استعمال کرکے انتخاب لڑا تھا۔ اطلاعات کے مطابق اس معاملے کی شکایت وکیل چترا سالونکے نے درج کرائی تھی۔ شکایت میں دھوکہ دہی، جعلسازی، امانت میں خیانت اور دیگر متعلقہ جرائم کے الزامات عائد کیے گئے تھے۔ تاہم پولیس کی جانب سے کی جانے والی ابتدائی تفتیش سے مطمئن نہ ہونے پر شکایت کنندہ نے بامبے ہائی کورٹ سے رجوع کیا اور کسی دوسری ایجنسی سے ازسرنو تفتیش کرانے کی درخواست کی۔ ہائی کورٹ نے گزشتہ ماہ ممبئی پولیس کمشنر کو ہدایت دی کہ معاملے کی تفتیش کسی دوسرے محکمہ کے حوالے کی جائے، جس کے بعد اب کرائم برانچ نے کیس کی ذمہ داری سنبھال لی ہے۔ کرائم برانچ کی جانب سے اب مبینہ جعلی ذات سرٹیفکیٹ کی تیاری، اس کے استعمال اور 2002 کے بلدیاتی انتخابات میں اس کی بنیاد پر حاصل کیے گئے انتخابی فائدے سے متعلق تمام پہلوؤں کی جانچ کی جائے گی۔ یہ معاملہ تقریباً دو دہائی پرانا ہونے کے باوجود ایک بار پھر تفتیش کے مرکز میں آگیا ہے اور ہائی کورٹ کی مداخلت کے بعد اس میں نئی پیش رفت کی توقع کی جارہی ہے۔

جعلی ضمانتی دستاویزات کے ذریعے ضمانت لینے کا معاملہ، ایک گرفتار

ممبئی: سیشن کورٹ میں ایم پی آئی ڈی کیس کے ملزم کو ضمانت دلانے کے لیے فرضی دستاویزات بطور ضمانت پیش کرنے کے الزام میں کولابہ پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کرلیا۔ پولیس نے معاملے میں مزید تین ساتھیوں کی تلاش شروع کردی ہے۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزم کی شناخت جعفر شیخ کے طور پر ہوئی ہے۔ اس معاملے میں سٹی سیشن کورٹ سے وابستہ مترجم امر سدام روکڑے کی شکایت پر کارروائی کی گئی۔ معاملہ ایم پی آئی ڈی ایکٹ کے تحت زیر سماعت خصوصی سیشن کیس سے متعلق ہے۔ اطلاعات کے مطابق گورے گاؤں پولیس اسٹیشن میں جون 2025 میں چار ملزمان کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ان میں دیپک کمار دولی چند جین بھی شامل تھا، جسے 27 جون 2025 کو گرفتار کیا گیا تھا۔ بمبئی ہائی کورٹ نے 8 جنوری 2026 کو اسے ضمانت دیتے ہوئے 2 لاکھ روپے کے ضمانتی مچلکے اور دو مقامی ضامن پیش کرنے کی شرط عائد کی تھی۔ اس کے بعد انور شیخ اور عرفات شیخ کو ضامن کے طور پر سیشن کورٹ نمبر 20 میں پیش کیا گیا۔ دونوں نے مبینہ طور پر بھیونڈی تحصیلدار کے دفتر سے جاری شدہ ظاہر کیے گئے اثاثہ سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ، پین کارڈ، راشن کارڈ اور ٹیکس رسیدیں عدالت میں جمع کرائیں۔ عدالت نے دستاویزات کی تصدیق کے لیے بھیونڈی تحصیلدار کے دفتر سے رپورٹ طلب کی۔ 2 اپریل 2026 کو موصولہ تصدیقی رپورٹ میں انکشاف ہوا کہ مذکورہ دستاویزات بھیونڈی تحصیلدار کے دفتر سے جاری ہی نہیں کی گئی تھیں۔ پولیس کا الزام ہے کہ جعلی سرٹیفکیٹس اور فرضی مہروں و اسٹامپس کا استعمال کرکے عدالت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ پولیس کا یہ بھی الزام ہے کہ اصل ملزم دیپک جین کو دستاویزات کے جعلی ہونے کا علم ہونے کے باوجود انہیں ضمانت کی شرائط پوری کرنے کے لیے حقیقی دستاویزات کے طور پر عدالت میں پیش کیا گیا۔ کولابہ پولیس گرفتار ملزم سے پوچھ گچھ کے ذریعے اس مبینہ جعلسازی میں ملوث دیگر افراد کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہی ہے۔

پونے میں الیکٹرک ٹرک بنانے والے کارخانے کا وزیر اعلیٰ فڑنویس کے ہاتھوں افتتاح

پونے (یو این آئی) مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور بھاری صنعت اور اسٹیل کے مرکزی وزیر ایچ ڈی کمارسوامی بدھ کے روز پونے کے ماول علاقے میں امبی واقع آر ایم کے انڈسٹریل پارک 3 میں انرجی اِن موشن' (ای آئی ایم) کی الیکٹرک ٹرک مینوفیکچرنگ یونٹ کا افتتاح کیا۔ اس تقریب میں مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ اور پونے کی سرپرست وزیر سنیترا پوار، سینئر رہنما نے بھی موجود تھے۔ آر ایم کے اسپسز کے مینجنگ ڈائریکٹر رنجیت رام داس کاکڑے اس تقریب کے کنوینر ہیں۔ ای آئی ایم بھاری سامان ڈھونے کے لیے بیٹری سے چلنے والے الیکٹرک ٹرک بناتی ہے۔ اس کے 55 ٹن والے 'اشوا' الیکٹرک ٹرک میں بیٹری سوپنگ ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے، جس سے ختم شدہ بیٹری کو تقریباً سات منٹ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی وقت کے ضیاع، ڈیزل کی کھپت اور آلودگی کو کم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ یہ کمپنی جواہر لعل نہرو پورٹ اتھارٹی (جے این پی اے) کو الیکٹرک ٹرک سپلائی کر رہی ہے اور ممبئی-پونے کوریڈور پر جلد ہی کام شروع ہونے کی توقع ہے۔ آر ایم کے گروپ کے چیئرمین رام داس کاکڑے نے کہا کہ انرجی اِن موشن 'اسی گروپ کا ایک حصہ ہے۔ اس گروپ نے رواں سال ماول تعلقہ میں کل 2,500 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی ہے، جس سے 4,000 افراد کو براہ راست روزگار ملا ہے۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق، آر ایم کے نے پچھلے سات سال میں ماول میں 10,000 کروڑ روپے سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی ہے اور 10,000 سے زیادہ براہ راست ملازمتیں دی ہیں۔ پریس ریلیز کے مطابق، اس دوران گروپ نے 15,000 سے زیادہ درخت بھی لگائے ہیں اور ان صنعتوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کل 11.2 میگاواٹ صلاحیت کے حامل سولر پاور پروجیکٹس بھی تیار کیے ہیں۔

مراٹھا ریزرویشن معاملہ پھر ابتدا پر

بامبے ہائی کورٹ میں 40 سماعتوں کے بعد دوبارہ شروع ہوئی بحث

ڈھائی سال میں 60 گھنٹے سے زیادہ عدالتی کارروائی، تین مرتبہ نئے سرے سے سماعت؛ طلبہ اور ملازمت کے امیدواروں میں غیر یقینی صورتِ حال برقرار

ممبئی: مہاراشٹر میں مراٹھا برادری کو تعلیم اور سرکاری ملازمتوں میں 10 فیصد ریزرویشن دینے سے متعلق قانون کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی درخواستوں پر بامبے ہائی کورٹ میں ایک مرتبہ پھر نئے سرے سے سماعت شروع ہوگئی ہے۔ تقریباً 40 سماعتوں اور 60 گھنٹے سے زائد بحث کے باوجود اس معاملے میں اب تک فیصلہ نہیں ہوسکا ہے۔ گزشتہ ڈھائی برس کے دوران یہ تیسرا موقع ہے جب عدالت کو اس معاملے کی سماعت ابتدا سے شروع کرنی پڑی ہے۔ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق، 9 اکتوبر 2026 کو جسٹس مکرند کارنک، جسٹس این جے جمادار اور جسٹس سندیپ مارنے پر مشتمل تین رکنی بنچ نے مراٹھا ریزرویشن معاملے کی دوبارہ سماعت شروع کی۔ اس سے قبل بھی دو مرتبہ سماعت مکمل ہونے کے قریب پہنچنے کے باوجود بنچ میں تبدیلی کے باعث کارروائی آگے نہیں بڑھ سکی تھی۔

2024 کے قانون کو عدالت میں چیلنج

مہاراشٹر کی سابقہ ایکناتھ شندے حکومت نے 20 فروری 2024 کو قانون سازی کے ذریعے مراٹھا برادری کو تعلیمی اداروں میں داخلوں اور سرکاری ملازمتوں میں 10 فیصد ریزرویشن فراہم کیا تھا۔ یہ قانون مہاراشٹر اسٹیٹ ریزرویشن فار سوشل اینڈ ایجوکیشنل بیک ورڈ کلاسز ایکٹ، 2024 کے نام سے نافذ کیا گیا۔ اس قانون کو بامبے ہائی کورٹ میں متعدد درخواستوں کے ذریعے چیلنج کیا گیا ہے۔ درخواست گزاروں کا بنیادی اعتراض ہے کہ مراٹھا برادری کو سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ قرار دینے کے لیے پیش کیے گئے شواہد مطلوبہ آئینی معیار پر پورے نہیں اترتے اور 10 فیصد اضافی ریزرویشن سپریم کورٹ کی جانب سے مقرر کردہ مجموعی 50 فیصد ریزرویشن کی حد سے تجاوز کرتا ہے۔

دو مرتبہ بنچ میں تبدیلی سے کارروائی متاثر

اس معاملے کی پہلی سماعت اپریل 2024 میں شروع ہوئی تھی۔ درخواست گزاروں کے وکلا نے اکتوبر 2024 میں اپنے دلائل مکمل کیے، جس کے بعد ریاستی حکومت کی جانب سے ایڈوکیٹ جنرل بیرندر اصراف نے نومبر 2024 میں دلائل شروع کیے۔ تاہم، اس وقت کے چیف جسٹس دیویندر کمار اپادھیائے کی دہلی ہائی کورٹ میں چیف جسٹس کے عہدے پر منتقلی کے باعث سماعت مکمل نہ ہوسکی۔ مئی 2025 میں سپریم کورٹ کی ہدایت کے بعد نئی تین رکنی بنچ تشکیل دی گئی اور دوبارہ سماعت شروع ہوئی۔ اس مرحلے پر بھی کارروائی طویل عرصے تک جاری رہی، لیکن جسٹس رویندر گھوگے کی ترقی کے بعد بنچ میں ایک بار پھر تبدیلی ہوئی۔ نتیجتاً اکتوبر 2026 میں معاملہ دوبارہ نئے سرے سے سماعت کے لیے پیش کیا گیا۔

طلبہ اور ملازمت کے امیدواروں کے مستقبل پر اثر

مراٹھا ریزرویشن کے قانونی جواز پر جاری اس طویل مقدمے کے باعث ان طلبہ اور ملازمت کے امیدواروں کے درمیان غیر یقینی صورتِ حال برقرار ہے جو 2024 کے قانون کے تحت ریزرویشن سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے مئی 2025 میں اس معاملے میں تاخیر کا نوٹس لیتے ہوئے بامبے ہائی کورٹ کو ہدایت دی تھی کہ مقدمے کی سماعت تیزی سے مکمل کی جائے اور عبوری راحت کی درخواستوں پر بھی جلد غور کیا جائے۔ ہائی کورٹ نے اپریل 2024 میں واضح کیا تھا کہ متنازعہ قانون کے تحت تعلیمی داخلوں یا سرکاری ملازمتوں کے لیے کیے جانے والے دعوے مقدمے میں آئندہ عدالتی احکامات کے تابع رہیں گے۔

2018 کا ریزرویشن قانون بھی سپریم کورٹ میں منسوخ ہوا تھا

مراٹھا برادری کو ریزرویشن دینے کی سابقہ کوششوں کو بھی قانونی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مہاراشٹر حکومت نے 2018 میں قانون کے ذریعے مراٹھا برادری کو ریزرویشن دیا تھا۔ بامبے ہائی کورٹ نے جون 2019 میں اس قانون کو برقرار رکھا، لیکن ریزرویشن کی شرح میں کمی کی تھی۔ بعد ازاں مئی 2021 میں سپریم کورٹ کی آئینی بنچ نے اس قانون کو منسوخ کردیا تھا۔ سپریم کورٹ نے قرار دیا تھا کہ ریاست 50 فیصد کی مجموعی ریزرویشن حد سے تجاوز کرنے کے لیے غیر معمولی حالات اور مخصوص آئینی تقاضوں کو ثابت نہیں کرسکی۔ 2024 کے قانون کے ذریعے ریاستی حکومت نے نئی رپورٹ اور وسیع تر سروے کی بنیاد پر مراٹھا ریزرویشن دوبارہ نافذ کیا، جس کی آئینی حیثیت اب ہائی کورٹ میں زیرِ غور ہے۔ فی الحال بامبے ہائی کورٹ میں سماعت جاری ہے اور مراٹھا ریزرویشن قانون کی آئینی حیثیت پر حتمی فیصلہ آنا باقی ہے۔

کلیان-آسن گاؤں چوتھی ریلوے لائن کیلئے 6.5 ہیکٹر جنگلاتی آراضی استعمال کرنے کی تیاری

سینٹرل ریلوے نے مرکزی حکومت سے منظوری طلب کرلی؛ 1,619.96 کروڑ روپے کے منصوبے سے مضافاتی، میل و ایکسپریس اور مال بردار ٹرینوں کی گنجائش بڑھانے کا ہدف

ممبئی: ممبئی کے مضافاتی ریلوے نظام پر بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کرنے اور ٹرینوں کی آمدورفت کی گنجائش بڑھانے کے لیے سینٹرل ریلوے نے کلیان سے آسنا گاؤں کے درمیان چوتھی ریلوے لائن بچھانے کے منصوبے کو آگے بڑھانے کی کوششیں تیز کردی ہیں۔ اس منصوبے کے لیے تھانے اور شاہاپور کے جنگلاتی ڈویژنوں کی تقریباً 5.6 ہیکٹر جنگلاتی اراضی استعمال کرنے کی ضرورت ہے، جس کے لیے سینٹرل ریلوے نے مرکزی حکومت سے منظوری طلب کی ہے۔ تقریباً 1,619.96 کروڑ روپے کی لاگت والے اس منصوبے کے تحت 32.23 کلومیٹر طویل چوتھی ریلوے لائن بچھائی جائے گی۔ منصوبے کے اخراجات ریلوے اور مہاراشٹر حکومت کے درمیان مساوی طور پر تقسیم کیے جائیں گے۔ جنگلاتی اراضی کو غیر جنگلاتی مقاصد کے لیے استعمال کرنے سے قبل متعلقہ قانون کے تحت مرکزی حکومت کی منظوری لازمی ہے۔

موجودہ ریلوے لائنوں پر بڑھتا ہوا دباؤ

کلیان-آسن گاؤں ریلوے سیکشن پر فی الحال دو برقی لائنیں موجود ہیں، جبکہ تیسری لائن کا کام بھی جاری ہے۔ اسی راستے پر مضافاتی لوکل ٹرینوں کے علاوہ میل و ایکسپریس اور مال بردار ٹرینیں بھی چلتی ہیں، جس کے باعث ریلوے کی گنجائش محدود ہوگئی ہے۔ خصوصاً کلیان سے آگے اور امبرناتھ کے اطراف مضافاتی اور طویل فاصلے کی ٹرینوں کو ایک ہی ریلوے کوریڈور استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں کسی ٹرین میں تاخیر یا تکنیکی خرابی کی صورت میں دیگر خدمات بھی متاثر ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ چوتھی لائن بچھانے کا مقصد اس دباؤ کو کم کرنا اور ٹرینوں کی آمدورفت کو زیادہ مؤثر بنانا ہے۔

کلیان سے آسناگاؤں تک کن اسٹیشنوں کو فائدہ ہوگا؟

منصوبے کے تحت نئی ریلوے لائن زیادہ تر موجودہ اور مجوزہ ریلوے لائنوں کے متوازی بچھائی جائے گی، تاکہ نئی اراضی حاصل کرنے کی ضرورت کم سے کم رہے۔ مجوزہ راستہ کلیان، شاہاد، امبیولی، ٹٹوالا، کھڈاولی، واسند اور آسنا گاؤں سے گزرے گا۔ منصوبے کے مطابق کلیان، ٹٹوالا، کھڈاولی، واسند اور آسنا گاؤں کے ریلوے یارڈز کو بھی نئی لائن سے جوڑا جائے گا۔ ریلوے حکام نے موجودہ کوریڈور کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو ترجیح دی ہے، کیونکہ متبادل راستے سے لائن بچھانے پر اضافی اراضی درکار ہوسکتی ہے۔ اسی لیے جنگلاتی اراضی کے استعمال کی تجویز پیش کی گئی ہے، جبکہ جہاں ممکن ہوا غیر جنگلاتی زمین استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جنگلاتی منظوری منصوبے کا اہم مرحلہ

سینٹرل ریلوے نے جنگلاتی اراضی کے استعمال کی اجازت کے لیے مرکزی حکومت کے متعلقہ پورٹل پر درخواست جمع کرائی ہے۔ اب اس درخواست پر منظوری کا انتظار ہے۔ جنگلاتی اراضی کے استعمال کی اجازت ملنے کے بعد منصوبے کو آگے بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔ چوتھی ریلوے لائن کی تکمیل سے کلیان-آسن گاؤں سیکشن پر ٹرینوں کی گنجائش میں اضافہ ہونے اور مضافاتی مسافروں کے ساتھ طویل فاصلے کا سفر کرنے والوں اور مال بردار ٹرینوں کی آمدورفت کو بہتر بنانے کی توقع ہے۔ تاہم، منصوبے کی تکمیل اور اس کے عملی فوائد کا انحصار منظوریوں اور تعمیراتی کام کی پیش رفت پر ہوگا۔

غیر ملکی زبان کی تربیت کیلئے جامع ایکشن پلان تیار کیا جائے

محکمہ تعلیم غیر ملکی زبانوں کے لیے بھی ایکشن پلان تیار کرے گا: چیف سیکریٹری

دہرہ دون: چیف سکریٹری جناب آنند بردھن نے بدھ کو سکریٹریٹ میں متعلقہ محکموں کے ساتھ ریاست کے نوجوانوں کو غیر ملکی زبان کی تربیت فراہم کرنے اور ان کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے سلسلے میں میٹنگ کی۔ چیف سکریٹری نے ہدایت دی کہ غیر ملکی زبان کی تربیت کو ایک جامع سکل ڈیولپمنٹ پروگرام کے طور پر تیار کیا جائے، تاکہ اسکول کے طلباء، آئی ٹی آئی کے طلباء، میڈیکل اور نرسنگ کے شعبوں میں نوجوانوں کے ساتھ ساتھ دیگر دلچسپی رکھنے والے افراد بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ چیف سکریٹری نے پرسنل اور فنانس ڈیپارٹمنٹس کو ہدایت کی کہ وہ متعلقہ محکموں کے ساتھ تال میل قائم کریں اور غیر ملکی زبان کے تربیتی پروگرام کے لیے ایک جامع تجویز تیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد ریاست کے نوجوانوں کو روزگار کے عالمی تقاضوں کے مطابق تربیت دینا اور انہیں زیادہ سے زیادہ روزگار کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ چیف

سکریٹری نے کہا کہ غیر ملکی زبان کی تربیت کے لیے ایک معیاری پروگرام تیار کیا جانا چاہیے جو ذاتی اور آن لائن دونوں طرح سے منعقد کیا جا سکے۔ انہوں نے محکمہ تعلیم کو ہدایت دی کہ وہ ریاست بھر کے تمام اٹل اتکرشٹ ودیالیوں اور راجیو نوودیا ودیالیوں میں انگریزی کے علاوہ غیر ملکی زبانوں کی تربیت کا منصوبہ تیار کرے۔ چیف سکریٹری نے کہا کہ دہرادون، الموڑہ اور باگیشور میں اسکل ڈیولپمنٹ اینڈ ایمپلائمنٹ آفس کے ذریعہ چلائے جا رہے غیر ملکی زبان کے تربیتی پروگراموں کو ریاست بھر میں پھیلایا جانا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ہر ضلع میں غیر ملکی زبان کے تربیتی مراکز قائم کیے جائیں اور محکمہ اسکل ڈیولپمنٹ کے سینٹرز آف ایکسیلنس کے طور پر کام کرنے والے مراکز کو بھی اس پروگرام میں شامل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ تربیتی پروگراموں کو روزگار کی حقیقی طلب سے ہم آہنگ کیا جانا چاہیے اور غیر ملکی زبان کے ماہر نوجوانوں کو ملک اور بیرون ملک دستیاب روزگار کے مواقع سے منسلک کرنے کے لیے متعلقہ اداروں کے ساتھ مسلسل ہم آہنگی برقرار رکھی جانی چاہیے۔

دہرہ دون: اسمبلی کی اسپیکر محترمہ ریتو کھنڈوری بھوشن نے بدھ کو لوک بھون میں گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرومیت سنگھ (ریٹائرڈ) سے بشکریہ ملاقات کی۔

پابو علاقہ کو ملی 16.18 کروڑ کے ترقیاتی منصوبوں کی سوغات

7 کلومیٹر سڑک تعمیر کی جائے گی، کابینی وزیر ڈاکٹر دھن سنگھ راوت نے پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح کیا

پوڑی/دہرہ دون: کابینی وزیر اور سری نگر کے ایم ایل اے ڈاکٹر دھن سنگھ راوت نے اپنے تین روزہ دورے کے آخری دن پپاؤ ڈویژن کے سینجی، برانسی، جلکیشور اور نوتھا علاقوں میں 16.18 کروڑ روپے کے ترقیاتی پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ دیہی علاقوں میں انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانا اور لوگوں کو بہتر ٹرانسپورٹیشن اور تعلیمی سہولیات فراہم کرنا اولین ترجیح ہے۔ ان ترقیاتی منصوبوں سے نہ صرف خطے میں سڑکوں کے رابطے بہتر ہوں گے بلکہ تعلیمی اور مذہبی مقامات کی ترقی میں بھی تیزی آئے گی۔ کابینی وزیر نے گورنمنٹ انٹر کالج جلکیشور میں 23.80 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کیے جانے والے ایک اضافی کمرے کا سنگ بنیاد رکھا۔ انہوں نے کہا کہ اسکولوں میں ضروری سہولیات کی توسیع سے طلباء کو بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ اس دوران انہوں نے برانسی مین روڈ سے گورنمنٹ انٹر کالج جلکیشور تک 8.21 لاکھ روپے (821,000 روپے) کی لاگت سے تعمیر کردہ انٹر لاکنگ ٹائل پروجیکٹ کا بھی افتتاح کیا۔ پہنچنے پر طلباء نے ان کا استقبال کیا اور ثقافتی پرفارمنس پیش کی۔ کابینہ وزیر نے نوتھا-برانسی-کلیانی موٹر روڈ کی تعمیر کے لیے سنگ بنیاد کی تقریب انجام دی۔ تقریباً سات کلومیٹر لمبی موٹر سڑک کی لاگت ?936,96,000 (936,96,000 روپے) ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ سڑکیں دیہی علاقوں کی ترقی کے لیے ایک اہم بنیاد ہیں۔ بہتر سڑک کنیکٹیویٹی دیہی نقل و حمل، روزمرہ کی ضروریات اور مقامی سرگرمیوں میں سہولت فراہم کرے گی۔ انہوں نے سینجی-کرگد کھل تا گوالکھر اموٹر روڈ کی تعمیر کا سنگ بنیاد بھی رکھا، جس پر 96,13,000 (961,300 روپے) لاگت آئے گی۔

کابینی وزیر نے برانسی گاؤں میں قدیم پٹولیہ مندر کی سائٹ کی ترقی کا بھی سنگ بنیاد رکھا تاکہ خطے کی مذہبی اور ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھا جا سکے۔ مزید برآں، قدیم بندیشور مندر میں 3 لاکھ روپے کی لاگت سے سائٹ کی ترقی کا کام شروع کیا گیا۔ کابینہ کے وزیر نے کہا کہ مذہبی اور ثقافتی مقامات کا تحفظ مقامی ورثے کے تحفظ کے لیے بہت ضروری ہے۔ ان مقامات کی ترقی سے خطے کی مذہبی سیاحت کی صلاحیت کو بھی فروغ مل سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ علاقے میں سڑک کے رابطوں میں بہتری میں انٹر لاکنگ ٹائلیں بچھانا اور سینجی-چالون، گورنمنٹ انٹر کالج، اور چپالوڈی-پھلداری سڑکوں کے ساتھ سڑک کی بہتری شامل ہے۔ دورے کے دوران، کابینی وزیر نے پھلواڑی، سینجی، برانسی، بریتھ اور پیلار کے مہیلا منگل دالوں میں ثقافتی سرگرمیوں کے لیے مواد بھی تقسیم کیا۔ انہوں نے دیہی علاقوں میں سماجی اور ثقافتی سرگرمیوں میں مہیلا منگل دلوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ایسے گروپوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر پپاؤ کی بلاک ہیڈ لتا راوت، رجنی راوت کی سابق بلاک ہیڈ، ول سنگھ نیگی، ونود نیگی، نریندر بھنڈاری، گلاب سنگھ بشت، عوامی نمائندے اور بڑی تعداد میں گاؤں کے لوگ موجود تھے۔

محکمہ تعلیم میں 32 پرنسپلوں کو ملی ترقی

دہرہ دون: محکمہ سکول ایجوکیشن کے تحت مختلف سرکاری ہائر سیکنڈری سکولوں میں کام کرنے والے بتیس پرنسپلز کو بالآخر پرنسپل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ محکمانہ وزیر ڈاکٹر دھن سنگھ راوت کی منظوری کے بعد اس سلسلے میں حکومتی سطح پر احکامات جاری کر دیے گئے ہیں۔ ترقی پانے والے تمام پرنسپلز کو پروموشن کوٹہ میں خالی آسامیوں کے خلاف مختلف سرکاری انٹر کالجز میں بھی تعینات کیا گیا ہے۔ ریاستی ایجوکیشن (ٹیچنگ کیڈر) کے بتیس ہیڈ ماسٹرس اور ہیڈ مسٹریس، جو عرصہ دراز سے ترقی کے منتظر تھے، کو پرنسپل کے عہدے پر ترقی دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی تمام ترقی پانے والے پرنسپلز کو گورنمنٹ انٹر کالجز میں خالی آسامیوں پر پوسٹنگ آرڈر بھی جاری کر دیے گئے ہیں۔ اسکولی تعلیم کے سکریٹری جیوتی یادو کے جاری کردہ ایک حکم کے تحت، ایک درجن ترقی یافتہ پرنسپلوں کو دہرادون ضلع کے مختلف انٹر کالجوں میں تعینات کیا گیا تھا۔ تین پرنسپل اترکاشی، پوڑی اور ادھم سنگھ نگر میں، پانچ ہریدوار میں، چار نینی تال میں، اور ایک ایک کوتھری اور چمولی اضلاع میں تعینات کیا گیا ہے۔

دون کے تمام 100 وارڈوں میں مناسب قیمت کی دکانوں کا معائنہ کیا جائیگا

دہرہ دون: عوامی تقسیم کے نظام کو مزید شفاف اور موثر بنانے اور صارفین کو معیاری اناج کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے دہرادون میونسپل کارپوریشن کے تمام 100 وارڈوں میں مناسب قیمت کی دکانوں کا معائنہ کرنے کے لیے سیکٹر افسران کو تعینات کیا گیا ہے۔ ہر سیکٹر آفیسر کے ساتھ متعلقہ علاقائی فوڈ آفیسر یا سپلائی انسپکٹر ہوتا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تمام سیکٹر افسران کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے مقرر

کردہ وارڈوں میں کام کرنے والی مناسب قیمت کی دکانوں کا معائنہ کریں اور صفائی ستھرائی اور تقسیم کیے جانے والے اناج کے معیار کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ معائنہ کے دوران دکانوں پر انتظامات کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے اور خوراک کی تقسیم مقررہ معیارات کے مطابق ہو۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام متعلقہ افسران کو ایک ہفتہ کے اندر اندر معائنہ کی تفصیلی رپورٹ فراہم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے واضح طور پر کہا کہ انتظامیہ کا مقصد مناسب قیمت کی دکانوں پر انتظامات کو بہتر بنانا، اناج کے معیار کو برقرار رکھنا اور عوامی تقسیم کے نظام کے ذریعے عام لوگوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنا ہے۔

راشن کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں

ایس ڈی ایم گوداموں کا معائنہ کریں گے

دہرہ دون: عوامی تقسیم کے نظام کو مزید موثر اور شفاف بنانے کے لیے ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان نے ضلع کے تمام سب ڈویژنل مجسٹریٹس کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مناسب قیمت کی دکانوں کی نگرانی کے لیے مقامی افسران کو تعینات کریں۔ عہدیداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ دکانوں پر صفائی ستھرائی برقرار رکھیں اور صارفین کو معیاری غذائی اجناس کی تقسیم کو یقینی بنائیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سب ڈویژنل مجسٹریٹوں کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ وہ ذاتی طور پر سرکاری کھانے کی دکانوں کا معائنہ کریں اور گوداموں سے مناسب قیمت کی دکانوں کو جاری کردہ غذائی اجناس کے معیار کی جانچ کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ گوداموں سے دکانوں پر صرف معیاری غذائی اجناس ہی دستیاب ہونا چاہیے۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام سب ڈویژنل مجسٹریٹس کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان ہدایات پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں اور ایک ہفتہ کے اندر اندر ضلع انتظامیہ کو معائنہ اور کی گئی کارروائی کی رپورٹ فراہم کریں۔

کانگریس پارٹی میں خواتین کے احترام کی باتیں محض ایک چال

راہل گاندھی اپنے لیڈروں کے خلاف سنگین الزامات پر کیوں خاموش ہیں؟: دیپتی راوت بھاردواج

دہرہ دون: بی جے پی اتراکھنڈ کی ریاستی جنرل سکریٹری محترمہ دیپتی راوت بھردواج نے جے این یو واقعہ پر کانگریس اور راہول گاندھی پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی اعلیٰ سطح کے پلیٹ فارم سے خواتین کے حقوق، احترام اور تحفظ کی بات کرتی ہے لیکن جب اس کی اپنی پارٹی کے لیڈروں پر خواتین سے

متعلق سنگین الزامات لگائے جاتے ہیں تو ان کی زبانیں خاموش ہو جاتی ہیں۔ یہ کانگریس کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ محترمہ دیپتی راوت بھاردواج نے کہا کہ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور پروفیسر بیبول اکوجم کے معاملے پر راہل گاندھی کی خاموشی، جو جے این یو میں طالبات سے اچھے نمبروں کے بدلے جنسی خواہشات کا مطالبہ کرنے کے سنگین الزامات کا سامنا کر رہے ہیں، سنگین سوالات کو جنم دیتا ہے۔ ایک طرف راہول گاندھی پدرانہ نظام کے خلاف لڑنے اور خواتین کے حقوق کے تحفظ کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن دوسری طرف جب ان کی اپنی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ پر ایسے سنگین الزامات لگائے جاتے ہیں تو وہ کوئی واضح جواب نہیں دیتے۔ یہ کیسی خواتین دوست سیاست ہے، جہاں اصول دوسروں کے لیے اور خاموشی اپنے لوگوں کے لیے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی کو قوم کو جواب دینا ہوگا کہ کیا اس کی خواتین کے احترام کی تعریف سیاسی سہولت کے مطابق بدلتی ہے۔ جب یہ مسئلہ اپوزیشن کا ہوتا ہے تو کانگریس پارٹی اس پر سوالات کی بوچھاڑ کرتی ہے، لیکن جب اس کے اپنے لیڈروں پر سوال اٹھتے ہیں تو وہ خاموش کیوں رہتی ہے؟ کیا راہول گاندھی کی اخلاقیات اور خواتین کے حقوق سے وابستگی صرف سیاسی فائدے تک محدود ہے؟

محترمہ دیپتی راوت بھردواج نے کہا کہ راہول گاندھی طلبہ کے حقوق کی بات کرتے ہیں اور خود کو نوجوانوں کی آواز کہتے ہیں۔ پھر جے این یو کے طلباء سے جڑے اس سنگین معاملے پر وہ خاموش کیوں ہے؟ کیا طلبہ کو انصاف دلانے کا ان کا عزم اپنی ہی پارٹی کے لیڈروں کے سامنے کمزور پڑ جاتا ہے؟ ملک کی بیٹیاں جاننا چاہتی ہیں کہ راہل گاندھی اس معاملے پر واضح جواب دینے سے کیوں گریز کر رہے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ یونیورسٹی کی اندرونی تحقیقات کے باوجود کانگریس کی قیادت نے ابھی تک اپنی پوزیشن کیوں واضح نہیں کی جس کے نتیجے میں متعلقہ پروفیسر کو برخاست کیا گیا؟ کیا کانگریس پارٹی اپنے ایم پی کو اپنے خلاف سنگین الزامات کے لیے جوابدہ ٹھہرائے گی یا سیاسی تحفظ کی آڑ میں سوالات کو ٹال دیتی رہے گی؟ کانگریس کو واضح کرنا چاہئے کہ اس نے اس معاملے میں کیا قدم اٹھایا ہے۔ محترمہ دیپتی راوت بھاردواج نے سخت الفاظ میں کہا کہ کانگریس کی سیاست میں خواتین کے وقار کے بارے میں بات کرنا آسان ہے، لیکن اس کے لیڈروں کے معاملے میں ان اصولوں پر قائم رہنا ہی اصل امتحان ہے۔

مختلف سیاسی جماعتوں کے قائدین نے لی کانگریس کی رکنیت

دہرہ دون: اتراکھنڈ ریاستی کانگریس کمیٹی کے صدر شری گنیش گوڈیال، ریاستی انتخابی مہم کمیٹی کے چیئرمین شری پریتم سنگھ، اور ریاستی انتخابی انتظامی کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر ہرک سنگھ راوت کی موجودگی میں، مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے اپنے حامیوں کے ساتھ، آج ریاستی کانگریس کمیٹی کے دفتر، راجیو بھون، دہرادون میں منعقدہ ایک تقریب میں کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی، جس میں کانگریس پارٹی کے قومی صدر اور کانگریس پارٹی کے قومی صدر لچنڈ لچنڈ کی قیادت میں اعتماد کا اظہار کیا۔ سبھا شری راہل گاندھی، اور کانگریس پارٹی کی پالیسیوں اور اصولوں میں۔ اس موقع پر ریاستی کانگریس کے صدر شری گنیش گوڈیال، انتخابی مہم کمیٹی کے چیئرمین شری پریتم سنگھ، اور الیکشن مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر ہرک سنگھ راوت نے کانگریس پارٹی میں شامل ہونے والے تمام لیڈروں کا ہار پہنا کر استقبال کیا۔ انہیں پارٹی کی رکنیت دی گئی اور ان کے روشن سیاسی مستقبل کی خواہش کی۔ اس موقع پر ریاستی کانگریس کے صدر جناب گنیش گوڈیال نے کہا کہ کانگریس پارٹی محض ایک سیاسی تنظیم نہیں ہے بلکہ ایک بڑی عوامی تحریک ہے جو ملک کے آزادی، جمہوریت، آئین، سماجی انصاف، سیکولرازم اور مذہبی ہم آہنگی کے نظریات کی نمائندگی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی نے ہمیشہ سماج کے آخری میل کے مفادات کے تحفظ اور ملک کے اتحاد، سالمیت اور بھائی چارے کو مضبوط کرنے کے لئے کام کیا ہے۔

جناب گودیال نے کہا کہ آج ملک اور ریاست کے لوگ بی جے پی کی عوام دشمن پالیسیوں، بڑھتی مہنگائی، بے روزگاری، بدعنوانی اور بگڑتے امن و امان سے دوچار ہیں۔ اتراکھنڈ میں بی جے پی

حکومت کے تحت بے روزگار نوجوان روزگار کی تلاش میں گھر گھر بھٹک رہے ہیں۔ مقابلہ جاتی امتحانات میں پیپر لیک ہونے سے نوجوانوں کے مستقبل پر شکوک پیدا ہو گئے ہیں۔ خواتین کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم نے ریاست کی خواتین کو غیر محفوظ محسوس کیا ہے، اور کسان، مزدور اور چھوٹے کاروبار حکومت کی پالیسیوں سے مایوس ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کے قول و فعل میں بڑا فرق ہے۔ حکومت اس اعتماد اور توقعات پر پورا اترنے میں پوری طرح ناکام رہی ہے، جس کے ساتھ ریاست کے عوام نے بی جے پی کو اقتدار سونپا تھا۔ ترقی کے نام پر صرف اعلانات کیے جا رہے ہیں، جب کہ ریاست میں بے روزگاری، نقل مکانی، مہنگائی، اور بدعنوانی جیسے مسائل گھمبیر ہوتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ کے لوگ بی جے پی حکومت کی بدانتظامی سے آزادی چاہتے ہیں۔ ریاست میں ترقیاتی کام ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں اور حکومت عوامی مسائل کو حل کرنے کے بجائے پروپیگنڈے اور سیاسی بیان بازی میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی ناکامیوں نے بڑے پیمانے پر عوامی غصہ پیدا کیا ہے، اور ریاست کے لوگوں نے بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنے اور آئندہ اسمبلی انتخابات میں کانگریس کی حکومت قائم کرنے کا عزم کیا ہے۔ انتخابی مہم کمیٹی کے چیئرمین جناب پریتم سنگھ نے کہا کہ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف مسٹر راہل گاندھی پورے ملک میں جمہوریت، آئین اور عام لوگوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے انتھک جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کی قیادت میں کانگریس پارٹی کے نظریہ اور مفاد عامہ کے مسائل پر لوگوں کا اعتماد مسلسل مضبوط ہو رہا ہے۔ نتیجتاً مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنما اس کی پالیسیوں سے متاثر ہو کر اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی میں شامل ہونے والے تمام قائدین کو تنظیم کے اندر مکمل احترام دیا جائے گا، اور پارٹی کو مضبوط بنانے کے لئے ان کے سیاسی اور سماجی تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ نئے اراکین کی آمد سے کانگریس کی تنظیم میں تقویت آئے گی اور پارٹی آئندہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں مزید مضبوط ہو کر ابھرے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی نے اپنے قیام کے بعد سے ہی اتراکھنڈ کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ کانگریس حکومتوں کے دور میں قائم ترقیاتی اقدامات ریاست کی ترقی کی بنیاد بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف پارٹیوں کے قائدین کی شمولیت ریاست میں سیاسی تبدیلی کے آغاز کا اشارہ ہے۔ ریاستی الیکشن مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر ہرک سنگھ راوت نے بیان دیا کہ اتراکھنڈ میں بی جے پی حکومت ہر محاذ پر ناکام ہو چکی ہے۔ حکومت کے پاس بے روزگاری، بدعنوانی، خواتین کی حفاظت، صحت، تعلیم اور ہجرت جیسے اہم مسائل سے نمٹنے کے لیے ٹھوس ایکشن پلان کا فقدان ہے۔

کانفرنس میں تارکین وطن اتراکھنڈیوں سے ہو معنی خیز رابطہ

پرنسپل سکریٹری نے تیسری پراواسی اتراکھنڈی دیوس کانفرنس کی تنظیم کے سلسلے میں میٹنگ کی

دہرہ دون: پراواسی اتراکھنڈی کانفرنس-2026 کی تیاریوں کے لیے بنائی گئی کمیٹی کی ایک میٹنگ بدھ کو سکریٹریٹ میں

پرنسپل سکریٹری جناب آر کے کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سدھانشو۔ میٹنگ میں کانفرنس کے کامیاب انعقاد، اس کی وسیع تشہیر اور اتراکھنڈی کے تارکین وطن کی شرکت کو یقینی بنانے کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ پرنسپل سکریٹری نے ہدایت کی کہ کانفرنس کو نوجوانوں پر مرکوز اور اختراعی شکل میں بین الاقوامی معیارات کے مطابق منعقد کیا جائے تاکہ یہ تقریب اپنی منفرد شناخت قائم کر سکے۔ انہوں نے ملک بھر کی مختلف ریاستوں اور شہروں میں مختلف شعبوں میں کام کرنے والے تارکین وطن اتراکھنڈی لوگوں کی شناخت اور انہیں مدعو کرنے پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ کانفرنس کے ذریعہ تارکین وطن اتراکھنڈی لوگوں کے ساتھ بامعنی بات چیت کرنے اور ریاست کی ترقی میں ان کے تجربات، تجاویز اور تعاون سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ تیسرے پراواسی اتراکھنڈی دیوس کے لیے رجسٹریشن کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ یہ کانفرنس دہرادون میں دون یونیورسٹی کے نتیانند آڈیٹوریم میں منعقد ہوگی۔ پرنسپل سکریٹری نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر کانفرنس کے تفصیلی خاکہ کو حتمی شکل دیں اور ہر تین سے چار دن بعد تیاریوں کی پیش رفت کے بارے میں اپ ڈیٹ فراہم کریں۔

پرنسپل سکریٹری نے کانفرنس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کے لیے میڈیا، اشتہارات، بل بورڈز اور سوشل میڈیا کے ذریعے ایک موثر مہم چلانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے مقامی سطح پر مدعو مہمانوں کی شناخت اور ان کے سفر، آمد و رفت، گاڑیوں، رہائش اور کھانے کے مناسب انتظامات کو یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے افتتاحی سیشن، مختلف سیشنز اور ثقافتی پروگراموں کے انتظامات کو بروقت مکمل کرنے کی بھی ہدایت کی۔ انہوں نے پنڈال کو صاف ستھرا کرنے، رسائی والی سڑکوں کو برقرار رکھنے اور نقل و حمل کے نظام کو ہموار کرنے کی ہدایت کی۔ کانفرنس کے دوران ریاستی حکومت کے ترقیاتی کاموں، مختلف اسکیموں اور پالیسیوں پر مبنی مختصر فلمیں بھی نشر کی جائیں گی، تاکہ تارکین وطن اتراکھنڈیوں کو ریاست میں جاری ترقیاتی کاموں اور مختلف شعبوں میں چلائے جا رہے اقدامات کے بارے میں معلومات مل سکیں۔ پرنسپل سکریٹری نے ان تمام انتظامات کے لئے متعلقہ محکموں کو ایک خط بھیجا اور انہیں باہمی تال میل کے ساتھ تمام ضروری تیاریوں کو بروقت مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ سکریٹری مسٹر شیلیش بگولی، مسٹر ونود کمار سمن، مسٹری روی شنکر، مسٹر راجندر کمار، دون یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر سریکھا ڈنگوال، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر دہرادون مسٹر ابھینو شاہ، ممبر اتراکھنڈ ایکسپیٹریٹ سیل مسٹر سدھیر چندر نوٹیال، ڈپٹی ڈائریکٹر انفارمیشن مسٹر چندری اور دیگر متعلقہ افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

دون لائبریری میں بچوں کی 5 روزہ تحریری ورکشاپ کا افتتاح

بچے ادبی انواع سیکھیں گے اور اپنی ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں بنائیں گے

دہرہ دون: ہندوستان اور بیرون ملک کے مصنفین کی کتابیں، بچوں کی ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابوں کے ساتھ، کتاب کاؤتک، دہرادون میں نمائش میں خصوصی توجہ کا مرکز ہوں گی۔ بچوں کے ادب، تخلیقی صلاحیتوں اور تحریر کے فن کو فروغ دینے کے مقصد سے دون لائبریری اینڈ ریسرچ سنٹر، دہرادون میں بدھ کو 5 روزہ بچوں کی تحریری ورکشاپ کا افتتاح کیا گیا۔ یہ ورکشاپ، 'کتاب کوتک' کا حصہ ہے، الموڑہ سے شائع ہونے والے بچوں کے معروف میگزین بالپرہاری، بھارت گیان وگیان سمیتی (اتراکھنڈ)، تخلیقی اتراکھنڈ، اور عظیم پریم جی فاؤنڈیشن کے مشترکہ زیر اہتمام منعقد کیا جا رہا ہے، جو 23، 24 اور 25 اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ 14 سے 18 اکتوبر 2026 تک منعقد ہونے والی اس ورکشاپ کے پہلے دن مختلف سکولوں کے 6ویں سے 8ویں جماعت کے 35 طلباء نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز گروپ گیت 'جلنا دیا گیان' سے ہوا۔ افتتاحی تقریب میں مہمان خصوصی اور سابق ایڈیشنل ڈائریکٹر (تعلیم) ایس پی سیموال نے کہا، "آج کے موبائل کلچر میں بچے کتابوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے ان میں پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ غیر تعلیمی سرگرمیاں بچوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور انہیں اظہار کے مواقع فراہم کرنے میں سنگ میل ثابت ہوں گی۔" بالپرہاری کے چیف انسٹرکٹر اور ایڈیٹر ادے کرولا نے بتایا کہ بالپرہاری نے ملک بھر کی 16 ریاستوں میں اس طرح کی 350 سے زیادہ ورکشاپس کا انعقاد کیا ہے۔ بنیادی مقصد بچوں کی رکاوٹوں پر قابو پانا اور ان کی موروثی تخلیقی سوچ کی صلاحیتوں اور تحریری اور زبانی اظہار کی صلاحیتوں کو نکھارنا ہے۔

'کتاب کوتک' اور تخلیقی اتراکھنڈ کے کوآرڈینیٹر ہیم پنت نے بتایا کہ عوامی تعاون سے اتراکھنڈ میں 12 کتاب کاؤتک کا انعقاد کیا گیا ہے۔ آنے والے کتاب کوتک میں ایک خصوصی توجہ کا مرکز ان بچوں کی تیار کردہ 15 صفحات پر مشتمل ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابوں کی نمائش ہوگی جس کے ساتھ ساتھ ہندوستان اور بیرون ملک کے نامور مصنفین کی کتابیں بھی ہوں گی۔ ورکشاپ کے پہلے دن بچوں کو شاعری کی باریکیوں سے روشناس کرایا گیا۔ سینئر ادبی شخصیت شری پرکاش چندر پانڈے اور بچوں کے ادب کے ماہر ڈاکٹر سریندر دت سیملتی نے وضاحت کی کہ اندرونی خیالات شاعری ہیں، اور اس سے پہلے کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ بچوں نے شاعری، تال، جذبات اور عنوان کی اہمیت کو سمجھا اور دیے گئے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے نظمیں بنائیں۔ مزید برآں، نام لکھنے، لفظ لکھنے، ضرب ٹیبل، اور پینٹنگ جیسے مقابلے منعقد ہوئے۔

رام ناتھ کووند کی زندگی نوجوانوں اور طلباء کیلئے مشعل راہ ہے: وزیراعلیٰ یوگی

لکھنؤ: (پی این ایس) وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سابق صدر رام ناتھ کووند کی موجودگی میں ان کی سوانح عمری ''دی وجے گاتھا آف دی انڈین ریپبلک: مائی لائف، مائی اسٹرگل'' کا اجرا کیا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ نے سابق صدر کی زندگی کو مشکلات سے نبرد آزما ہونے سے لے کر ملک کے اعلیٰ ترین آئینی عہدے تک پہنچنے تک کا ایک متاثر کن سفر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ رام ناتھ کووند نے مشکلات کو ڈھال کے طور پر استعمال نہیں کیا، بلکہ ترقی اور جدوجہد کا راستہ بنایا۔ ان کی زندگی ملک کے نوجوانوں اور طلباء کے لیے مشعل راہ ہے۔ بدھ کو لوک بھون کے آڈیٹوریم میں سابق صدر جمہوریہ کی موجودگی میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ رام ناتھ کووند کا دورہ ریاست کے لوگوں کے لیے ہمیشہ خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ اتر پردیش ان کی جائے پیدائش اور ان کی روحانی کام کی سرزمین ہے۔ یہ موقع اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ خود نوشت کا ہندی ورژن، جو پہلے وزیر اعظم نریندر مودی نے جاری کیا تھا، اب ان کی مقدس جائے پیدائش کی راجدھانی میں جاری کیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ رام ناتھ کووند کی سوانح عمری ایک ہندوستانی کی کہانی ہے جس نے زندگی کی مشکلات کو کبھی اپنی ترقی میں رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ انہوں نے کبھی محرومی کو ہجرت کا سبب نہیں بننے دیا اور نہ ہی اپنے حالات کو کسی سے بھیک مانگنے کا سبب بنایا۔ گاؤں کے اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ایک وکیل کی حیثیت سے محروموں اور غریبوں کی آواز بنے۔ اس کے بعد انہوں نے قوم پرست نظریہ اور عوامی زندگی کو اپنی جدوجہد کا حصہ بنایا۔

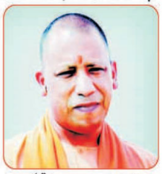

بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن اور عہدیدار کے طور پر اپنے سیاسی سفر کا آغاز کرتے ہوئے، وہ راجیہ سبھا کے رکن بنے، بہار کے گورنر کے عہدے پر فائز ہوئے، اور آخر کار ہندوستان کے صدر کی حیثیت سے اعلیٰ ترین آئینی عہدہ سنبھالا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ رام ناتھ کووند کا سفر ہمیں سکھاتا ہے کہ عظمت صرف سازگار حالات میں ترقی کرنے سے ہی نہیں آتی بلکہ مشکلات کا مقابلہ کرنے کی ہمت سے بھی آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب حالات سازگار ہوں تو عوامی فلاح و بہبود اور ترقی کی راہ پر گامزن ہونا چاہیے لیکن نامساعد حالات میں جدوجہد سے پیچھے ہٹنے کی بجائے ان کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ ہونا چاہیے۔

اس خصوصیت نے رام ناتھ کووند کو اس مقام پر پہنچایا جہاں انہوں نے 1.45 بلین ہندوستانیوں کے آئینی سربراہ کے طور پر پانچ سال تک ملک کی قیادت کی۔ انہوں نے اپنے سپرد کی گئی ہر ذمہ داری کو آسانی، سادگی اور ہندوستانی عوامی جذبات کے مطابق نبھایا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ صدر جمہوریہ کے طور پر رام ناتھ کووند نے ملک کی مختلف ریاستوں اور دنیا کے کئی ممالک کا سفر کیا۔ ان دوروں کے دوران، انہوں نے مؤثر طریقے سے ہندوستان کے موقف کی نمائندگی کی اور دوسرے ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ ان کی عوامی زندگی آئینی سجاوٹ، غیر مہذب طرز عمل اور قوم کے تئیں لگن کی مثال دیتی ہے۔ گاؤں سے راشٹرپتی بھون تک ان کا سفر اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ مشکل حالات کے باوجود مضبوط قوت ارادی اور محنت سے بڑے سے بڑے مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے خاص طور پر طلباء اور نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ عظیم انسانوں کی سوانح حیات اور سوانح عمری پڑھیں تاکہ انہیں آگے بڑھنے میں مدد ملے۔ انہوں نے کہا کہ انسان کی زندگی کی جدوجہد کا مطالعہ ہمیں یہ سمجھنے کا موقع فراہم کرتا ہے کہ کس طرح مشکل حالات کو طاقت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اچھی کتابیں سب سے اہم رہنما ہیں۔ وہ سوچنے کی صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہیں، تجربات سے سیکھنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں، اور زندگی میں ترقی کی ترغیب دیتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے جدید زندگی میں اسمارٹ فونز اور سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج لوگ اسمارٹ فونز اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر روزانہ پانچ سے سات گھنٹے گزارتے ہیں۔ اس وقت میں سے ایک یا دو گھنٹے بچانا اور اسے کتابیں پڑھنے اور غور کرنے کے لیے وقف کرنا کہیں زیادہ فائدہ مند ہوسکتا ہے۔ نوجوانوں کو لائکس حاصل کرنے کے لیے سوشل میڈیا پر ریلز بنانے کی بجائے اپنی زندگی حقیقی زندگی گزارنے پر توجہ دینی چاہیے۔

کنٹریکٹ وآؤٹ سورسنگ ملازمین کو مستقل کریں: مایاوتی

لکھنؤ: (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ مایاوتی نے اتر پردیش کے سرکاری محکموں میں کنٹریکٹ اور آؤٹ سورسنگ پر کام کرنے والے ملازمین کو مستقل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر محکمہ صحت میں کنٹریکٹ ملازمین کو باقاعدہ بنانے پر زور دیا جو نیشنل رورل ہیلتھ مشن (NRHM) کے تحت کئی سالوں سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مایاوتی کا یہ مطالبہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کنٹراکٹ ورکرس لکھنؤ کے مانویندر کانشی رام ایکو گارڈن کے پاس کئی دنوں سے اپنی ملازمت کو مستقل کرنے اور دیگر مطالبات کو لے کر احتجاج کر رہے ہیں۔ بی ایس پی سربراہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'X' پر ان کارکنوں کے مطالبات کی حمایت کا اظہار کرنے کے لیے پوسٹ کیا۔ مایاوتی نے اتر پردیش حکومت کے اگلے چھ ماہ میں ایک لاکھ سرکاری نوکریاں دینے کے حالیہ اعلان کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری محکموں میں برسوں سے عارضی طور پر کام کرنے والے ملازمین کو بھی مستقل روزگار سکیم میں شامل کیا جائے۔ بی ایس پی سربراہ نے اپنی پوسٹ میں لکھا، اتر پردیش حکومت نے حال ہی میں اگلے چھ ماہ کے اندر ایک لاکھ لوگوں کو سرکاری ملازمتیں فراہم کرنے کے منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ تاہم، بہتر ہوتا کہ جو لوگ برسوں سے سرکاری محکموں میں عارضی طور پر کام کر رہے ہیں، انہیں بھی مستقل روزگار اسکیم میں شامل کیا جاتا۔''

انہوں نے سرکاری نظام کے اندر آؤٹ

سورسنگ اور کنٹریکٹ پر ملازمت کے نظام کی بھی مخالفت کی۔ مایاوتی نے کہا ''کسی بھی صورت میں، بی ایس پی آؤٹ سورسنگ اور ٹھیکے پر ملازمت کے استحصالی نظام کے خلاف ہے، خاص طور پر سرکاری نظام کے اندر۔'' NRHM کنٹریکٹ ورکرز کو محکمہ صحت میں مستقل کرنے کا مطالبہ: مایاوتی نے محکمہ صحت میں قومی دیہی صحت مشن کے تحت تمام طویل مدتی کنٹریکٹ کارکنوں کو باقاعدہ بنانے کے اپنے مطالبے کو دہرایا۔ انہوں نے کہا کہ برسوں سے مسلسل خدمات انجام دینے والے ملازمین کو مستقل کیا جائے۔ بی ایس پی سربراہ نے اپنی پوسٹ میں لکھا، اور اسی وجہ سے پارٹی مطالبہ کرتی ہے کہ سرکاری ملازمت کی بحالی کے تناظر میں، NRHM کے تمام کنٹریکٹ ورکرس جو پچھلے کئی سالوں سے مسلسل NRHM کے تحت خدمات انجام دے رہے ہیں، کو بھی محکمہ صحت میں ریگولر کیا جائے، وہ اپنے مطالبات کی حمایت میں لکھنؤ میں عزت مآب شری کانشی رام جی ایکو گارڈن کے پاس پچھلے کئی دنوں سے احتجاج کر رہے ہیں۔'' مایاوتی نے پہلے بھی این آر ایچ ایم میں کام کرنے والے کنٹراکٹ ورکرس کو مستقل کرنے کا مطالبہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے ایک حالیہ پریس کانفرنس کے دوران بھی اس مسئلے کو نمایاں طور پر اجاگر کیا۔ بی ایس پی سربراہ کا کہنا ہے کہ برسوں سے خدمات انجام دینے والے ملازمین کی ریگولرائزیشن پر حکومت کو جلد فیصلہ لینا چاہیے۔

ثمرین موت معاملے میں اونیش کے خلاف قتل کا مقدمہ

لکھنؤ: (پی این ایس) ثمرین کی پیر کو لکھنؤ کے سیلسٹیل ہوٹل کی 10 ویں منزل سے مشتبہ حالات میں گر کر موت ہوگئی۔ خاندان کی شکایت کی بنیاد پر سلطان پور کے رہائشی اونیش کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس ملزم کی گرفتاری کے لیے چھاپے مار رہی ہے۔ پیر کو دونوں افراد سیلسٹیل ہوٹل کے کمرہ نمبر 1037 میں ٹھہرے تھے۔ شام کے وقت ثمرین مشکوک حالات میں اس کمرے سے گر کر جاں بحق ہوگئی۔ اس واقعے کے بعد خاتون کے اہل خانہ نے نوجوان پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ثمرین کی والدہ کا کہنا ہے کہ ملزم ثمرین کو زبردستی اپنی گاڑی میں بٹھا کر بات کرنے کے بہانے ہوٹل لے گئے۔ دونوں کے درمیان شادی کو لے کر جھگڑا ہوا۔ اس کے بعد، اس نے اس پر زبردستی کرنے کی کوشش کی اور جب اس نے مزاحمت کی تو اسے ہوٹل سے باہر دھکیل دیا۔ ثمرین لکھنؤ کے چوپٹیا کی رہنے والی تھی۔ اس کی شادی تقریباً چھ سال قبل ایک نوجوان سے ہوئی تھی لیکن تین سال قبل دونوں میں علیحدگی ہوگئی۔ ان کی شادی کے بعد ثمرین کے ہاں ایک بیٹا ہوا لیکن وہ تین سال قبل اسہال کی وجہ سے انتقال کر گیا۔ اپنے شوہر سے علیحدگی کے بعد، ثمرین اپنی ماں کے ساتھ چوپٹیا میں رہنے لگی۔ اس کے خاندان میں بہنیں تانیہ اور اریبہ بھی شامل ہیں۔ اس کی بڑی بہن شیبا شادی شدہ ہے۔ اس کے دو بھائی عمران اور عامر عمان میں کام کرتے ہیں۔

ثمرین اور اس کے شوہر کے درمیان طلاق کا مقدمہ بھی زیرالتوا تھا۔ حتمی سماعت منگل کو ہونی تھی۔ تاہم اس تاریخ سے پہلے ہی ثمرین کا انتقال ہوگیا۔ سمرین اور اونیش کی ملاقات انسٹاگرام کے ذریعے ہوئی تھی۔ اونیش کا دیو نام کا انسٹاگرام اکاؤنٹ تھا، اور سمرین ان کی واحد فالوور تھی۔ انہوں نے بات چیت شروع کی، اور تھوڑی ہی دیر میں وہ قریب ہوگئے۔ الزام ہے کہ اونیش کی شادی طے تھی۔ اس کے بعد ان کے درمیان جھگڑے بڑھ گئے۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ شادی طے ہونے کے بعد سے نوجوان ثمرین کو ہراساں کر رہا تھا۔ ثمرین کی موت سے خاندان سوگ میں ڈوب گیا ہے۔ اس کی والدہ کا کہنا تھا کہ اگر نوجوان کو ثمرین سے محبت ہوتی تو وہ اس سے شادی کر لیتا۔ اگر وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تو اسے چھوڑ دیتا۔ اسے کیوں قتل کیا گیا؟ گھر والوں کے مطابق ثمرین نے اپنی بہن کو بتایا تھا کہ وہ اونیش سے ایک بار آخری بات کر کے معاملے کو فائنل کرلے گی۔ سیبا نے پیر کو جب وہ گھر ایک بجے تک واپس نہیں آئی تو سمرین کو فون کیا۔ اس نے اسے بتایا کہ اونیش اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اس نے اپنی بہن سے ایک Rapido بائیک بک کرنے کو بھی کہا تھا۔ لیکن اس کے بعد اس کا فون بند ہوگیا تھا۔

اتر پردیش میں 7 آئی اے ایس افسران کے تبادلے

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش حکومت نے انتظامی نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے 7 آئی اے ایس افسران کے محکموں اور پوسٹنگ کے شعبوں میں ردوبدل کیا ہے۔ اس ردوبدل کے ایک حصے کے طور پر، دھریندر سنگھ سچن کو پنچایتی راج محکمہ کے ڈائریکٹر کی اہم ذمہ داری دی گئی ہے۔ مزید برآں آگرہ اور اعظم گڑھ اضلاع میں نئے چیف ڈیولپمنٹ آفیسرز (CDOs) کی تقرری کی گئی ہے۔ صحت، شہری روزگار، اور ریونیو کونسل سے وابستہ کئی دیگر اعلیٰ عہدیدار بھی اس ردوبدل سے متاثر ہوئے ہیں۔ نقشہ دیکھیں۔

☆ دھیریندر سنگھ سچن: محکمہ صحت اور خاندانی بہبود کے اسپیشل سکریٹری کے عہدے سے ڈائرکٹر پنچایتی راج (اتر پردیش) کو تبدیل کیا گیا۔ ☆ راکیش کمار پٹیل: چیف ڈیولپمنٹ آفیسر (سی ڈی او) (اعظم گڑھ) کے عہدے سے اسپیشل

سکریٹری، محکمہ صحت اور خاندانی بہبود کے عہدے پر منتقل کیا گیا۔ ☆ کنڈار کرمل کشور دلیش بھوشن: مظفرنگر کے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کو اعظم گڑھ کا نیا سی ڈی او مقرر کیا گیا ہے۔ ☆ راجیش کمار: آگرہ ڈویژن کے ایڈیشنل کمشنر کے عہدے سے ہٹا کر شہری روزگار اور غربت کے خاتمے کے محکمہ کے خصوصی سکریٹری کا چارج دیا گیا ہے۔ ☆ پرتیبھا سنگھ: آگرہ کے سی ڈی او کے عہدے سے ترقی یا تبادلہ کیا گیا اور اب آگرہ ڈویژن کے نئے ایڈیشنل کمشنر کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ ☆ امیت کمار: کانپور دیہات کے اے ڈی ایم (ایڈمنسٹریشن) سے آگرہ کے نئے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر (سی ڈی او) کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ ☆ دیویندر کمار سنگھ کشواہا: ممبر (جوڈیشل)، ریونیو کونسل (پریاگ راج) کے عہدے سے ہٹا دیا گیا اور فی الحال پوسٹنگ کے منتظر ہیں۔

ریاستی وزیر دنیش کھٹک کو جان سے مارنے کی دھمکی، ملزم گرفتار

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کے میرٹھ کے ہستینا پور اسمبلی حلقہ سے دوسری بار ممبر اسمبلی منتخب ہوکر وزیر بننے والے دنیش کھٹک کے خلاف جان سے مارنے کی دھمکی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ان کے موبائل فون پر ایک کال موصول ہوئی جس میں انہیں جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی۔ فون کرنے والے نے ان کے خلاف نازیبا زبان بھی استعمال کی۔ اگرچہ یہ معاملہ کئی دن پرانا ہے لیکن اب تک کسی کو اس کا علم نہیں تھا۔ دھمکی کے بعد، نتن پرکھ، جو دنیش کھٹک کے ساتھ اپنی کار میں سفر کر رہے تھے، نے بہسوما پولس اسٹیشن میں شکایت درج کروائی، جس کے بعد پولیس نے نامزد مقدمہ درج کرلیا ہے۔ دھمکی دینے والے شخص کا نام انس بتایا جاتا ہے۔ ان پر ریاستی وزیر کو فون پر بدسلوکی کرنے اور جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا الزام ہے۔ سی او پنکج لاوانیا نے بتایا کہ نتن پرکھ، جو اس وقت وزیر دنیش کھٹک کے ساتھ تھے، نے شکایت درج کرائی، جس کے بعد کیس درج کیا گیا۔ وزیر کو واٹس ایپ کال کے ذریعے دھمکی دی گئی۔ اس وقت وزیر دنیش کھٹک سہارنپور ضلع کے سرساوا میں اپنی بہن کے گھر سے واپس آرہے تھے۔ بہسوما تھانے کے انچارج روبیندر کمار نے بتایا کہ ملزم کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ سب انسپکٹر درویش کمار معاملے کی جانچ کر رہے ہیں۔

مویشی پروری بھرتی گھوٹالہ میں سابق پرنسپل سکریٹری گرفتار

لکھنؤ: (پی این ایس) اقتصادی جرائم ونگ (EOW) نے لائیو اسٹاک ایکسٹینشن آفیسر بھرتی گھوٹالہ میں اس وقت کے پرنسپل سکریٹری یوگیش کمار کو گرفتار کیا ہے۔ ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر کو EOW ٹیم نے گومتی نگر، لکھنؤ سے گرفتار کیا۔ 2014 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت کے دوران، ریاست کے 17 ڈویژنوں میں لائیو اسٹاک ایکسٹینشن افسروں کے 1,198 عہدوں پر بھرتی کی گئی تھی۔ اس بھرتی کے عمل میں بے ضابطگیوں کے الزامات لگائے گئے، جو کہ 2 فروری 2014 کو منعقدہ امتحان کے بعد ہوا۔ تحقیقات میں بھرتی کے قوانین کو نظر انداز کرنے، OMR شیٹس کی مرکزی تشخیص، اور ڈویژنل سلیکشن کمیٹیوں کے اختیارات کو ختم کرنے جیسے حقائق کا انکشاف ہوا۔ بھرتی کے وقت راج کشور سنگھ ریاست کے لائیو سٹاک وزیر تھے۔ اس وقت کے پرنسپل سکریٹری یوگیش کمار نے بھرتی کے عمل کے دوران حکومت میں اہم عہدے پر فائز تھے۔ بھرتی کے بعد ریٹائر ہوگئے۔ ای او ڈبلیو کے ڈائریکٹر جنرل جے این سنگھ نے کہا کہ اس کیس کی تحقیقات میں یوگیش کمار کے ملوث ہونے کے ثبوت ملے ہیں۔ اسی بنیاد پر اسے گرفتار کیا گیا ہے۔ یوگیش کمار 1980 بیچ کے آئی اے ایس افسر ہیں۔ اس معاملے میں اس وقت کے لائیو سٹاک وزیر راج کشور سنگھ کے خلاف استغاثہ کی منظوری کی فائل ابھی تک حکومت کے پاس زیرالتوا ہے۔

گاڑی کی موٹر سائیکل سے ٹکر، تین نوجوان ہلاک

لکھنؤ: (پی این ایس) سدھارتھ نگر ضلع کے بھوانی گنج تھانہ علاقے میں درگا پوجا دیکھ کر بائک سے گھر لوٹ رہے تین نوجوانوں کی سڑک حادثے میں موت ہوگئی۔ دوپہر ایک بجے کے قریب بیارہ چوراہے کے قریب ان کی موٹرسائیکل کو تیز رفتار گاڑی نے ٹکر ماردی جس سے تینوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ حادثہ کے بعد گاڑی ڈرائیور موقع سے فرار ہو گیا۔ مرنے والوں کی شناخت اندراجیت گوتم (20)، وشال (17) اور مکیش اگرہری (17) کے طور پر کی گئی ہے۔ تینوں چورابنگوا گاؤں کے رہنے والے تھے۔ حادثے کی خبر سے گاؤں میں صدمے کی لہر دوڑ گئی۔ متوفی کے لواحقین ناقابل تسخیر ہیں۔ اطلاعات کے مطابق تینوں نوجوان درگا پوجا دیکھنے کے بعد اپنی بائک پر گھر لوٹ رہے تھے کہ بھوانی گنج تھانہ علاقے کے بیارا چوراہے کے قریب ایک تیز رفتار گاڑی نے ان کی بائک کو ٹکر ماردی۔

حادثہ اتنا شدید تھا کہ تینوں نوجوان موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ حادثے کے بعد جائے وقوعہ پر لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی بھوانی گنج پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ انہوں نے تینوں لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ تین نوجوانوں کی موت سے چورابنگوا گاؤں میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اہل خانہ اور گاؤں والوں میں غم کا ماحول ہے۔ بیک وقت تین نوجوانوں کی موت سے اہل خانہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔

رامپور: اعظم خان کے خلاف نئی ایف آئی آر

جوہر یونیورسٹی معاملے میں ای ڈی کی کارروائی

رامپور: (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما محمد اعظم خان اور محمد علی جوہر یونیورسٹی سے جڑے معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) کی دستاویزات میں کئی سنگین الزامات کا انکشاف کیا گیا ہے۔ ان اہم دستاویزات میں یونیورسٹی کی تعمیر پر ہوئے کروڑوں روپے کے اخراجات، سرکاری فنڈز کے مبینہ غلط استعمال اور ٹرسٹ کو ملنے والے ملکی و غیر ملکی چندے کی باریک بینی سے کی جانے والی جانچ سے جڑے کئی سنسنی خیز اور اہم نکات سامنے آئے ہیں، جنہوں نے اعظم خان کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ ای ڈی کی جانب سے ان تمام مالی بے ضابطگیوں کی تفتیش مکمل کرنے کے بعد اب متعلقہ قانونی دفعات کے تحت باقاعدہ ایف آئی آر (FIR) درج کرنے اور اگلی سخت قانونی کارروائی کرنے کی سفارش اور درخواست بھی کی گئی ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی کے مطابق یونیورسٹی کے فنڈز کی منتقلی اور زمینوں کے حصول میں مروجہ قوانین کی کھلی خلاف ورزی کی گئی ہے، جس پر اب قانون کے مطابق کارروائی کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی دستاویز کے مطابق، جوہر یونیورسٹی کیمپس میں بنی عمارتوں کی تعمیراتی لاگت 494 کروڑ 46 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔

دوسری طرف، مالیاتی سال 14-2013 سے 25-2024 تک ٹرسٹ کے انکم ٹیکس ریٹرن میں کل سرمایہ کاری کا خرچ (Capital Expenditure) صرف 78 کروڑ 32 لاکھ روپے دکھایا گیا ہے۔ اس طرح، دونوں اعداد و شمار کے درمیان تقریباً 416 کروڑ 14 لاکھ روپے کا بڑا فرق پایا گیا ہے۔ ED کی دستاویز میں اس فرق کو لے کر سنگین سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ ہمارے یہاں جو تھانہ عظیم نگر ہے، جس کے تحت جوہر یونیورسٹی آتی ہے، وہاں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) نے بہت تفصیلی جانچ کی تھی۔ جس سلسلے میں سرکاری فنڈز کا غلط استعمال کیا گیا ہے، یعنی کوئی سرکاری عمارت کہیں اور دکھا کر اس کے پیسے جوہر یونیورسٹی کی تعمیر میں لگائے گئے ہیں، اس کے متعلق ED کی تحریر آئی تھی۔

جس پر مقدمہ نمبر 224/26 اور بھارتیہ نیائے سنہیتا (BNS) کی دفعات 61، 316، 318، اور انسداد کرپشن ایکٹ 1988 کی دفعات 13 اور 13(2) کے تحت کیس درج کر لیا گیا ہے۔ اس معاملے کی تفتیش دائرہ افسر (CO) ٹانڈہ کی طرف سے کی جائے گی۔'' انیل کمار سنگھ، پولیس سپرنٹنڈنٹ (SP) دستاویز میں الزام لگایا گیا ہے کہ سرکاری ٹھیکوں (Contracts) سے جڑا تعمیراتی مواد یونیورسٹی کیمپس کی عمارتوں میں استعمال کیا گیا۔ ایک ٹھیکیدار کے بیان کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ تقریباً 186 کروڑ روپے کے سرکاری ٹھیکے تھے، جن میں سے 30 سے 40 فیصد رقم کا تعمیراتی مواد جوہر یونیورسٹی بھیجا گیا۔ اس کے علاوہ، اتر پردیش جل نگم کے ذریعے یونیورسٹی کیمپس میں پنڈال، ہاسٹل اور ہسپتال کی تعمیر کے لیے 23 کروڑ 41 لاکھ روپے منظور ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ وہیں، ودھایک ندھی (FundMLA) سے بھی اس نجی کیمپس میں 6 کروڑ 60 لاکھ روپے کے تعمیراتی کام کرائے جانے کا ذکر ہے۔ ED کی دستاویز میں ٹھیکیداروں اور دیگر اداروں سے 'مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ' کو ملنے والے چندے کی جانچ کا بھی ذکر ہے۔ اس میں ایک ویلفیئر سوسائٹی کی طرف سے مالیاتی سال 14-2013 سے 17-2016 کے درمیان 6 کروڑ 23 لاکھ 50 ہزار روپے بطور دان (چندہ) دیے جانے کی معلومات شامل ہیں۔ دستاویز میں سرکاری فنڈز کے مبینہ غلط استعمال، ٹرسٹ کے مالیاتی لین دین اور دیگر ممکنہ بے ضابطگیوں کو لے کر سخت قانونی کارروائی کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے مطابق، ED کی اس تفصیلی رپورٹ کے بعد باقاعدہ مقدمہ قائم کر دیا گیا ہے، جس میں جوہر ٹرسٹ اور دو افراد کو نامزد کیا گیا ہے۔ اب دستیاب شواہد اور ثبوتوں کی بنیاد پر اگلی قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

آخر شیعہ نوجوان Zen-G کب بیدار ہوں گے: مولانا ظہیر افتخاری

لکھنؤ: معروف شیعہ عالم اور شیعہ کالج بورڈ آف ٹرسٹیز کے سینئر ممبر مولانا ظہیر احمد افتخاری نے شیعہ نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ جلد ہی اپنے تعلیمی اداروں کو بچانے اور ان میں پھیلی بدعنوانی، غاصبانہ قبضہ

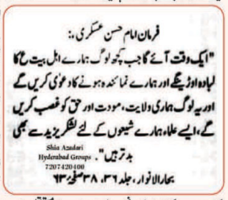
فرمان امام حسن عسکری:
"ایک وقت آئے گا جب کچھ لوگ ہمارے اہل بیت کا لبادہ اوڑھیں گے اور ہمارے نمائندہ ہونے کا دعویٰ کریں گے اور یہ لوگ ہماری ولایت، مودت اور حق کو غصب کریں گے، ایسے علماء ہمارے شیعوں کے لئے لشکر یزید سے بھی بدتر ہیں"۔
بحار الانوار، جلد ۳۶، ۳۸، صفحہ ۹۳
Shia Azadari
Hyderabad Groups
7207420400

اور بے ضابطگیوں کو دور کرنے کے لئے آگے آئیں ورنہ کل کو وہ بدعنوان مولویوں کی طرح حکومت اور ضلع انتظامیہ سے اپنا کوئی جائز مطالبہ منوانے کی حیثیت میں بھی نہیں رہیں گے۔ مولانا نے کہا کہ ''لذیذ گلی'' کے معاملے میں بھی میں نے یہی کہا تھا کہ ''ٹنڈے کبابی'' کو مسجد میں اندر جگہ بڑھانے کی اجازت دینے والے ضلع انتظامیہ سے کیا منہ لے کر بات کریں گے۔ مولانا نے کہا کہ قوم کے پیسے سے قائم ہونے والے اسکول کالج ہوں یا میڈیکل کالج، اسپتال زیادہ تر پر غاصبانہ قبضہ ہے اور یہ سب غاصبین سب سے قدیم تعلیمی ادارے شیعہ کالج کے بدعنوان اور قبضہ داروں کے پیچھے گول بند ہیں اور ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ اور کوئی ایک دوسرے کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا۔ ایسے میں دین ایمان کو کنارے رکھ کر چھوٹے - چھوٹے ذاتی مفادات کی خاطر علماء سو کی خاموشی نے صورت حال کو اور بھی بدتر و قوم کو بے حس اور مردہ بنا کر رکھ دیا ہے۔

مولانا نے کہا کہ لیکن مایوسی کفر ہے اور بعض دیندار مولوی اب اس جانب متوجہ بھی ہیں اور بول بھی رہے ہیں۔ ایسے میں انہیں اخلاقی حمایت کی ضرورت ہے۔ مولانا نے کہا کہ شیعہ کالج انٹر سیکشن میں جعلی ڈگریوں اور دیگر بدعنوانی کی جو جانچ چل رہی ہے اس میں بھی کالج انتظامیہ میری اطلاع کے مطابق کاغذات فراہم کرنے کے بجائے اس کو دبوانے میں لگا ہوا ہے۔

مولانا نے شیعہ نوجوانوں اور کالج کے اولڈ بوائز (Old Boys) سے اپیل کی ہے کہ وہ زندہ قوموں اور ملک کے زین جی (Zen-G) سے سبق اور عبرت حاصل کرتے ہوئے میدان میں آئیں اور اپنی قوم کے تعلیمی اداروں اور فلاحی اداروں کو بچالیں۔ کیونکہ ان سے قوم کے بچوں کا مستقبل جڑا ہے اور ان غاصبین سے سوال کریں کہ جب کسی ادارہ میں باپ کے بعد بیٹوں کا قبضہ ہوجائے وہ بھی نااہل تو پھر ذاتی ادارے اور قومی اداروں کا کیا فرق رہ جائے گا۔ مولانا نے کہا کہ میں اپنا شرعی فریضہ سمجھتے ہوئے ذاتی مفاد سے اٹھ کر یہ لڑائی جمہوری طریقہ سے لڑ رہا ہوں اور جو حق پسند اور زندہ ضمیر لوگ میدان میں آئیں گے ان کے لئے میں کربلا والوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ہر قربانی دینے کو تیار ہوں۔

نیلا ڈرم قتل کیس: مسکان اور ساحل کو سزائے موت کا حکم

میرٹھ: (پی این ایس) عدالت نے میرٹھ کے مشہور زمانہ سوربھ راجپوت قتل کیس میں دونوں مجرموں کو موت کی سزا سنائی ہے جسے نیلا ڈرم کیس بھی کہا جاتا ہے۔ عدالت کا فیصلہ سنتے ہی مسکان رستوگی اور ساحل شکلا جذباتی ہو گئے۔ سزا کی سماعت بدھ کو ڈسٹرکٹ جج اروند کمار مشرا کی عدالت میں ہوئی۔ مسکان نے درخواست کی کہ اس کی دو بیٹیاں ہیں اور ان کا خیال رکھا جائے۔ تاہم، دوپہر کے کھانے سے پہلے ہی، عدالت نے جیل سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے پیش ہونے والے دونوں مجرموں سے پوچھا کہ کیا وہ سزا کا اعلان ہونے سے قبل کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ دونوں نے جواب دیا کہ ان کے پاس کہنے کو کچھ نہیں ہے۔ جب عدالت نے مسکان کے عاشق اور جرم میں شریک ساحل سے پوچھا تو بے رحم عاشق کا غرور بالکل ختم ہو چکا تھا۔ ساحل نے بھی کانپتی ہوئی آواز میں کہا جناب مجھے کم سے کم سزا دیں۔ اس کے بعد عدالت نے دونوں کو سزائے موت سنائی۔ عدالت نے دونوں پر 20،000 روپے جرمانہ بھی عائد کیا۔ سوربھ کے اہل خانہ نے دونوں ملزمان کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ فیصلے کے دوران سوربھ کی والدہ، موسی، بھائی اور خاندان کے دیگر افراد عدالت میں موجود تھے۔ صبح سے ہی اہل خانہ میڈیا سے بات کرتے ہوئے مسکان اور ساحل کو سزائے موت دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ سزا سنانے سے پہلے سوربھ کی ماں نے کہا کہ ان کے بیٹے کے قتل کے بعد خاندان نے انصاف کے حصول

کے لیے ہر سطح پر کوشش کی تھی۔ انہوں نے انتظامیہ اور دیگر لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس لڑائی میں ان کا ساتھ دیا۔ سوربھ کی والدہ نے کہا کہ شہادتوں اور دیگر شواہد کی بنیاد پر اہل خانہ کو پوری امید ہے کہ مسکان اور ساحل کو پھانسی دی جائے گی۔ خاندان اس معاملے میں مسلسل انصاف کا مطالبہ کر رہا ہے۔ مسکان مبینہ طور پر اپنی دونوں بیٹیوں کے مستقبل کے بارے میں فکر مند ہے۔ وہ جیل انتظامیہ سے اجازت مانگ رہی ہے کہ وہ اسے اپنی بڑی بیٹی پیہو سے فون پر ملنے اور بات کرنے کی اجازت دے۔

تاہم جیل انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ اس کے پاس مسکان کی بڑی بیٹی کا موبائل نمبر یا پتہ نہیں ہے۔ فی الحال، مسکان کو اپنی بیٹی کو خط لکھنے کے لیے ضروری سامان فراہم کیا گیا ہے۔ جیل انتظامیہ کے مطابق مسکان نے اپنی بڑی بیٹی پیہو کو خط بھی لکھا ہے۔ واضح رہے سوربھ راجپوت کا 3 مارچ 2025 کی رات میرٹھ کے برہم پوری علاقے میں قتل کر دیا گیا تھا۔ مقدمے کے مطابق مسکان اور ساحل نے جرم کرنے کی سازش کی۔ مسکان نے سوربھ کے کھانے میں سکون آور دوائیں ملا دیں جس سے وہ بے ہوش ہوگیا۔ اس کے بعد اسے سینے میں گھونپ کر قتل کر دیا گیا۔ قتل کے بعد لاش کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نیلا ڈرم میں رکھ کر سیمنٹ لگا دیا گیا۔ اس واقعے کے بعد، مسکان اور ساحل 4 مارچ کو ہماچل پردیش فرار ہوگئے۔

جی رام جی اسکیم میں لگائی جاتی ہے مزدوروں کی فرضی حاضری

مقامی شہریوں کا الزام، گاؤں پنچایت لچھی پور کا عالم

بستی (محمد اسلم شاداں بستوی) ضلع بستی کے ترقیاتی بلاک پرس رام پور کی گاؤں پنچایت لچھی پور میں 'وکست بھارت جی رام جی' اسکیم کے تحت کرائے جانے والے کاموں میں سنگین بے ضابطگیوں کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ دیہاتیوں کا الزام ہے کہ گرام پنچایت میں روزانہ تقریباً 45 ہزار روپے کی فرضی مزدور حاضری لگائی جارہی ہے۔

الزام یہ ہے کہ زمینی سطح پر کام کرائے بغیر ہی مزدوروں کی موجودگی درج کی جارہی ہے، جس سے سرکاری فنڈز کے غلط استعمال کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ تاہم، ان الزامات کی سرکاری تصدیق ہونا ابھی باقی ہے۔ دیہاتیوں کے مطابق، گاؤں پنچایت لچھی پور میں تالاب کی کھدائی اور مٹی بھرائی کے نام پر کام کرائے جانے کا دعویٰ کیا جارہا ہے، لیکن موقع پر کام کاج کی صورتحال کو لے کر سنگین سوالات کھڑے ہورہے ہیں۔ دیہاتیوں کا کہنا ہے کہ اگر واقعی مزدوروں سے کام کرایا جارہا ہے تو ورک سائٹ پر اس کی واضح صورتحال نظر آنی چاہیے۔ ان کا الزام ہے کہ کچھ کام زمینی سطح پر ہونے کے بجائے صرف کاغذوں تک ہی محدود نظر آرہے ہیں۔

ساتھ ہی وکست بھارت جی رام جی کے کاموں میں مزدوروں کی موجودگی درج کرنے کے لیے 'فیس حاضری' کا نظام نافذ ہونے کے باوجود گرام پنچایت لچھی پور میں فرضی حاضری کے الزامات سامنے آنا نگرانی کے نظام پر سوالیہ نشان کھڑا کرتا ہے۔ دیہاتیوں کا کہنا ہے کہ اگر ورک سائٹ پر واقعی کام نہیں ہورہا ہے تو مزدوروں کی موجودگی درج ہونے اور ادائیگی کے طریقہ کار کی تحقیقات انتہائی ضروری ہے۔

روزگار سیوک سے لے کر ذمہ دار حکام تک پر اٹھے سوال: دیہاتیوں نے روزگار سیوک، گاؤں پردھان، گاؤں پنچایت سکریٹری، جونیئر انجینئر (جے ای) اور منریگا کے ایڈیشنل پروگرام آفیسر (اے پی او) کے کردار کی جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔ الزام ہے کہ گاؤں پنچایت میں مٹی بھرائی اور تالاب کی کھدائی سے جڑے کاموں کی نگرانی میں شدید لاپرواہی برتی جارہی ہے۔ تاہم، متعلقہ افراد کی شمولیت تحقیقات کے بعد ہی واضح ہو سکے گی۔ گاؤں پنچایت لچھی پور میں مبینہ بے ضابطگیوں کو لے کر بلاک ڈویلپمنٹ آفیسر (بی ڈی او) پرس رام پور کے نگرانی کے نظام پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔

دیہاتیوں کا کہنا ہے کہ اگر باقاعدگی سے کام کی جگہوں کی تصدیق اور ریکارڈ کی جانچ کی جاتی تو اس طرح کے الزامات کی نوبت نہ آتی۔ ایسی صورتحال میں متعلقہ حکام سے پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ کرانے اور قصوروار پائے جانے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ گرام پنچایت لچھی پور میں روزانہ 45 ہزار روپے کی مبینہ فرضی مزدور حاضری کا الزام انتہائی سنگین ہے۔ معاملے کی سچائی سامنے لانے کے لیے ورک سائٹ کی جسمانی تصدیق، مزدوروں کی فیس حاضری کا ریکارڈ، مسٹر رول، پیمائش کی اور ادائیگی سے متعلق دستاویزات کی جانچ ضروری ہے۔

دیہاتیوں نے مطالبہ کیا ہے کہ متعلقہ افسران کی ٹیم تشکیل دے کر غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے، تاکہ سرکاری فنڈز کے غلط استعمال کے خدشات کو دور کیا جاسکے اور قصورواروں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی یقینی بنائی جاسکے۔ اس معاملے میں سی ڈی او (CDO) سارتھک اگروال نے جانچ کر کے کارروائی کرنے کا یقین دلایا ہے۔

مشن شکتی مہم کے تحت، طلباء نے کیا بلاک ہیڈکوارٹر کا نمائشی دورہ

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): مشن شکتی مہم کے ایک حصے کے طور پر، جس کا مقصد خواتین اور لڑکیوں کی حفاظت، احترام اور خود انحصاری کو فروغ دینا تھا، سمریوان کمپوزٹ اسکول کے طلباء نے بلاک ہیڈکوارٹر کا ایک نمائشی دورہ کیا۔ دورے کے دوران طلباء نے بلاک میں لاگو کی جانے والی مختلف ترقیاتی اسکیموں، حکومتی طریقہ کار اور علاقے کی تاریخی اہمیت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ دورے کے دوران، طلباء کو مختلف عوامی فلاحی اسکیموں اور ترقیاتی کاموں کے بارے میں جانکاری دی گئی، جن میں پردھان منتری آواس یوجنا، سڑک کی تعمیر، نکاسی آب، منریگا، اور اسٹریٹ لائٹس شامل ہیں۔ بلاک آفس کے عملے نے اپنے متعلقہ محکموں کے تحت اسکیموں، ان کے نفاذ اور عام لوگوں کو دستیاب سہولیات کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ عہدیداروں اور ملازمین نے اسکیموں کے بارے میں جانکاری فراہم کی۔

بلاک ہیڈکوارٹر میں کرن پانڈے، وریندر سنگھ، رام ولاس، شیوم اگرہری، اتل جیسوال، اور دیگر ملازمین نے طلباء کو مختلف سرکاری اسکیموں اور انتظامی کاموں کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ طلباء نے بے تابی سے اسکیموں کے بارے میں جان لیا اور یہ سمجھنے کی کوشش کی کہ ترقیاتی کاموں کے فوائد دیہی آبادی تک کیسے پہنچتے ہیں۔ نمائش کے دورے کے دوران، طلباء نے بلاک کیمپس میں واقع شہداء کی یادگار کا دورہ کیا۔ ان کا تعارف خطے کے آزادی پسندوں اور ملک کی آزادی میں ان کی شراکت سے کرایا گیا۔ انہیں بھارت رتن ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے سماجی انصاف اور مساوات کے لیے کیے گئے کام اور پرم ویر چکرا کے فاتح ویر عبدالحمید کی بے مثال ہمت، بہادری اور حب الوطنی کے بارے میں بھی آگاہ کیا گیا۔

اس سرگرمی کے ذریعے طلباء کو نہ صرف سرکاری اسکیموں اور ترقیاتی کاموں کی سمجھ حاصل ہوئی بلکہ انہیں ملک کے عظیم آدمیوں، آزادی پسندوں اور بہادر سپاہیوں کی خدمات سے تحریک حاصل کرنے کا موقع بھی ملا۔ نوڈل کلسٹر ٹیچرز ظفیر علی اور سروری خاتون طلباء کے ہمراہ تھیں۔ ان کی رہنمائی میں طلباء نے بلاک ہیڈکوارٹر کا دورہ کیا اور مختلف سرگرمیوں کے ذریعے انتظامی نظام کے بارے میں قریب سے سمجھ حاصل کی۔ سکول ٹیچرز شمع عزیز خان، خورشید جہاں، نزہت بتول، کرن چودھری، طیبہ خاتون، کمو بیگم، اور شالنی چودھری نے طالبات کی تعریف کی۔ مشن شکتی کے تحت منعقد کیے گئے اس نمائشی دورے کا مقصد طلبہ کو ان کے حقوق، سرکاری اسکیموں، سماجی ذمہ داریوں اور ملک کی شاندار تاریخ سے روشناس کرانا تھا۔ ایسی سرگرمیاں لڑکیوں کے خود اعتمادی کو بڑھاتی ہیں اور انہیں مستقبل میں باشعور، ذمہ دار اور خود انحصار شہری بننے کی ترغیب دیتی ہیں۔

خلیل آباد: ڈی ایم نے VVPAT-EVM کا معائنہ کیا

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): آئندہ 2027 کے اسمبلی عام انتخابات کی تیاریوں کے ایک حصے کے طور پر، خلیل آباد کے کلکٹریٹ کمپلیکس میں ای وی ایم اور وی وی پی اے ٹی مشینوں کی پہلی سطح کی جانچ (FLC) جاری ہے۔ جمعرات کو ضلع الیکشن افسر اور ضلع مجسٹریٹ انوج ملک نے کلکٹریٹ کمپلیکس میں واقع ضلع الیکشن آفس کے ای وی ایم گودام میں جاری جانچ کے کام کا معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے مشینوں کے معائنہ کے عمل کا جائزہ لیا۔

ڈپٹی ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ستیہ پرکاش بھی موقع پر موجود تھے۔ الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق 12 اکتوبر 2026 سے ای وی ایم اور وی وی پی اے ٹی مشینوں کی فرسٹ لیول چیکنگ شروع کر دی گئی ہے۔

اس کا مقصد مشینوں کے معیار کی تصدیق کرنا اور آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے ان کے محفوظ ذخیرہ کو یقینی بنانا ہے۔ طے شدہ شیڈول کے مطابق، معائنہ روزانہ صبح 00:9 بجے سے شام 00:7 بجے تک FLC مکمل ہونے تک کیا جائے گا۔ یہ کام چھٹی کے دن بھی جاری رہے گا۔ کلکٹریٹ کمپلیکس میں واقع ڈسٹرکٹ الیکشن آفس کے ای وی ایم گودام میں معائنہ کیا جارہا ہے۔ الیکشن آفس نے واضح کیا ہے کہ ایف ایل سی کے دوران ای وی ایم گودام کے احاطے میں موبائل فون اور کیمروں سمیت کسی بھی الیکٹرانک آلات کو لے جانے پر پابندی ہوگی۔ مشینوں کی جانچ اور اسٹوریج کا عمل الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق مکمل کیا جائے گا۔

بہرائچ: 'من جاگرتی مہم' کے تحت مضمون نویسی مقابلہ

بہرائچ: (نامہ نگار) عالمی یومِ ذہنی صحت کے موقع پر مہاراج سنگھ انٹر کالج میں 10 سے 16 اکتوبر تک جاری رہنے والی "من جاگرتی مہم" کے تحت مضمون نویسی مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ اس مقابلے میں 65 طلبہ نے پورے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا، جن میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے 12 طلبہ کو میڈل اور تعریفی اسناد دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ پروگرام کی نظامت اسکول کے ذہنی صحت کے نوڈل افسر ابھے پرتاپ سنگھ نے کی۔ اس موقع پر پرنسپل ڈاکٹر شری پرکاش گپتا سمیت دیگر اساتذہ نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے نفسیاتی سماجی کارکن ہرلیش کمار نے کہا کہ سوشل میڈیا کا ضرورت سے زیادہ استعمال، پڑھائی کا دباؤ، تنہائی اور نشے کی لت کے باعث نوجوانوں میں ذہنی تناؤ، ڈپریشن، نیند کی کمی اور چڑچڑاپن بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو نشہ آور اشیاء سے دور رہنے کا مشورہ دیا۔ مانیٹرنگ اینڈ ایویلیوایشن افسر مکیش کمار ہنس نے جدید ٹیکنالوجی اور ذہنی صحت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) نے کام کو آسان بنایا ہے، لیکن اسکرین پر بڑھتا ہوا وقت ذہنی تناؤ میں اضافے کا سبب بن رہا ہے۔ ذہنی سکون کے لیے ضروری ہے کہ وقفے وقفے سے موبائل اور دیگر گیجٹس سے دوری اختیار کی جائے اور اہلِ خانہ کے ساتھ وقت گزارا جائے۔ پروگرام میں موجود لوگوں کو حکومتِ ہند کی مفت ذہنی صحت ہیلپ لائن ٹیلی مانس 14416 اور ٹیلی مانس ایپ کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں، جن کے ذریعے ماہرین سے مشورہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مہم کے اختتام پر دستخطی مہم چلائی گئی اور ذہنی صحت کے حوالے سے بیداری پھیلانے کا عہد کیا گیا۔ اس موقع پر وارڈ اسسٹنٹ منیش کمار سنگھ نے پروگرام کے انتظامات کو بہتر طریقے سے انجام دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

ممبر اسمبلی مینہداول نے کیا عوامی سماعت کا اہتمام

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): بدھ کے روز، مینہداول کے ایم ایل اے انیل کمار ترپاٹھی نے اپنی رہائش گاہ، کرما کلا میں ایک عوامی سماعت کا انعقاد کیا، جہاں انہوں نے علاقے کے لوگوں کی شکایات سنیں۔ شکایت کنندگان کی بڑی تعداد اپنی شکایات لے کر پہنچی۔ لوگوں نے زمین کے تنازعات، سڑکوں، بجلی، راشن کارڈ اور پنشن سمیت مختلف عوامی مسائل سے متعلق درخواستیں جمع کرائیں۔ ایم ایل اے نے متعدد مسائل کے تعلق سے متعلقہ عہدیداروں سے فون پر بات کی اور انہیں فوری طور پر حل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے یقین دلایا کہ کچھ مسائل جلد حل کرنے کے لیے متعلقہ محکموں کو بھیجے جائیں گے۔ انیل کمار ترپاٹھی نے کہا کہ عوامی مسائل کو حل کرنا ان کی ترجیح ہے۔ پرشانت، دیواکر، ہیمنت چودھری اور دھرمیندر سمیت کئی کارکن اور مقامی باشندے بھی موجود تھے۔

ممتاز پی جی کالج میں شخصیت سازی کے موضوع پر توسیعی خطبہ

لکھنؤ: ممتاز پی جی کالج میں بیرسٹر ممتاز حسین علیگ میموریل لیکچر سیریز کے تحت شعبۂ سماجیات کی جانب سے شخصیت اور نشوونما (Personality and Development) کے موضوع پر ایک روزہ توسیعی خطبے کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔

پروگرام میں لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ سماجیات کے صدر پروفیسر پرمود کمار گپتا نے مہمان مقرر کی حیثیت سے طلبہ و طالبات سے خطاب کیا۔ اس موقع پر کالج کے پروکٹر پروفیسر محمد سلمان خان نے بیرسٹر ممتاز حسین علیگ کی تعلیمی، سماجی اور عوامی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ بیرسٹر ممتاز حسین نے تعلیم کے فروغ اور معاشرے کی ترقی کے لیے اہم خدمات انجام دیں۔ ان کی زندگی اور افکار سے تحریک حاصل کرتے ہوئے طلبہ کو تعلیم، نظم و ضبط، اخلاقی اقدار اور سماجی ذمہ داریوں کے تئیں بیدار رہنا چاہیے۔ مہمان مقرر پروفیسر پرمود کمار گپتا نے شخصیت سازی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی خطاب کیا۔

انہوں نے خود اعتمادی، مثبت سوچ، مؤثر ابلاغ، وقت کے بہتر استعمال، نظم و ضبط اور قائدانہ صلاحیت کو شخصیت سازی کے اہم عناصر قرار دیا۔ انہوں نے طلبہ کو اپنی صلاحیتوں کو پہچاننے، اپنی خامیوں کو دور کرنے اور زندگی میں متعین کردہ اہداف کے حصول کے لیے مسلسل کوشش کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے کہا کہ شخصیت سازی صرف ظاہری شخصیت تک محدود نہیں، بلکہ اس میں انسان کا طرزِ عمل، خیالات، اخلاق اور سماجی نقطۂ نظر بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پروگرام کے سرپرست کالج کے پرنسپل پروفیسر نسیم احمد خان تھے۔ پروگرام کا انعقاد شعبۂ سماجیات کی صدر اور کنوینر ڈاکٹر شیبا صدیقی کی قیادت میں کیا گیا۔ شریک کنوینرز ڈاکٹر صبا تبسم، ڈاکٹر لیاقت علی، ڈاکٹر محمد حبیب، ڈاکٹر شاد احمد اور ڈاکٹر الکا سریواستو نے پروگرام کے انعقاد میں تعاون پیش کیا۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر لیاقت علی نے انجام دی۔ اس موقع پر کالج کے شعبہ جاتِ فنون، کامرس اور سائنس کے تمام اساتذہ و معلمات کے علاوہ بڑی تعداد میں طلبہ و طالبات نے پُرجوش شرکت کی۔ پروگرام میں شریک اساتذہ اور طلبہ نے شخصیت سازی سے متعلق اہم معلومات حاصل کیں۔ اس خطبے کا بنیادی مقصد طلبہ میں خود اعتمادی، قائدانہ صلاحیت، اخلاقی اقدار اور عملی زندگی کی مہارتوں کو فروغ دینا تھا۔ پروگرام کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جشن غوث اعظمؒ میں امن، بھائی چارے اور نیک عمل کا ملا پیغام

گورکھپور، محلہ اسماعیل پور میں حاجی عبدالمنان خان مرحوم کے گھر پر غوث اعظم کا جشن عقیدت و احترام سے منایا گیا، محفل سے اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے، باہمی بھائی چارے کو برقرار رکھنے اور معاشرے میں امن و محبت کو فروغ دینے کا پیغام دیا۔

مرکزی مقرر مفتی اختر حسین نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات سے متاثر ہونے اور سچائی، دیانت، احسان اور ضرورت مندوں کی مدد جیسی صفات کو اپنانے کی اہمیت پر زور دیا، انہوں نے اسلام کے پیغام کو روزمرہ کی زندگی میں نافذ کرنے اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی اپیل کی۔ محفل میں اس بات پر زور دیا کہ مذہبی تقریبات کا مقصد انسانی کردار کو بہتر بنانا اور معاشرے میں اتحاد اور ہم آہنگی کو مضبوط کرنا ہے، اس موقع پر عرفان خان، حافظ نسیم اللہ، قاری شرف الدین، حافظ غوث عالم، حافظ حسین عالم، حافظ شہید، حافظ منہاج الدین، حافظ محمد سعید سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے۔

بہرائچ: وی وی پی-2 کے تحت ضلع میں 34 مواضعات منتخب

بہرائچ: (نامہ نگار) سرحدی علاقوں میں ہونے والے جرائم کی روک تھام کے لیے چلائے جارہے وائبرنٹ ولیج پروگرام-2 کے تحت منتخب 34 دیہات میں محکمہ جاتی اسکیموں اور پروگراموں کے نفاذ کا جائزہ لینے کے لیے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ضلع مجسٹریٹ راجیش کمار پانڈے کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی چلاتے ہوئے ضلع اقتصادیات و شماریات افسر گھاسی رام نے بتایا کہ وی وی پی-2 کے تحت ضلع میں مجموعی طور پر 34 دیہات منتخب کیے گئے ہیں، جن میں ترقیاتی بلاک میہی پوروا کے 31، نواب گنج کے 2 اور بلاک رسیہ کا ایک گاؤں شامل ہے۔ جبکہ صد فیصد سہولیات فراہم کرنے کے منصوبے کے تحت بلاک میہی پوروا کے 118، نواب گنج کے 95 اور رسیہ کے 88 گاؤں شامل ہیں۔ منتخب دیہات میں صاف ستھرے بیت الخلاء کی سہولت کا جائزہ لینے کے دوران ضلع پنچایتی راج افسر نے بتایا کہ تمام دیہات میں بیت الخلاء کی سہولت موجود ہے۔ تاہم بیت الخلاء کے استعمال اور ان کی تصدیق کے سلسلے میں واضح معلومات فراہم نہ کیے جانے پر ڈی ایم نے ناراضگی ظاہر کی اور ہدایت دی کہ تمام 34 دیہات کا سروے کرایا جائے اور بیت الخلاء کے استعمال سے متعلق تصدیقی رپورٹ جلد از جلد پیش کی جائے۔ منتخب دیہات میں 4G نیٹ ورک کی کنیکٹیویٹی یقینی بنانے کے لیے ڈی ایم نے بی ایس این ایل کے سب ڈویژنل انجینئر (موبائل سروسز) کو ہدایت دی کہ باقی ماندہ 4 دیہات میں 30 نومبر 2026 تک موبائل ٹاور نصب کرنے کا کام مکمل کرلیا جائے۔ وائبرنٹ ولیج پروگرام-2 کے تحت منتخب 34 دیہات میں انسان اور جنگلی جانوروں کے درمیان تصادم کے واقعات پر مؤثر طریقے سے قابو پانے اور دیہی باشندوں کی حفاظت کے لیے ایک مؤثر منصوبہ تیار کرنے کی ہدایت ڈویژنل فاریسٹ افسر کو دی گئی۔ ڈی ایم نے ہدایت دی کہ انسان اور جنگلی جانوروں کے درمیان تصادم کی وجوہات اور ان کے مؤثر حل کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک جامع منصوبہ تیار کیا جائے، تاکہ قیمتی انسانی جانوں کو بچایا جا سکے۔ گزشتہ اجلاس کی کارروائی پر عمل درآمد کی رپورٹ موصول نہ ہونے کا سخت نوٹس لیتے ہوئے ڈی ایم نے متعلقہ ضلعی افسران کو ہدایت دی کہ مرکزی وزارت داخلہ کی جانب سے مقررہ فارمیٹ کے مطابق تخمینہ سمیت منصوبوں کی تجاویز پیش کرنا یقینی بنائیں۔ ڈی ایم نے مزید ہدایت دی کہ منتخب دیہات کے لیے جن محکموں نے اپنی تجاویز پیش کر دی ہیں، وہ مقررہ فارمیٹ میں معلومات درج کر کے تخمینہ اور تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ (ڈی پی آر) ضلع اقتصادیات و شماریات افسر کے دفتر کے ذریعے پورٹل پر اپ ڈیٹ کرائیں۔

ضلع مجسٹریٹ نے لیا آراضی کے حصول کے کام کا جائزہ

بہرائچ: (نامہ نگار) ضلع میں جاری منصوبوں کے لیے اراضی کے حصول کے کاموں کا جائزہ لینے کے لیے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ضلع مجسٹریٹ راجیش کمار پانڈے کی صدارت میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ قومی شاہراہ 927 جرول سے بہرائچ تک چار لین سڑک کی توسیع، گورکھپور- شاملی ایکسپریس وے اور بہرائچ بائی پاس کے لیے اراضی کے حصول کے کاموں کا جائزہ لیا گیا۔ اس دوران سٹی مجسٹریٹ راجیش پرساد نے بتایا کہ قومی شاہراہ 927 کے منصوبے سے متاثرہ 64 گاؤں میں معاوضے کے تعین کے احکامات جاری کیے جا چکے ہیں۔ معاوضے کی ادائیگی بھومی راشی پورٹل کے ذریعے پی ایف ایم ایس کے توسط سے کی جارہی ہے۔ سٹی مجسٹریٹ نے بتایا کہ اب تک اراضی کے حصول سے متاثرہ کسانوں کو 2 کروڑ 38 لاکھ روپے معاوضے کے طور پر ادا کیے جا چکے ہیں۔ مزید 22 کسانوں کی ادائیگی کی منظوری کے لیے بھومی راشی پورٹل پر درخواست بھیجی گئی ہے، لیکن پورٹل میں تکنیکی خرابی کے باعث ادائیگی میں رکاوٹ پیش آرہی ہے۔ اس سلسلے میں پروجیکٹ ڈائریکٹر کو بھی آگاہ کیا جاچکا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ راجیش کمار پانڈے نے اجلاس میں موجود این ایچ اے آئی کے لینڈ ایکوزیشن افسر کو ہدایت دی کہ پی ایف ایم ایس کے ذریعے ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے ایک ماہر کی تقرری کی جائے اور پورٹل کی تکنیکی خرابی کو جلد دور کیا جائے۔ اس کے علاوہ معاوضے کی ادائیگی میں تیزی لانے کے لیے کمپیوٹر آپریٹر سمیت 6 اضافی کمپیوٹر فراہم کرنے کی ہدایت بھی دی گئی۔ تحصیلدار قیصر گنج کو ہدایت دی گئی کہ اراضی کے حصول سے متاثرہ گاؤں میں کیمپ لگا کر کسانوں سے ادائیگی سے متعلق دستاویزات حاصل کیے جائیں۔ جن گاؤں میں کسانوں کے حصے کا تعین ابھی تک فراہم نہیں کیا گیا ہے، وہاں اسے جلد از جلد مکمل کر کے دستیاب کرایا جائے۔ ڈی ایم نے خبردار کیا کہ کسانوں کے حصے کے تعین اور ادائیگی سے متعلق دستاویزات حاصل کرنے میں تاخیر ہونے پر سب ڈویژنل مجسٹریٹ اور تحصیلدار قیصر گنج کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ سٹی مجسٹریٹ نے بہرائچ بائی پاس اور گورکھپور- شاملی ایکسپریس وے کے لیے اراضی کے حصول کی پیش رفت سے بھی ضلع مجسٹریٹ کو آگاہ کیا۔

اختراع اور انٹرپرینیورشپ کے فروغ میں اساتذہ کا کردار اہم: پروفیسر اجے تنیجا

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی اور اودھ انکیوبیشن فاؤنڈیشن کے اشتراک سے اساتذہ اور طلبہ کے لئے 'آئیڈیاز سے انٹرپرائز تک: اسٹارٹ اپ کے لیے قانونی اداروں کی تشکیل کی تفہیم' کے عنوان سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس منعقدہ پروگرام کا مقصد طلبہ اور اساتذہ کو اسٹارٹ اپ کے قیام، کمپنی کی تشکیل، مالیاتی انتظام اور قانونی مراحل سے واقف کرانا، نیز یونیورسٹی میں اختراع اور انٹرپرینیورشپ کے ماحول کو فروغ دینا تھا۔ پروگرام کے آغاز میں اودھ انکیوبیشن فاؤنڈیشن کے وائس چیئرمین پروفیسر سید حیدر علی نے استقبالیہ خطاب پیش کیا۔ انھوں نے یونیورسٹی میں اسٹارٹ اپ کے نظام کو فروغ دینے کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ طلبہ کے اختراعی خیالات کو عملی کاروباری منصوبوں میں تبدیل کرنے کے لیے ادارہ جاتی تعاون انتہائی اہم ہے۔ انھوں نے یو جی سی کے ضابطوں کے تناظر میں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اختراع اور انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینے کی ضرورت پر بھی اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اپنے صدارتی خطاب میں اودھ انکیوبیشن فاؤنڈیشن کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی میں اختراع، انکیوبیشن اور انٹرپرینیورشپ کے فروغ میں اساتذہ کا کردار کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ اساتذہ طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں اور اختراعی خیالات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں مناسب رہنمائی فراہم کریں، تاکہ ان کے تحقیقی کام اور نئے خیالات کو عملی شکل دے کر کامیاب کاروباری منصوبوں میں تبدیل کیا جا سکے۔ انھوں نے مزید کہا کہ تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں کو انٹرپرینیورشپ سے مربوط کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، جس کے لیے یونیورسٹی میں سازگار ماحول اور مؤثر ادارہ جاتی تعاون کو فروغ دینا ضروری ہے۔ اس پروگرام کے کلیدی مقرر رافتس اینڈ ریورس ایل ایل سی کے ساؤتھ ایسٹ ایشیا ہیڈ نرپین بھٹ نے اساتذہ اور طلبہ کو اسٹارٹ اپ کے قیام کے مختلف مراحل سے تفصیلی طور پر واقف کرایا۔ انھوں نے نئے کاروباری خیال کے انتخاب اور اس کی ترقی سے لے کر کمپنی کی تشکیل، مناسب قانونی ڈھانچے کے انتخاب، مالیاتی منصوبہ بندی، رجسٹریشن اور ضروری قانونی کارروائیوں تک کی معلومات آسان اور عملی مثالوں کے ذریعے پیش کیں۔

کرامت کالج میں انٹر کالجیٹ کلچرل فیسٹ کا اختتام

لکھنؤ (پریس ریلیز): کرامت حسین مسلم گرلز پی۔ جی کالج میں انٹر کالجیٹ کلچرل فیسٹ، "شیتج" اختتام پذیر ہوا، یہ پروگرام 13 اور 14 اکتوبر 2026 کو منعقد ہوا۔ اس دو روزہ پروگرام میں لکھنؤ بھر کی یونیورسٹیوں اور کالجوں نے پرجوش شرکت کی۔ فیسٹ کی شاندار اختتامی تقریب ایس آر علی آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر اسری بی بی صدیقی نے کی۔ دوسرے اور آخری دن، 14 اکتوبر 2026 کو غزل، گروپ لوک گیت (لوک موسیقی)، سولو ڈانس، اور ایک رنگارنگ فیشن شو کی متحرک فنکارانہ پیشکش سے روشن کیا گیا۔ اس تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ مادھوی کُکریجا، صنعت کدہ، لکھنؤ کی بانی تھیں۔ اپنے کلیدی خطاب میں، محترمہ ککریجا نے شرکاء اور انعام یافتگان کی ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کی تعریف کی۔ کالج کی وراثت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے، انہوں نے اودھ کی خواتین کی علمبردار شخصیات جیسے بیگم اعزاز رسول کو پیار سے یاد کیا، جن کی خواتین کی خواندگی، ایجنسی اور سماجی اصلاح کے لیے جرات مندانہ کوششیں ادارے کے بنیادی فکر سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ انہوں نے کالج کی ترقی پسند خواتین کی بھرپور تاریخ کی یاد دہانی کروائی جنہوں نے اودھ کے ثقافتی اور تعلیمی منظرنامے کو تشکیل دیا۔ مزید برآں، محترمہ ککریجا نے نوجوان طالبات پر زور دیا کہ وہ ثقافتی ورثے کی فعال ملکیت حاصل کریں۔ انہوں نے خاص طور پر 'قصہ گوئی' (کہانی سنانے)، زبانی تاریخوں اور لوک داستانوں جیسی روایات کو وقت کے ساتھ ضائع ہونے سے بچانے اور محفوظ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ ادبی اور ثقافتی تبادلے کے پروگرام کس طرح ایک فرد کی مجموعی شخصیت کو تشکیل دیتے ہیں اور اسے تقویت دیتے ہیں، انہوں نے نوجوانوں کو ماضی کی روایات کو جدید فنکارانہ اظہار کے ساتھ چلنے کی ترغیب دی۔ پرنسپل پروفیسر ہما خواجہ نے شکریہ ادا کیا۔

صیہونی محاصرہ غزہ کی پٹی کے کینسر کے مریضوں کے تعاقب میں 2 ہزار اموات اور طبی شعبہ مکمل تباہی سے دوچار

غزہ: غزہ کی پٹی میں کینسر کا موذی مرض اب تنہا ہزاروں مریضوں کی زندگیوں کے لیے زہرِ قاتل نہیں رہا بلکہ علاج کی عدم دستیابی، تشخیصی آلات کی معطلی، ادویات کا شدید قحط اور بیرونِ ملک علاج کے لیے سفر کی بندش، یہ تمام تر صیہونی عوامل مل کر مریضوں کی صحت کی ابتری کو تیز تر کر رہے ہیں اور ان کی زندگی بچنے کے امکانات کو ختم کر رہے ہیں۔ یہ ہولناک صورت حال ایک ایسے وقت میں سامنے آ رہی ہے جب مسلسل تین سال کی صیہونی جارحیت کے بعد غزہ کا طبی نظام مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہے۔

اس ہولناک تباہی کی دلدوز تصویر کشی کرتے ہوئے غزہ کینسر سینٹر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد ابراہیم ابو ندیٰ نے انکشاف کیا ہے کہ صیہونی جارحیت کے ان سالوں کے دوران کینسر کے تقریباً 000,2 مریض جامِ شہادت نوش یا جان بحق ہو چکے ہیں، یعنی روزانہ اوسطاً تین کینسر مریض دم توڑ رہے ہیں، جبکہ جنگ سے پہلے یہ اوسط روزانہ ایک وفات تھی۔ انہوں نے طبی شعبے کے مکمل خاتمے اور مریضوں کی جان بچانے کے لیے ضروری کم سے کم طبی سہولیات کی فراہمی میں ہسپتالوں کی مکمل بے بسی کے خلاف شدید خبردار کیا ہے۔

ڈاکٹر ابوندیٰ نے ایک صحافتی بیان میں بتایا کہ غزہ میں طبی نظام ایک بے مثال اور تباہ کن بحران سے دوچار ہے، جہاں ادویات، طبی سامان اور ایندھن کی شدید ترین قلت بدستور برقرار ہے، اور ہسپتالوں کی دیکھ بھال کی صلاحیت ختم ہو چکی ہے۔ یہ صورت حال ہزاروں مریضوں کو، بالخصوص ان لوگوں کو جن کا علاج فوری طبی مداخلت اور باقاعدہ معائنے پر منحصر ہے، روز بروز موت کے منہ میں دھکیل رہی ہے۔

000,2 اموات.. تباہی کے ہولناک اعداد و شمار

کینسر کے مریضوں کی اموات غزہ کی پٹی میں طبی سہولیات کے ابتر ترین حالات کا سب سے دردناک اشاریہ بن کر سامنے آئی ہیں۔ ڈاکٹر ابو ندیٰ نے وزارتِ صحت کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ کینسر کے مریضوں کی اموات دو ہزار تک پہنچ چکی ہیں، جو کہ پری جنگ کے دور کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہے۔

یہ اعداد و شمار صرف بیماری کی شدت کو ظاہر نہیں کرتے بلکہ تشخیصی و علاجی نظام کی مکمل تباہی کو بے نقاب کرتے ہیں، کیونکہ کثرت سے مریض ضروری ادویات حاصل کرنے میں ناکام ہیں، جبکہ بروقت طبی مداخلت کے مواقع بالکل ختم ہو چکے ہیں، جس سے کیموتھراپی، ریڈیوتھراپی یا سرجری کے منتظر مریضوں کی حالت تشویشناک ہو چکی ہے۔

صورت حال کی سنگینی اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب مختلف بیماریوں میں مبتلا تقریباً 21 ہزار مریضوں کو غزہ کی پٹی سے باہر فوری علاج کی ضرورت ہے، جن میں ڈاکٹر ابو ندیٰ کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق 500,3 سے 000,4 کے قریب کینسر اور ٹیومر کے مریض شامل ہیں۔

یہ مظلوم مریض ان ہزاروں فلسطینیوں کا حصہ ہیں جن کی زندگی کی امیدیں صرف خطے سے باہر جانے کی اجازت پر ٹکی ہوئی ہیں، لیکن صیہونی ریاست کی طرف سے مریضوں کی نقل و حرکت پر سخت پابندیوں اور طبی تخلیہ (میڈیکل ایویکیوشن) کے پیچیدہ و سفاکانہ طریقوں نے خود اس انتظار کو ان کی زندگیوں کے لیے ایک مہلک خطرہ بنا دیا ہے۔

بے بس ہسپتال اور تشخیصی آلات کی معطلی

طبی نظام کی ابتری پر بات کرتے ہوئے ڈاکٹر ابوندیٰ نے واضح کیا کہ غزہ کی پٹی کے کل 36 ہسپتالوں میں سے ایک بھی ایسا ہسپتال نہیں ہے جو اپنی مکمل صلاحیت کے ساتھ کام کر رہا ہو، جبکہ صرف 19 ہسپتال محدود اور جزوی طور پر چل رہے ہیں، اور یہ سب طبی تنصیبات کو پہنچنے والے شدید صیہونی نقصان اور ضروری آلات کی عدم دستیابی کے سائے میں ہو رہا ہے۔

یہ بحران صرف ہسپتالوں کی فعال تعداد تک محدود نہیں ہے بلکہ ان کی مریضوں کو قبول کرنے، ان کی بیماری کی تشخیص کرنے اور مناسب علاج فراہم کرنے کی عملی صلاحیت تک پھیلا ہوا ہے۔ باقی ماندہ طبی مراکز ادویات اور لوازمات کی شدید قلت کا شکار ہیں، جبکہ طبی آلات کی خرابی نے طبی عملے پر دباؤ کو بے پناہ بڑھا دیا ہے اور ان کی خدمات فراہم کرنے کی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے۔

ڈاکٹر ابو ندیٰ نے انکشاف کیا کہ ریڈیولوجیکل امیجنگ (طبی تصاویری آلات) کے تقریباً 78 فیصد آلات مکمل طور پر معطل اور خراب ہو چکے ہیں، جبکہ ماموگرام (چھاتی کے کینسر کی تشخیص کے آلات) کے کل 14 آلات میں سے صرف تین آلات ہی کارآمد بچے ہیں، جس نے چھاتی کے کینسر کی بروقت تشخیص کے امکانات کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے اور مریضوں کے تعاقب کو انتہائی پیچیدہ بنا دیا ہے۔

اس شدید قلت کی اہمیت اس لیے بھی بہت زیادہ ہے کیونکہ بروقت تشخیص ہی علاج کی کامیابی اور زندگی بچانے کا بنیادی عنصر ہوتی ہے۔ ٹیومر کی تشخیص میں جتنی تاخیر ہوگی، اس کے پھیلنے کے امکانات اتنے ہی بڑھ جائیں گے اور علاج اتنا ہی پیچیدہ ہوتا چلا جائے گا، ایک ایسے وقت میں جب مریضوں کے پاس انتظار کا وقت ہے اور نہ ہی خطے سے باہر علاج کے دیگر ذرائع تک رسائی حاصل ہے۔

غزہ میں "پنک اکتوبر" (Pink October).. آگاہی سے آگے کی جنگ

اکتوبر کے مہینے میں، جہاں دنیا بھر میں چھاتی کے کینسر سے آگاہی کی عالمی مہمات چلائی جاتی ہیں، غزہ کی کینسر کی مریضاؤں کی ضروریات روایتی آگاہی مہمات سے کہیں زیادہ اضطراری اور سنجیدہ ہیں؛ کیونکہ مسئلہ صرف بیماری کی علامات جاننے یا بروقت معائنے کی اہمیت تک محدود نہیں ہے، بلکہ تشخیصی آلات اور ادویات کی عدم دستیابی سے شروع ہو کر جراحی کے آپریشنز اور ریڈیوتھراپی کے حصول کی ناممکنات تک پھیلا ہوا ہے۔ ڈاکٹر ابوندیٰ نے زور دے کر کہا کہ غزہ میں "پنک اکتوبر" مختلف اور دلدوز معانی رکھتا ہے، کیونکہ یہاں کی مریضائیں اپنی زندگی بچانے کے لیے بنیادی ترین ضروریات سے محروم ہیں۔ انہوں نے تاکید کی کہ سب سے پہلی ترجیح تشخیصی آلات اور ادویات کی فوری فراہمی، جراحی اور ریڈیوتھراپی کی ضمانت، اور اندرون و بیرونِ ملک بروقت علاج تک مریضوں کی رسائی کو یقینی بنانا ہے۔

ان تمام ناگزیر ضروریات کا مطلب یہ ہے کہ کینسر کی مریضائیں صرف ایک موذی بیماری کے خلاف ہی جنگ نہیں لڑ رہیں، بلکہ وہ ایک ایسے انتہائی محدود اور تباہ شدہ طبی نظام سے بھی ٹکرا رہی ہیں جو ان کی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہے، جبکہ تشخیص میں تاخیر یا علاج میں وقفہ ان کے بچے کھچے امکانات کو بھی ختم کر رہا ہے۔

بیرون غزہ علاج.. نجات کی ایک بند کھڑکی

بیرونِ ملک طبی تخلیہ غزہ کی پٹی کے کینسر مریضوں کو درپیش سب سے بڑا چیلنج بنا ہوا ہے، بالخصوص ان کیسز کے لیے جن کا علاج مقامی طور پر بالکل میسر نہیں ہے یا جنہیں ایسی تخصصی دیکھ بھال کی ضرورت ہے جو باقی ماندہ ہسپتال فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ ہزاروں مریضوں کی بیرونِ ملک علاج کی اشد ضرورت کے پیشِ نظر، سفر کرنے کی صلاحیت کا تعلق براہِ راست زندہ رہنے کے امکانات سے جڑ چکا ہے، ایک ایسے وقت میں جب خطے کو طبی وسائل کی شدید ترین قلت کا سامنا ہے اور صحتی خدمات پر ان کی گنجائش سے کہیں زیادہ دباؤ ہے۔

اس کے ہولناک اثرات صرف ان مریضوں تک محدود نہیں ہیں جو میڈیکل ایویکیوشن کے منتظر ہیں، بلکہ ان مریضوں کو بھی نگل رہے ہیں جو بروقت تشخیص حاصل کرنے، علاج کے مراحل مکمل کرنے، یا بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے ضروری دورانی معائنے کروانے سے قاصر ہیں۔

یوں ادویات، تشخیص، علاج اور سفر کے تمام بحران باہم مل کر کینسر کے مریضوں کے سامنے رکاوٹوں کا ایک ایسا پہاڑ کھڑا کر دیتے ہیں جس کے اثرات ان کی صحت اور تعافی پر جمع ہوتے جا رہے ہیں، جبکہ وقت ایک ایسا فیصلہ کن عنصر ہے جو مزید کسی تاخیر کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

مریضوں کی نجات: ادویات کی فراہمی اور تخلیہ کا راستہ کھولنے سے ممکن ہے

غزہ کینسر سنٹر کے ڈائریکٹر کے پیش کردہ یہ حقائق ایک ایسے بحران کو بے نقاب کرتے ہیں جو صرف ادویات کی قلت تک محدود نہیں ہے، بلکہ پورے طبی نظام کی تشخیص، علاج اور ہنگامی کیسز پر ردِعمل دینے کی صلاحیت کو مفلوج کر چکا ہے۔ آلات کی معطلی، ہسپتالوں کی صلاحیت میں کمی، طبی سامان کا قحط اور مریضوں کی نقل و حرکت پر صیہونی پابندیاں بی یہ تمام عوامل مل کر کینسر کے مریضوں کے بقا کے امکانات کو ختم کر رہے ہیں۔

ان دلدوز حالات میں، ادویات اور طبی سامان کی ہنگامی فراہمی، معطل آلات کو دوبارہ چالو کرنے، ہسپتالوں اور طبی عملے کی سرپرستی کرنے، اور ان تمام مریضوں کے باہر جانے کے راستے کو آسان بنانے کی اشد ضرورت ہے جن کا علاج باہر ممکن ہے، تاکہ وہ بغیر کسی تاخیر کے تخصصی مراکز تک پہنچ سکیں۔

کینسر کے ایک مریض کے لیے دوا کی قلت صرف ایک طبی خدمت میں تعطل نہیں ہے، اور نہ ہی کسی تشخیصی آلے کی خرابی محض ایک روٹین معائنے کی تاخیر ہے؛ بلکہ ہر تاخیر بیماری کی ابتری میں تبدیل ہو جاتی ہے، اور علاج کا ہر ضائع ہونے والا موقع زندگی کے لیے ایک اور اضافی خطرناک موڑ بن جاتا ہے۔

اور غزہ میں، جہاں طبی شعبہ مسلسل تین سال کی صیہونی نسل کشی اور جنگ کے ہولناک نتائج بھگت رہا ہے، کینسر کے مریضوں کی یہ جدوجہد صرف ایک موذی بیماری کے خلاف مقاومت تک محدود نہیں رہی، بلکہ وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے علاج کے حق تک پہنچنے کی ایک خونریز جنگ بن چکی ہے۔

صیہونی عقوبت خانوں میں قید 9300 اسیران کو شدید تشدد، بھوک سے مارنے اور طبی غفلت کا سامنا

غزہ: فلسطینی سینٹر فار دی ڈیفنس آف پرزنرز نے صیہونی عقوبت خانوں میں قید فلسطینی اسیران اور معتقلین کے خلاف ہولناک مظالم میں بے پناہ اضافے کا پردہ چاک کیا ہے۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ کی پٹی پر صیہونی نسل کشی کی جنگ کے آغاز کو تین سال مکمل ہونے پر جاری کی جانے والی اس تفصیلی رپورٹ میں گرفتاریوں کے طوفان، سائے جیسے تشدد، بھوک سے مارنے، طبی غفلت، قیدِ تنہائی، اور جبری طور پر لاپتہ کیے گئے اسیران کے دائرے کی ہولناک وسعت کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

مرکز نے اپنی رپورٹ میں واضح کیا کہ گذشتہ تین سالوں نے قید و بند کی تلخ حقیقت میں ایک انتہائی خطرناک موڑ پیدا کر دیا ہے، جہاں یہ صیہونی مظالم سزا یافتہ اسیران، بلا جواز انتظامی قیدیوں، خواتین، بچوں، مریضوں، اور تمام تر انسانی و قانونی رقابت سے دور الگ تھلگ عسکری کیمپوں اور خفیہ عقوبت خانوں میں محصور قیدیوں تک پھیل چکے ہیں۔

مرکز کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق صیہونی عقوبت خانوں کے اندر اس وقت تقریباً 300,9 فلسطینی اسیران قیدِ تنہائی اور تشدد کا شکار ہیں، جن میں 100,3 سے زائد انتظامی قیدی (بغیر کسی جرم یا مقدمے کے)، تقریباً 400,1 ایسے اسیران جنہیں صیہونی ریاست "غیر قانونی جنگجو" (Non-Unlawful Combatants) کا نام دیتی ہے، نیز 90 کے قریب مظلوم اسیرات (خواتین) اور 350 سے زائد معصوم بچے شامل ہیں۔

مرکز نے وضاحت کی کہ ان اعداد و شمار میں عسکری کیمپوں میں قید غزہ کی پٹی کے تمام اسیران شامل نہیں ہیں، جبکہ گذشتہ تین سالوں کے دوران مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس سے تقریباً 000,26 گرفتاریوں کے واقعات ریکارڈ کیے گئے ہیں، جن میں سیکڑوں خواتین اور ہزاروں بچے شامل ہیں، جبکہ غزہ کی پٹی کے اعداد و شمار کی عدم فراہمی کے باعث وہاں سے ہونے والی بڑے پیمانے کی گرفتاریوں کو اس میں شامل نہیں کیا جاسکا۔

رپورٹ کے مطابق، خفیہ سکیورٹی فائلوں کی بنیاد پر انتظامی قید کے آرڈرز میں متواتر توسیع کے ساتھ ساتھ روزانہ کی بنیاد پر گرفتاریوں، گھروں پر چھاپوں اور ملٹری چیک پوسٹوں پر تلاشی کے نام پر شہریوں کو اغوا کرنے کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

رپورٹ میں اشارہ کیا گیا کہ اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد سے اسیران کی قید کے حالات میں انتہائی بھیانک تبدیلیاں لائی گئی ہیں، جن میں کھانے کی مقدار میں شدید کمی اور اس کے معیار کو زہریلا بنانا، کپڑے، بستر اور ذاتی سامان غصب کرنا، نہانے اور صحن میں نکلنے پر سخت پابندیاں، خاندانوں سے ملاقاتوں پر مکمل قدغن، اور تلاشی و قیدِ تنہائی کے وحشیانہ طریقہ کار کو وسعت دینا شامل ہے۔

مرکز نے رہا ہونے والے اسیران کی لرزہ خیز شہادتیں نقل کی ہیں جن میں انہوں نے متواتر تشدد، گھنٹوں تک لٹکا کر مقید رکھنے، نیند سے محروم کرنے، تذلیل و تحقیر، جانی دھمکیوں، اور نجی زندگی کی حرمت پامال کرنے والے جنسی و جسمانی حملوں کا ذکر کیا ہے، نیز بارود والے کتوں اور صوتی بموں کے ذریعے سیلوں اور بیرکوں پر صیہونی فورسز کے وحشیانہ حملوں کو بے نقاب کیا ہے۔ صحت کے شعبے میں مرکز نے بتایا کہ تقریباً 500,1 اسیران موذی بیماریوں اور شدید جسمانی مسائل کا شکار ہیں، جنہیں ادویات کا قحط، طبی معائنوں میں مجرمانہ تاخیر، جلد کی بیماریاں (خارش و اسکیبیز)، غذائی قلت اور صفائی کی عدم دستیابی کا سامنا ہے، اور مرکز نے خبردار کیا کہ یہ ظالمانہ حالات مزمن مریضوں، زخمیوں اور عمر رسیدہ اسیران کی زندگیوں کے لیے زہرِ قاتل بن چکے ہیں۔ اسی طرح رپورٹ کے مطابق اسیرات اور معصوم بچوں کو انتہائی توہین آمیز رویوں، جسمانی و نفسیاتی تشدد، ذاتی ضرورت کی اشیاء کی عدم دستیابی اور خاندان سے رابطہ نہ ہونے کی سزا دی جا رہی ہے، جبکہ معصوم بچوں کو تعلیم اور عمر کے لحاظ سے مناسب دیکھ بھال سے مکمل محروم رکھا گیا ہے۔

مرکز کے فراہم کردہ دردناک اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ تین سالوں کے دوران 90 سے زائد فلسطینی اسیران صیہونی جیلوں اور حراستی کیمپوں کے اندر جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں، جبکہ اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ دیگر دسیوں شہداء ایسے بھی ہیں جن کی شناخت یا وفات کے حالات اب تک سامنے نہیں آ سکے، بالخصوص عسکری کیمپوں میں قید غزہ کی پٹی کے معتقلین میں سے۔ مرکز نے ان شہادتوں کے اضافے کو صیہونی عقوبت خانوں کے المناک حالات اور تشدد، بھوک سے مارنے، طبی غفلت اور جسمانی حملوں کے صیہونی طریقہ کار سے جوڑتے ہوئے ان مریضوں، زخمیوں اور قیدِ تنہائی کے شکار اسیران کی زندگیوں کو درپیش شدید خطرات سے خبردار کیا ہے جن تک وکلاء اور انسانی حقوق کے اداروں کی رسائی مکمل طور پر منقطع ہے۔

ایتمار بن گویر اور اسیران پر مظالم کی شدت

رپورٹ میں صیہونی ریاست کے متطرف وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر کے مجرمانہ کردار کو بھی بے نقاب کیا گیا ہے، جنہیں مرکز نے فلسطینی اسیران کے قید کے حالات کو تشدد آمیز بنانے کا سب سے بڑا علمدار قرار دیا، جو اپنے بیانات اور فیصلوں کے ذریعے خوراک، بنیادی سامان کی کٹوتی اور سجون کے اندر سخت ترین عقوبتوں اور پابندیوں کو مسلط کر رہے ہیں۔

مرکز نے صیہونی اہلکاروں کی طرف سے اسیران کے شعبوں پر دھاوے بولنے، ان کی تصاویر بنانے اور کیمروں کے سامنے ان کو دھمکیاں دینے کی نشاندہی کی، اور اس سلسلے میں اسیر حسن سلامہ کا حوالہ دیا جنہوں نے اپنی زندگی کے 30 سال صیہونی زندانوں میں کاٹے ہیں اور جن میں سے نصف کے قریب عرصہ وہ قیدِ تنہائی میں گزار چکے ہیں، جنہیں بن گویر نے خود کیمرے کے سامنے دھمکیاں دیں۔

رپورٹ نے اسیران کے مقدمے کو صیہونی سیاسی و انتخابی مقابلے بازی میں استعمال کرنے، اور ان کے خلاف شرائط کو سخت کرنے اور انہیں سزائے موت دینے کی دھمکیوں کو انتخابی ووٹ حاصل کرنے کا ذریعہ بنانے کے خلاف شدید خبردار کیا ہے، جہاں کسی بھی عالمی احتساب کا کوئی وجود نہیں ہے۔

اسی سیاق و سباق میں، مرکز نے سنہ 2026ء کے دوران ایک صیہونی قانون کی منظوری کی طرف اشارہ کیا جس میں مخصوص کیسز میں سزائے موت کے دائرے کو وسعت دی گئی ہے، اور مرکز کا ماننا ہے کہ یہ اقدام صیہونی عسکری عدالتوں کے رحم و کرم پر موجود فلسطینی اسیران کے مستقبل کے لیے انتہائی خوفناک اور ہولناک ترین خدشات کو جنم دے رہا ہے۔

مرکز نے کہا کہ یہ قانون غیر منصفانہ عسکری محاکموں اور تشدد کے زور پر حاصل کیے گئے اعترافات پر انحصار کے باعث خطرات میں بے پناہ اضافہ کرتا ہے، اور اس نے اس قانون کی فوری منسوخی اور فلسطینیوں کے خلاف اس کا نفاذ روکنے کا شدید مطالبہ کیا۔

قیدیوں کی جبری گمشدگی

مرکز نے غزہ کی پٹی کے معتقلین کے فائل کو سب سے زیادہ خطرناک اور پراسرار ترین فائل قرار دیا، جہاں عسکری آپریشنز کے دوران ہزاروں فلسطینیوں، بشمول عام شہریوں، ڈاکٹروں، طبی عملے اور صحافیوں کو اغوا کر کے عسکری کیمپوں، خفیہ مراکز اور مختلف سجون میں منتقل کیا گیا۔

مرکز نے مزید کہا کہ اسیران کی ایک بڑی تعداد کو طویل عرصے سے اپنے خاندانوں اور وکلاء سے رابطے سے بالکل محروم رکھا گیا ہے، جبکہ ان کے سوگوار خاندان اپنے بچوں کے قید کی جگہوں کو جاننے یا ان کی صحتی صورت حال سے متعلق کوئی با اعتماد معلومات حاصل کرنے کے لیے در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں۔

رپورٹ میں "غیر قانونی جنگجو" قانون کے تحت فلسطینیوں کی قید کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا گیا کہ اس تصنیف کو اسیران کو قانونی تحفظ سے محروم کرنے یا بغیر کسی جرم اور مقدمے کے طویل عرصے تک قید رکھنے کے جواز کے طور پر استعمال نہیں ہونا چاہیے۔

مرکز کے مطابق اس قانون کے تحت معتقلین کی دورانی عدالتی سماعتیں ہر چھ ماہ بعد بالعموم ویڈیو لنک کے ذریعے کی جاتی ہیں، جہاں محروسین کو اپنی قید کی وجوہات پر بات کرنے کا کوئی حقیقی موقع میسر نہیں آتا۔

نیز مرکز نے مسلسل جبری گمشدگی کے واقعات پر شدید تشویش کا اظہار کیا، کیونکہ بے شمار خاندان ایسے ہیں جن کے پاس جنگ کے دوران حراست میں لیے گئے ان کے بچوں کے بارے میں کوئی تصدیق شدہ معلومات نہیں ہیں، مرکز نے تمام گرفتار افراد اور لاپتہ افراد کی جگہوں اور ان کے انجام کو بے نقاب کرنے کا مطالبہ کیا۔

رپورٹ نے "سدے تیمان" (Sde Teiman) ملٹری کیمپ کی ہولناک سچائیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ان شہادتوں کا ذکر کیا جن میں معتقلین کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر اور ہاتھوں پیروں کو زنجیروں میں جکڑ کر طویل عرصے تک ہولناک اور دردناک پوزیشنوں میں بیٹھنے پر مجبور کیا جاتا ہے، نیز انہیں مار پیٹ، ذلت اور طبی علاج کی محرومی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مرکز نے دیگر عسکری مراکز جیسے "عناتوت"، "عوفر"، "نقب" اور زیرِ زمین واقع "رکیفت" کمپلیکس میں فلسطینیوں کی قید کی معلومات فراہم کیں، تمام قید خانوں کو بے نقاب کرنے، خفیہ اور غیر اعلانیہ جیلوں کی تحقیقات کرنے، اور ان پر آزادانہ بین الاقوامی نگرانی کو یقینی بنانے کا مطالبات کیا۔

بین الاقوامی مانیٹرنگ کے حوالے سے مرکز نے بتایا کہ اکتوبر سنہ 2023ء سے ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے دوروں کا معطل ہونا، خاندانی ملاقاتوں پر پابندی اور وکلاء کے کام میں شدید رکاوٹیں اسیران کی تنہائی میں بے پناہ اضافے اور ان کی قید کے حالات کی آزادانہ تصدیق کو مفلوج کرنے کا باعث بنی ہیں۔

مرکز نے اس بات پر زور دیا کہ ریڈ کراس کے دوروں کی کسی بھی ممکنہ بحالی کو تمام معتقلین اور تمام تر حراستی کیمپوں تک پھیلانا چاہیے، جہاں اسیران کے ساتھ انفرادی اور خفیہ ملاقاتوں، ان کی صحت کی تصدیق، لاپتہ افراد کے انجام کو بے نقاب کرنے، اور خاندانوں کی ملاقاتوں کی بحالی کو یقینی بنایا جائے۔

مرکز نے سجون کے اندر اموات کی تعداد میں مزید ہولناک اضافے، مریضوں اور زخمیوں کی حالت کی ابتری، اور غزہ کے معتقلین کی مسلسل قیدِ تنہائی کے خلاف شدید خبردار کیا، جو کہ سزائے موت سے جڑی دھمکیوں اور مؤثر بین الاقوامی تحفظ کی عدم دستیابی کے سائے میں ہو رہا ہے۔ فلسطینی سینٹر فار دی ڈیفنس آف پرزنرز نے تمام جبری طور پر لاپتہ افراد کے انجام کو فوری طور پر بے نقاب کرنے، تمام سجون اور ملٹری کیمپوں کو آزاد بین الاقوامی رقابت کے لیے کھولنے، تمام معتقلین کے قانونی دفاع کے حق کو یقینی بنانے، خاندانی ملاقاتوں کی بحالی، اور خوراک، علاج، کپڑے اور بنیادی سامان کی فوری فراہمی کا مطالبہ کیا۔

نیز مرکز نے اقوامِ متحدہ ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی، اور تمام بین الاقوامی حقوقِ انسانی کے اداروں سے اپیل کی کہ وہ اسیران کے تحفظ اور صیہونی ظالموں کے احتساب کے لیے عملی و مؤثر اقدامات کریں، قیدِ تنہائی اور اجتماعی سزاؤں کا خاتمہ کریں، سزائے موت کے قانون کو منسوخ کریں اور صیہونی عقوبت خانوں کے اندر تشدد، اموات، جنسی حملوں اور مجرمانہ طبی غفلت کے تمام کیسز کی ازسرنو آزادانہ تحقیقات کا آغاز کریں۔

غزہ کی پٹی میں فلسطینیوں کی نسل کشی کی گئی، مجرموں کو سزا اور احتساب سے بچنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی: امیر قطر

دوحہ: قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد آل ثانی نے غزہ کی پٹی میں نسل کشی کے ہولناک جرائم کے مرتکب صیہونی ذمہ داران کے سخت احتساب کا مطالبہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ مظلوم فلسطینیوں کے خلاف کیے جانے والے صیہونی جرائم کو قانونی جواب دہی کے بغیر کسی صورت نہیں چھوڑا جاسکتا۔ قطری دارالحکومت دوحہ میں قطری شوریٰ کونسل کے 55 ویں سالانہ اجلاس کے افتتاح کے موقع پر اپنے خطاب میں امیر تمیم بن حمد نے زور دے کر کہا کہ "غزہ کی پٹی میں جو کچھ ہوا ہے وہ بغیر کسی شک و شبہ کے کھلی نسل کشی ہے، اس کے مرتکبین کو سزا اور قانون سے بچ نکلنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی"۔ امیرِ قطر نے کہا کہ ان کے ملک نے گذشتہ عرصے کے دوران انتہائی غیر معمولی اور کٹھن حالات کا سامنا کیا ہے جس نے ریاستی اداروں کی مضبوطی اور قطری معاشرے کی یکجہتی اور بحرانوں سے نمٹنے کی صلاحیت کو ثابت کیا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اس بحران کے دوران دوحہ نے بیک وقت تین اہم ذمہ داریاں نبھائیں، جن میں اپنے قومی و جغرافیائی تحفظ، عالمی معیشت و انرجی سیکیورٹی کے شعبے میں اپنے کردار کی پاسداری، اور سفارت کاری کے راستوں کو کھلا رکھنا شامل ہے۔ شیخ تمیم بن حمد نے قطر کے اس عزم کو دہرایا کہ ان کا ملک خطے کے امن و استحکام کی خاطر عرب ممالک اور بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ مل کر جدوجہد جاری رکھے گا، نیز انہوں نے واضح کیا کہ قطر کا مذاکرات اور پرامن حل پر یقین رکھنے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے دفاع میں کسی قسم کی سستی یا غفلت برتے گا۔ امیرِ قطر کے یہ بیانات غزہ کی پٹی پر مسلسل جاری تین سالہ صیہونی نسل کشی کے ہولناک نتائج کے سائے میں سامنے آئے ہیں، جس کے نتیجے میں اب تک 74 ہزار سے زائد فلسطینی شہری جامِ شہادت نوش اور ایک لاکھ 75 ہزار سے زائد شدید زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ خطے کا انفراسٹرکچر، گھر اور تمام بنیادی سہولیات صیہونی بمباری سے مکمل تباہ ہو چکی ہیں۔

مکہ دفاعی معادے کے تحت پاکستان سعودی عرب کے شانہ بشانہ کھڑا ہے: شہباز شریف

اسلام آباد: پاکستان مکہ دفاعی معاہدے کے تحت سعودی عرب کی خودمختاری، دفاع اور علاقائی سلامتی کے تحفظ کے لیے اس کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہے، وزیرِ اعظم شہباز شریف نے بدھ کے روز مکہ دفاعی اتحاد کے سیکریٹری جنرل لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) نعمان محمود سے ملاقات کے دوران کہا۔ یہ بیان حوثیوں کے سعودی عرب کے شہروں، ایئرپورٹس اور تیل کی تنصیبات پر جاری حملوں کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔ اتحاد نے پانچ اکتوبر کو ریاض میں اپنی تزویری-سیاسی و دفاعی کمیٹی کے ہنگامی اجلاس میں نعمان محمود کی تقرری کا اعلان کیا تھا۔ اس دوران تینوں ممالک نے اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ معاہدے کے تحت طے شدہ فوجی دستوں اور صلاحیتوں کو سعودی عرب میں فوری تعیناتی کے لیے تیار کیا جائے۔ نعمان محمود سے ملاقات کے بعد وزیرِ اعظم کے دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا "وزیرِ اعظم نے عہدہ سنبھالنے پر جنرل (ریٹائرڈ) نعمان محمود کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور مکہ معاہدے کو خطے میں امن، اتحاد اور استحکام کے لیے ایک تاریخی سنگِ میل قرار دیا۔" نیز کہا، "وزیرِ اعظم نے کہا کہ مکہ دفاعی معاہدے کے تحت پاکستان سعودی عرب کی خودمختاری، دفاع اور علاقائی سلامتی کے لیے اس کے شانہ بشانہ کھڑا ہے۔" آج ریاض میں ایک حوثی میزائل مار گرایا گیا جس کے ملبے کی زد میں آ کر مزید چار افراد زخمی ہو گئے۔ اس کے چند گھنٹے بعد یہ بیان سامنے آیا۔ وزیرِ اعظم کے دفتر کے مطابق مکہ دفاعی اتحاد کے سیکریٹری جنرل نے انہیں بریفنگ دی کہ مکہ معاہدے کے فریم ورک کے اندر رہتے ہوئے دفاعی و تزویری تعاون بہتر بنانے کے لیے کیا حکمتِ عملی اختیار کی جائے گی۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔